

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین اور میں بروز سوموار مورخہ 12 مئی 2014ء بمطابق 12 رجب

1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر سینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهَبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَعَآخِرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِنْ جَحَنُوا لِلْسَّلَامِ فَأَجْزَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي آتَاكَ بِنَصْرِهِ وَالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔

(ترجمہ): اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔ اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔ اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔ اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اور اگر تم دنیا بھر کی

دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔  
بے شک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ وَأَجِزُ الدَّعْوَانَا أَنْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ آج ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب کو کچھ دیر پہلے کچھ معمولی تکلیف ہوئی تھی اور اس کو ہسپتال لے جایا گیا تو میں مفتی صاحب سے درخواست کرونگا کہ اس کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطاء کرے، ڈپٹی سپیکر صاحب کیلئے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد کی صحت یابی کیلئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: ’کوئٹہ آؤر‘ شروع کرتے ہیں لیکن ہمارے۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! دہلی پینسور پہ دہما کہ کنبی چہی کوم شہیدان او زخمی دی، دہغوی د پارہ د ہم دعا و کرمے شی۔

جناب سپیکر: ان کیلئے دعا مفتی صاحب! یہ کل جو دہما کہ ہوا ہے۔

(اس مرحلہ پر پشاور دہما کہ کے شہداء کی مغفرت اور زخمیوں کی صحت یابی کیلئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: یہ چیک کر لیں کہ جو Concerned Ministers ہیں، اس کی کیا پوزیشن ہے؟ اچھا اس کو کہہ دیں کہ اجلاس شروع ہو چکا ہے، میج دے دیں کیونکہ ہم اپنے ایجنڈے پر کام شروع کر رہے ہیں، دو منٹ کیلئے Wait کرتے ہیں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ کول غوارم۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، تاسو خونہ وئ دہی تیر اجلاس کنبی خو ورخې اجلاس وچلیدو جناب سپیکر صاحب، کہ مونږ دغې صوبې ته اوگورو او د دغې صوبې حالاتو ته اوگورو او بیا دغې ایوان کنبی دہی معززو منسترانو او دہی حکومتی ارکانو هغه تعداد او دلچسپی او گورئ جناب سپیکر صاحب، زہ وایم چہی کیدے شی زما ډیر ملگری دا خبرہ نہ کوی خو جناب سپیکر صاحب، زہ یوہ مایوسی محسوسوم۔ پہ دغې اجلاس باندي د دغې صوبې روزانہ پہ لکھونو روپی خرچہ کیری خو زہ خو لکہ دا کوم حالات گورم، ما ته حکومت کنبی خہ دلچسپی نہ معلومیری۔ یا دغه صوبہ کومو حالاتو نہ تیریری، دا اسمبلی ستیاف دے جناب سپیکر صاحب، دا به سبائی اته بجې راغلی وی، دا کوم انتظامی خلق دی دا به تقریباً سبائی اته بجې دفتر ته لاری او دا به بیا دلته راغلی وی او

دو بجی نہ بہ تین بجی پورے بہ مونہر ناست یو اوس پینحہ منتہ کم خلور بجی دا اوس اجلاس شروع شو جناب سپیکر صاحب۔ زہ ما بہ دا گزارش وی جناب سپیکر صاحب، کہ حکومت کارونو کبھی، حکومت اجلاس کبھی دلچسپی نہ اخیلے بیا جناب سپیکر صاحب، د دغی صوبی، د غریبی صوبی، د دغی غریبو عوامو بیا پیسے ضائع کول نہ دی پکار، بیا اجلاس ختمول پکار دی، بیا چے دغی ایوان نہ خلق مایوسہ شی جناب سپیکر، زہ وایم چے بل خانی د مایوسے نشتہ، دغی تہ د عوامو سترگی دی او مونہر دلته راخو خپلی پیسے اخلو او مطلب دا دے ہیخ شہے نشتہ دے۔ دا ٲول خلق زما او ستاسو پہ وجہ بانڈی پہ تکلیف کبھی دے، زما بہ دا گزارش وی جناب سپیکر صاحب! تاسو تہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک دو منٹ کی، یہ بالکل سب سے ایک معزز ایوان ہے اور اس کا تقدس سب پہ فرض ہے اور مطلب یہیں سے ہمیں طاقت ملتی ہے اور یہیں سے ہماری ایک جمہوریت کی بنیاد ہے تو اپوزیشن میں ہوں، حکومت میں، جو بھی ہوں، ان کیلئے لازم ہے کہ وہ اسمبلی کے اجلاس میں بھرپور توجہ سے کام کریں اور پوری عوام نے جو میٹریٹ دیا ہے، اس میٹریٹ کے مطابق اس کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، پروں دلته پینبور کبھی دھماکہ او شہ، بیا پہ ہغہ دھماکہ کبھی بی گناہ خلق چے دے ہغہ شہیدان شول او ڊیر خلق چے دے ہغہ زخمیان شول او بیا سپیکر صاحب، دا تاسو تہ معلومہ دہ چے دے دھماکو کبھی بدقسمتی نہ کوم خلق زخمیان شی، د مرگ او د ژوند پہ کشمکش کبھی پراتہ وی او ظاہرہ خبرہ دا لہری چے دہ دا روانہ دہ او بیا د بدقسمتی نہ زمونہر دا صوبہ چے دہ دا تارگت دہ۔ سپیکر صاحب، بیا ڊیرہ د افسوس خبرہ دا وہ چے دلته زمونہر پہ صوبہ کبھی خلق لگیا وو ماتمونہ ئے کول، شہیدان ئے سنبھالول، زخمیان ئے سنبھالول او بیا پہ اسلام آباد کبھی ڊی جے نانت لگیدلے وو او میوزکل گالا لگیدلے وہ، میوزکونہ وو او ٲولی دنیا لیدل۔ مونہرہ سپیکر صاحب، نن حیران پہ دے خبرہ یو چے زمونہر پہ صوبہ بانڈی خوبہ دا الزام لگیدو چے دلته کرپشن دے، زمونہر پہ صوبہ بانڈی بہ دا الزام لگیدو چے دا

دہشتگرد دی، پہ مونبر باندی اوس دا ہم Political victimization روان دے خودا چي کوم حالات دی سپیکر صاحب! چي دلته دا ٲول یو وطن دے او دلته د دې صوبې بدقسمتہ خلق لگیا دی خپل شہیدان او چتوی او بیا د دې ملک پہ دارلخلافہ کبني میوزکل گالا اولگی، ہی جے نائیس اولگی، دا ٲیرہ زیاتہ د افسوس خیرہ دہ او زہ دا گنرم چي دا د دې صوبې د کرورونو خلقواستحقاق چي دے ہغہ مجروحہ شوے دے، بلکہ زہ دا گنرم چي دا د دې وطن او بیا زمونبر د دې صوبې شہیدانو پورې خندا دہ، دا زمونبر مذاق دے۔ دا جنگ چي دے دا خو د ٲول وطن دے او د دې وطن جنگ چي دے د ہغې د ٲولو نہ سیوا تاوان چي دے ہغہ مونبر تہ رسی او بیا کہ دومرہ مونبر سرہ شوک نشی کولے چي مونبر سرہ خپل غم شریک کری او بیا پہ گھنتیو باندی میوزیکل گالا لگیا وی، پہ ہغہ جلسہ گاہ کبني یا پہ ہغہ میوزیکل گالا کبني دومرہ ہمت چا تہ نہ کیری چي ہغہ دہما کہ چي دہ، ہغہ د ہغې مذمت او کری یا د ہغہ شہیدانو د پارہ دعا او کری یا د ہغہ مریضانو د پارہ دعا او کری، زہ دا گنرم سپیکر صاحب! چي دا ٲیرہ لویہ د انتہاء خبرہ او دا داسی دہ چي دانسان پہ زخمونو باندی مالگي چي دی ہغہ دوریری۔ پروں زہ دا گنرم چي د دې صوبې د کرورونو عوامو خلقواو د ہغہ شہیدانو او د ہغوی د پسماندگانو او د ہغہ مریضانو د پسماندہ گانو پہ زخمونو باندی مالگي دوریدلی دی او پکار دا دہ چي دا حکومتی پارٹی چي دہ چي د دې ٲولې صوبې نہ بخبنہ او غواری۔ مہربانی۔

### نشانزده سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ’کوئٹہ آور‘ کی طرف آتے ہیں۔ جی جناب عبدالکریم خان، جناب عبدالکریم خان، کوئٹہ سپین نمبر 1528۔

\* 1528 \_ جناب عبدالکریم: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گدون امانی صنعتی بستی (اسٹیٹ) صوبائی حکومت کی ملکیت ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مالی سال 14-2013 میں گدون امازئی صنعتی بستی کیلئے سڑکیں، نکاسی آب، سیوریج سسٹم اور بجلی کے اوور لوڈ گرڈ سٹیشن کو اپ گریڈ کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ حکومت نے گدون امازئی صنعتی بستی میں سڑکوں، نکاسی آب، سیوریج سسٹم کے مکمل انجینئرنگ ڈیزائن کیلئے مالی سال 15-2014 میں فنڈز تجویز کرنے کا پروگرام ہے۔ اس کے علاوہ ایگزیکٹو انجینئر پیسکو صوابی کے ساتھ ایک ماہ پہلے میٹنگ ہوئی ہے جس میں پیسکو حکام نے بجلی کی اپ گریڈیشن کیلئے 40 MV ٹرانسفارمر موجودہ گرڈ سٹیشن میں لگانے کا وعدہ کیا ہے۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کوئٹہ نمبر 1528، جز (ب)۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھنے کیلئے ماہ تپوس د گدون انڈسٹریل اسٹیٹ ڈائریکٹوریٹ اور ڈائریکٹوریٹ ماہ تپوس کپڑے، گرڈ سٹیشن بارہ کپڑے ماہ تپوس کپڑے وو، دیپارٹمنٹ ماہ تپوس جواب راکرے دے چے پہ 15-2014 کپڑے تجویز دے، ہم دغہ رنگی وائی واپدا سرہ، ایکسیٹن سرہ مونبرہ میٹنگ اوکرو۔ وروستونی کال تیر شو، مونبرہ وایو چے مونبرہ روزگار ورکوؤ، مونبرہ ترقی غوارو، نو د گدون انڈسٹریل اسٹیٹ نہ سیوا د روزگار ورکولو والا پہ دے صوبہ کپڑے یو حطار دے او یو گدون، دا دوہ ستیہ دی۔ تر نن، د ریکارڈ خبرہ دہ چے پہ دے وروستونی تقریباً یوولس میاشتہ کپڑے زمونبرہ حکومتی یو منسٹر د گدون انڈسٹریل اسٹیٹ وزت نہ دے کپڑے او زہ د دے سوال د انڈسٹریز منسٹر نہ بہ دا ایشورنس غوارم چے پہ 2014-15 کپڑے د دے انڈسٹریز منسٹر نہ بہ راکوی او د دے دے گڈ د پاره د Payment داخلو لو چے دا اپ گریڈ شی، چے کوم کارخانہ دار راروان دی، پہ گدون کپڑے د ہغوی بجلی چے دہ نن بہ نہ برابریری، د دے ایشورنس بہ راکوی ماہ ستاسو د چیئر پہ دغہ۔

جناب سپیکر: جناب عارف یوسف صاحب! آپ جواب دینگے اس کا؟ جی یہ پہلے پوچھ لے کہ کون Respond کریگا اس کو حکومت؟

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا جی، عبدالمنعم۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ عبد الکریم صاحب خود میر بنکلے سوال اوکرو او مونبر د دے سرہ متفق یو او سوچ زمونبر د تولو دا دے چے یرہ زمونبر دا اندستری د ستارت شی۔ کہ موجودہ حکومت د گدون اما زئی د پارہ دا بستی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح د اخلاص خبرہ کوہ گوری بنہ۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: جی۔

جناب سپیکر: صحیح د اخلاص خبرہ ما وئیل۔۔۔۔۔ (مسکراتے ہوئے)

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: صحیح دہ جی۔ موجودہ حکومت نے گدون اما زئی صنعتی بستی میں سڑکوں، نکاسی آب، سیوریج سسٹم کے مکمل انجینئرنگ ڈیزائن کیلئے مالی سال 2014-15 میں فنڈز تجویز کرنے کا پروگرام ہے۔ اس کے علاوہ ایگزیکٹو انجینئر پیسکو صوابی کے ساتھ ایک ماہ پہلے میٹنگ ہوئی ہے جس میں پیسکو حکام نے بجلی کی اپ گریڈیشن کیلئے 40 MV ٹرانسفارمر موجودہ گرڈ سٹیشن میں لگانے کا وعدہ کیا ہے اور اس سال 15 ملین برائے کنسلٹنسی رکھا ہے اور پچھلے سال 560 ملین حطار کیلئے اور 790 ملین پشاور انڈسٹری کیلئے مختص کئے گئے ہیں اور زہ دا یو وعدہ تاسو سرہ کوم چے ان شاء اللہ زما لار دغہ دہ نو پہ دے راروانہ ہفتہ کبھی یا دویمہ کبھی کہ تہ وائی ہغلتنہ بہ زہ درشم، اندستری تہ بہ دوارہ لار شو او مونبر تہ بہ چل او بنائی، مونبر بہ ان شاء اللہ ہغہ کار کوؤ۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالکریم خان۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب، ستاسو د چیئر پہ وساطت بانڈی بہ زہ د ورور نہ دا تپوس او کرم چے تجویز بانڈی بہ خان نہ خلاصوی، ما لہ بہ ایشورنس را کوی چے گدون کبھی چے کوم دا کار دے دا بہ کبری۔ بل دا دہ چے ایکسیٹن نن پینخمہ ورخ دہ چے ما لہ یو تیرانسفارمر نشی را کولے، 100 KVA تیرانسفارمر او دلتنہ 40 MVA تیرانسفارمر، نو زما خودا خیال دے چے زما ورور پہ دے

Term باندې به پوهه شوے نه وی یا د نظر نه به ئے صحیح تیر شوے نه وی، دا وره خبره نه ده ما له به په دې ایشورنس را کوی چې دا زمونږ د دې صوبې صنعتی بستی ده، د هغې دا حال دے نو هله به زه کښینم چې ما له د دې ایشورنس به را کوی چې دا به په 2014-15 کښې که مختلف څیزونه، داسې څیزونه چې د هغې نه بغیر هم زمونږ په صوبه کښې وخت تیرېږي، هغې له فنډونه ورکولے شی نو د صنعت د پاره، د دومره اهم ځانې د پاره ایلوکیشن نشی کیدے چی، د دې به ایشورنس غواړم چی۔

جناب سپیکر: جی منعم صاحب۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: عبدالکریم صاحب! د سپیکر صاحب په وساطت تاسو ته دا وایم چې ان شاء الله دا به کوو، د دې د پاره پیسې مختص شوې دی چې کنسلټنسی له 15 ملین ورکوی، د دې د پاره دی چې د دې وزت او کړی، د هغې Feasibility جوړه کړی، ان شاء الله دا به هر څه کپړی خو مونږ خون راغلی یو او سره د ناستې تاسو راپاڅولی یو، لږ گزاره او کړی ان شاء الله هلته به لاړ شو بیا به دغه او کړو، لږه گزاره او کړی۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کریم خان! زه یو تجویز کوم، داسې او کړی چې منعم خان او تاسو خپله دواړه یو وزت هم او کړی او Combined کښینئ چې څه ممکن وی نو هغه پکښې تاسو اقدامات او کړی ځکه چې هغه وائی چې ورومبه راغلی یم نن، او نن راسره لږه گزاره او کړی۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب! یوه خبره، خبره زما دا ده چې وروستونی کال کښې گدون نظر انداز شو، څښکال بیا نظر انداز کپړی۔ زه دا نه وایم چې بل انډسټریل سټیټ له 750 ملین ولې ورکوی او زما د علاقې انډسټریل سټیټ د ولې نظر انداز کپړی؟ ځکه وایم چې ما له به ایشورنس پکار وی چې دا دواړه کاره چې دی نو بیا زمونږ او ستاسو تسلی تسلی ده چی، هیڅ داسې خبره نشته زما۔

جناب سپیکر: شوکت خان! دیکښې زما خیال دے چې څه خبره کول غواړی، نو شوکت خان به لږ۔۔۔۔۔



جناب شوکت علی یوسفزئی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دې معزز ممبر چي کومه ايشو اوچته کړې ده، دیکبني زما لږ غوندې چونکه وخت پکبني پاتې شوم دے اندستري کبني، ډيره ارب روپي د دې د انفراسټرکچر د پاره، دا دوه درې اندستريل استيتس دي، پشاوردے، گدون دے، د دې د پاره مونږ ايښي دي او ان شاء الله دوي ته به هم پته ولگي، ډيره ارب روپي ډير شے دے۔ دیکبني ډير څه څيزونه چي دي، هغه ستاسو په خوبنه باندې چي کله تاسو نشاندھی اوکړي چي دا دا څيزونه پکبني اول اوکړي نو هغه څيزونه به اول شي ان شاء الله۔ نو لږه موقع هغوی ته ورکړي، هغوی به بريښنگ واخلی خو دا چونکه ډيره ارب د انفراسټرکچر د پاره Already منظوري شوې دي، نو تاسو بيا کبيني خپلو کبني چي څنگه تاسو کول غواړي نو هغسې به اوشي۔

جناب عبدالکریم: جناب سپيکر!

جناب سپيکر: جی، دا ډير اهم اندستريل استيت دے، زما خيال دے کریم خان به پرې لږه خبره اوکړي۔

جناب عبدالکریم: 15 ملين چي دي، نو په هغې خو يو کلو ميټر سرک نه جوړېږي جی، 15 ملين۔

جناب بخت بيدار: جناب سپيکر!

جناب سپيکر: هغه خبره خلاصه کړي کنه جی، د هغه دغه روان دے، مطلب دا دے پوره ډيره اهمه ايشو ئي را اوچته کړې ده۔

جناب عبدالکریم: زه جی يو ساده غوندې۔۔۔۔

جناب بخت بيدار: جناب سپيکر صاحب، دے دا خبره په کوم حيثيت باندې کوي، دے خو اوس وزير نه دے، د ده په کار کردگي، هغه پوزيشن د واضح کړي نو بيا به خبره کوؤ۔

جناب سپيکر: کریم خان! تاسو خبره اوکړي۔

جناب عبدالکریم: زہ بہ جی پہ یوہ خبرہ کبینیمہ چہی خنگہ شوکت خان اووئیل چہی  
 دیرہ ارب روپی، دا د پہ تین تقسیم شی، نیمہی د حطارتہ ورکری، نیمہی د گدون  
 تہ ورکری او نیمہی د پشاور تہ ورکری نو بیا کبینیم جی۔

جناب سپیکر: د دہی د پارہ پروسیجر چہی دے بہر حال تاسو خپل نقطہ نظر بالکل  
 واضحہ کرو، نو زما خود غہ دا دے چہی منعم خان، تاسو بہ کبینیمہ او مونر تہ بہ  
 بیا او وائی چہی تاسو خہ فیصلہ او کرہ۔ دلته بہ بیا۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: ما خو جی یو دیر اسان غونڈی تجویز منعم خان لہ ورکرو، پہ 15  
 ملین، دا جی یو نیم کرو روپی شوہی نو پہ یو کرو رو 30 او یو کرو رو 40 بانڈی خو  
 یو کلومیٹر سرک جو پیری، نو دا نور کارونہ او بیا 40 MVA تہ انسفار مر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے چہی مونر سرہ یو گھنٹہ تائم دے نو کہ د نور و دغہ خیال  
 ہم اوساتو نو لہہ مہربانی بہ وی خو زما خپلہ ہم دیکبہی دا تجویز دے، منعم  
 خان! تاسو کہ لہ کبینیمہ سٹی او دا مو Sort out کرہ او تاسو مونر تہ پہ شریکہ یو  
 Commitment راکری ہاؤس تہ۔

جناب عبدالکریم: بیا جی زما دا سوال پینڈنگ اوساتی۔ سپیکر صاحب! زما دا  
 سوال بیا پینڈنگ اوساتی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی جی، اوکے۔ جی میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: شکریہ جناب سپیکر، تھینک یو ویری مچ۔ سر، خہ ورخہی  
 On this point exclusively Gadoon I think تیر سیشن کبہی Amazai Industrial Estate  
 بانڈی یو کوئسچن راغلے وو او سٹینڈنگ کمیٹی  
 تہ ریفر شوے وو، It was never taken up۔ ہغہی کبہی ہم دا ٲول پوائنٹس وو  
 Whatever the facilities that be been given, so I think government  
 was supposed to come، ہغہ سٹینڈنگ کمیٹی کبہی پورہ ممبرانو تہ  
 those چہی کومہ کمیٹی دہ، ان کو انہوں نے بریفنگ کرنا تھی تو میرا خیال ہے آپ Kindly ذرا

اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں بالکل سمجھتا ہوں کہ کریم خان نے ایک بہت Genuine issue اٹھایا

ہے۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی بالکل، بہت پہلے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور میں اس لئے کہ میرا اس ضلع سے تعلق ہے، Basically یہ ایک بہت پرانی انڈسٹریل

اسٹیٹ ہے اور بہت انڈسٹریز بند ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: یہ پورے صوبے کی ہے، بہت Important ہماری انڈسٹریل اسٹیٹ

ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو میرے خیال میں اس پر Serious efforts ہونے چاہئیں۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس

میں بیٹھوں گا اور جو Concerned اس کے Responsibles ہیں، وہ بھی بیٹھیں گے تو اس کا ایک طریقہ

نکالیں گے اور اس کا ایک Combined system بنالیں گے۔ اچھا کونسلر نمبر 1529۔ کریم خان!

ما شاء اللہ تاخو کار بنہ شروع کرے دے۔

\* 1529 \_ جناب عبدالکریم: کیا وزیر صنعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع صوابی میں چھوٹا لاہور کے مقام پر کنسٹرکشن آف مشینری ٹریننگ سنٹر (CMTC) کیلئے زمین

حاصل کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سنٹر کیلئے کب اور کتنی زمین حاصل کی گئی، اس کیلئے کتنا فنڈ

مختص کیا گیا، نیز اس منصوبہ پر کب تک کام شروع کیا جائے گا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مرکزی ڈیولپمنٹل ورکنگ پارٹی نے 29-06-2006 کو ہر صوبے میں ایک کنسٹرکشن آف

مشینری ٹریننگ سنٹر کے قیام کا فیصلہ کیا تھا، البتہ اس ٹریننگ سنٹر کے قیام کیلئے زمین فراہم کرنا صوبائی

حکومت کی ذمہ داری تھی۔ صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کی درخواست پر اس مقصد کیلئے 168 کنال

چھ مرلہ زمین سال برائے 09-2008 میں خرید کر مرکزی حکومت کے حوالے کی لیکن ابھی تک مرکزی

حکومت نے زمین پر کوئی ترقیاتی کام شروع نہیں کیا۔ محکمہ فنی تعلیم و افرادی قوت خیبر پختونخوا نے بار بار

مرکزی حکومت سے خریدی گئی زمین پر ترقیاتی کام شروع کرنے کیلئے درخواستیں کیں لیکن ابھی تک کام

شروع نہیں ہو سکا۔ اگر مرکزی حکومت نے اس سال بھی ترقیاتی کام شروع کرنے کیلئے کوئی حوصلہ افزاء جواب نہیں دیا تو صوبائی حکومت اس مذکورہ سنٹر کو اپنے مالی وسائل سے تعمیر کرائے گی۔

جناب عبدالکریم: ڈیرہ مہربانی سپیکر صاحب، کونسل نمبر 1529۔ ڈیپارٹمنٹ خو ما لہ جواب راکرے دے خوشہ گول مول ئے راکرے دے۔ دا زمکہ Acquire شوہی دہ پہ 2006 کبھی، بیا ڈیپارٹمنٹ وائی چہی مونرہ وفاق سرہ لگیا یو، زمونرہ ہغوی سرہ میتنگونہ شتہ، ہیخ قسم ڈیٹیل نشتہ د ہغی چہی د دوئی خہ میتنگ شوے دے؟ نو زما جی ستاسو د چیئر پہ وساطت سرہ چہی دوئی کوم راروان میتنگ ایردی نو ما بہ Call کوی، زہ د دہی علاقہ نمائندہ یم، زہ بہ دوئی سرہ دہی میتنگ لہ خیلہ خم چہی اخر دا کوم یو میتنگ دے چہی پہ پینخو او پہ اووہ او پہ اتو کالو کبھی دا سر تہ نہ رسی؟ ولہی چہی د یو چھٹی حوالہ نشتہ دے جی پہ دیکبھی چہی یرہ دیکبھی یو لیٹر لیکلے شوے دے، شوک تلی دی، دا ہول گول مول جواب دے چہی ما لہ راکرے شوے دے او بنہ خو بہ دا وی چہی دا ستینڈنگ کمیٹی تہ اولیبرئی چہی د دہی دا جواب، دا ڈیپارٹمنٹ داسی جواب ورکوی۔

جناب سپیکر: دا ٹیکنیکل ایجوکیشن شوک ڈیل کوی، ٹیکنیکل ایجوکیشن؟

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، سردار ظہور صاحب۔

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر، آج سے تین چار سال پہلے اسی طرح مانسہرہ کیلئے انڈسٹریل اسٹیٹ کیلئے کوئی زمین مختص کی گئی اور اس پر سیکشن فور بھی لگ چکا ہے لیکن آج تک ان چار پانچ سالوں میں نہ وہ کلیئر ہوا، نہ ان لوگوں کو Payment ہوئی، نہ اس کے بارے میں کوئی لائحہ عمل طے ہوا۔ میرا یہ سوال ہے کہ آیا کب تک اس انڈسٹریل اسٹیٹ کے حوالے سے فیصلہ ہوگا یا وہ زمین رکھنی ہے، اگر نہیں رکھنی؟ تو ان لوگوں کو کیوں اس وقت تک جن لوگوں کی زمین ہے، کافی بڑا رقبہ ہے اور ان بے چاروں کا المیہ یہ بھی ہے کہ ان کی زمین کچھ عرصہ پہلے گریڈ سٹیشن میں Acquire ہوگی، پھر اس کے بعد پولیس لائن کیلئے لے گی، اس کے بعد انڈسٹریل اسٹیٹ کیلئے لے گی۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ اس کے اوپر اپنی طرف سے ایک Proper Question لے کر آئیں۔۔۔۔۔

سردار ظہور احمد: جی جی۔

جناب سپیکر: یہ سپلیمنٹری نہیں بنتی، بہر حال آپ کو نسخہ لیکر آئیں، میں اس کو کر لوں گا۔ کون اس کو؟ عارف! یہ جو ٹیکنکل ایجوکیشن، یہ کو نسخہ آپ ایک دفعہ پھر دہرائیں۔  
جناب عبدالکریم: کو نسخہ 1529۔

جناب سپیکر: جی جی۔ عارف۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): کیا لکھا ہوا ہے، یہ جو 1529 ہے، اس میں کوئی Technical mistake مجھے لگ رہی ہے، اسلئے کہ اس کا جو لکھا ہوا ہے کہ کیا وزیر صنعت، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک ریکویسٹ کروں گا۔ شاہ فرمان صاحب! اس وقت آپ سینیئر منسٹر، مطلب ہے کہ سینیئر آدمی ہیں پارٹی کے اور عاطف خان بھی، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو بھی یہاں کو نسخہ ہو، اس کیلئے Proper تیاری ہو، مطلب ہے اسمبلی کا ایک ڈیکورم ہے اور اس کا، تھوڑی کوشش کریں کہ جو بھی ہو، وہ تیار ہو کر آئے اور یہ پتہ ہو کہ کون اس کا جواب دیگا؟

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب، کمیٹی تہ و استوی، کمیٹی کبھی بہ جواب را کرئی، دوئی ٹی جواب نشی را کولے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، کیا۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: محترم سپیکر صاحب، زما پہ خیال چپی دا معمول جو رہ شوی دے چپی پہ کومہ ورغ بانڈی د کوم ډیپارٹمنٹ بزنس وی، ہم پہ دپی شکل بانڈی او پہ دپی طریقہ بانڈی جوابونہ ملاویزی او دا یو معمول جو رہ شوی دے۔ تاسو تہ جی خواست کوم چپی تاسو رولنگ ورکرئی چپی کم از کم د کوم منسٹر یا د کوم ډیپارٹمنٹ بزنس وی، اول خودا چپی ہغہ منسٹر صاحب خپلہ حاضری یقینی

کری، یوہ، دویمہ داچی تیاری سرہ د راخی، دا خود دہی ہاؤس نہ یو مذاق جوہ  
شوے دے۔ نو مہربانی تاسو اوکری، رولنگ پہ دہی ورکری۔

جناب سپیکر: بالکل یہ بہت ضروری ہے۔ شاہ فرمان صاحب بات کر لیں اور یہ بہت ضروری ہے کہ جو بھی  
Concerned Minister ہو یا جس کے پاس بھی Response ہو، Proper response دیا  
کریں۔ شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی و اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ ان کا بالکل یہ Point valid ہے لیکن  
جناب سپیکر، اپوزیشن کو بھی یہ پتہ ہے کہ جب ڈیپارٹمنٹس، منسٹرز کی Reshuffling اور اس کے اندر  
اگر یہ بات ہو، کچھ ہفتہ ڈیڑھ سے چیزیں کلیئر نہیں ہو رہی تھیں اور یہ اس سسٹم کا ایک پارٹ ہے۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: اس میں ایک کام کریں، نہیں اس میں ایک کام کریں، شاہ فرمان خان!۔۔۔۔۔  
جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

وزیر آبنوشی و اطلاعات: میں بخت بیدار صاحب، ان سے اسلئے سپیشل ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میں اس کو  
Excuse کے طور پر پیش نہیں کرتا۔ اگر آپ ویسے ہی میری تقریر کے اندر بات کرتے ہیں تو میں خاموش  
ہو جاتا ہوں، آپ اپنی بات کریں، پھر میں شروع ہو جاتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے، میں نے پہلے، یہ صحیح کہہ  
رہے ہیں کہ اگر سوال آیا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی پورا جواب آنا چاہیے اور منسٹر کو بھی اس ہاؤس  
کو مطمئن کرنا چاہیے، اس سے کوئی انکار نہیں ہے۔ صرف میں یہ کہتا ہوں کہ اگر For the time  
being کوئی Lapse ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ مسلسل ایسی بات ہے، جیسے باک صاحب نے  
کہا ہے، بالکل ہم Assure کرتے ہیں ہاؤس کو اور منسٹرز سے ریکویسٹ بھی کرتے ہیں اور ان کو  
Responsible بھی ٹھہراتے ہیں کہ آئندہ کیلئے نہ صرف ڈیپارٹمنٹ سے Complete answer  
ہونا چاہیے بلکہ اس کو خود بھی پتہ ہونا چاہیے کہ اس نے کیا کہنا ہے اور کیا جواب دینا ہے لیکن میں جناب  
سپیکر، صرف اسلئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دس بارہ دن سے جو Departments reshuffle  
ہوئے ہیں اور منسٹرز کے اندر جو تبدیلی آئی، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں اپوزیشن سے کہ وہ Lenient ہو  
کے گزارہ کریں۔

جناب سپیکر: میں اس میں ایک Suggestion دوں گا۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سوری سکندر خان! ایک منٹ۔ میں صرف اتنا، ایک آدمی کی ذمہ داری لگائیں، جو بھی ہو، مثال عارف یوسف کریں، اس کو پتہ ہو کہ آج کیا بزنس اسمبلی میں ڈسکس ہو رہا ہے اور وہ Concerned آدمی کو، Concerned Minister کو جو بھی ہو، وہ Proper response دیں۔ دیکھیں اگر اسمبلی کی توقیر نہیں ہوگی تو پھر کسی کی نہیں ہوگی۔ ایک آدمی کی Responsibility لگادیں، شاہ فرمان خان! ایک آدمی کی Responsibility لگائیں تاکہ وہ Regularly جس کا بھی ہو، اس کے ساتھ وہ Coordinate کرے۔ جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! دا د لاء منسٹر کار وی، He runs the affairs of the، جناب سپیکر، دا کومہ خبرہ چہی دوئی او کپہ چہی یرہ منسٹر تہ د پتہ وی چہی اسمبلی تہ کوئسچن راخی، د منسٹر د Approval بغیر خونہ راخی۔ چہی کلہ ڊیپارٹمنٹ کوئسچن تیار کپری، منسٹر تہ Approval لہ ہم اولیبری او ہغہ ئی چہی Approve کپری نو د ہغہی نہ پس ہغہ اسمبلی تہ راخی، نو جناب سپیکر، دا خو Excuse نہ دے چہی دوئی دا دغہ استعمالوی چہی یرہ منسٹرانو تہ پتہ نشتہ۔

جناب سپیکر: سکندر خان! نن بہ ورسرہ گزارہ او کپرو، بیبا بہ نہ وی ان شاء اللہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، چلو یہ شوکت صاحب بات کرتے ہیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب، دا دومرہ خبرہ خونہ وہ خود دہی نہ ہسی دغہ جوڑ شو۔ Basically دا د وفاقی حکومت د وجہی نہ Delay شوے دے۔ دا پہ 2006 کبھی سی ڊی ڊبلیو پی د دہی منظوری ور کپری وہ چہی پہ ہرہ صوبہ کبھی بہ دا یو کنسٹرکشن دغہ بہ جوڑیبری، تیریننگ سنٹر۔ دیکبھی د صوبائی حکومت دا Responsibility وہ چہی زمکہ بہ ہغوی ور کوی، نور کنسٹرکشن بہ فیڈرل گورنمنٹ کوی اور بد قسمتی یہ ہے کہ 09-2008 میں صوبائی حکومت نے زمین لے کر

حوالے کردی اور وفاقی حکومت نے اس پر کوئی کنسٹرکشن نہیں کی، تو اسلئے یہ ذمہ داری اب وفاقی حکومت کی بنتی ہے۔ اگر قرارداد لانا چاہتے ہیں تو اسمبلی میں قرارداد پیش کریں، ہم اس کو سپورٹ کریں گے۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: شوکت خان خود ا خبرہ دیرہ اسانہ کرہ جی، بس دا خوبیا تاسو زمکہ Acquire کوئی خو چہی د خہ شی د پارہ چہی Acquire کیبری نو خہ دا کو منتیشن خو ئی کیبری کنہ، خہ لکھ پرہ خو پکبھی کیبری کنہ۔ پہ دیکبھی چرتہ حوالہ ور کرہ شوہی دہ چہی یرہ پہ فلانکی تاریخ باندہی مونز۔ وفاقی، این ایچ اے سرہ یا چا سرہ مونز۔ رابطہ او کر لہ پہ فلانکی Date باندہی، یو Date پکبھی نشتہ، د یو چہتی نمبر نشتہ دیکبھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک بات، میں صرف اتنا عرض کروں کہ ہمارے پاس کوئی نسخہ کافی ہیں تو کوشش کریں گے کہ ہر ایک کو موقع ملے کہ ٹائم کے مطابق۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا بات کر لیں آپ۔

جناب عبدالکریم: کمیٹی تہ ئی اولیبری، ہلتہ بہ د یتیل پتہ اولگی، زما خودا ریکویسٹ دے جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: دیکبھی ئی ور کرہ دی، کہ فرض کرہ، اگر وفاقی حکومت نے اس پر Response نہیں دیا تو صوبائی حکومت اپنے وسائل سے، میں ریکویسٹ کرونگا کہ اگر وفاقی حکومت سے ابھی تک کچھ نہ ہوا ہو تو اس اے ڈی پی میں ہم اس کو ڈال لیں گے، مطلب یہ۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: آپ کس حیثیت میں بات کر رہے ہیں؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: نہیں، میں ریکویسٹ کرونگا۔

جناب سپیکر: نہیں اگر یہ، اصل میں مجھے تھوڑا اس میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!



جناب سپیکر: ایک منٹ کریم خان! زہ یوہ خبرہ صرف تاسو تہ دھراووم۔ سکندر خان! دیکھنہ ما تہ ہم لہر دا انفارمیشن شتہ چہی دا لہر د سنتر، چونکہ ما پکھنہی کار کرے دے نو دا د وفاقی حکومت ہغہ دیکھنہی شتہ، نو آیا چہی دا زمونہر دغہ جو ریزی کہ نہ جو ریزی خکہ د وفاقی حکومت Main initiative دہ۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: کہ د وفاقی حکومت Initiative ہم دے نو پراونس چہی دے، Efforts، It should take up the case دغہ کیدل پکار دی، دا خوداسی نہ دہ چہی دا تاسو دغہ کرے۔ سی سی آئی دہ بانڈی دغہ کیدے شی، دیکھنہی مختلف نور فورمز بانڈی۔۔۔۔

جناب سپیکر: د کمیٹی د دہ Sense جو ریزی کہ نہ جو ریزی کمیٹی د تلو، لکہ صرف دا خبرہ کوؤ۔

جناب سکندر حیات خان: کمیٹی تہ لیبرٹی شی، بالکل۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔ جی جی، میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: تھینک یو جناب سپیکر۔ ایک تو بہت شکریہ، میں شوکت یوسفزئی کے Spirit کو بہت Appreciate کرونگی As a normal Member ہو کے وہ اس وقت بڑا بوجھ اٹھارہے ہیں اور Recommendation دے رہے ہیں اور جواب دے رہے ہیں۔ بنیادی طور پر سوال یہ ہم نے پڑھ لیا ہے، جو ممبر کہہ رہے ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی ریفرنس نہیں دیا گیا، اس کو لے لایا گیا، اگر سی ڈی ڈبلیو پی نے 2006 میں یہ Approve کیا تھا تو وہ چٹھی لگا دیتے ساتھ، لیٹر دکھا دیتے، اگر اس کے بعد Reminders گئے ہیں یہاں سے تو وہ ساتھ Attach کر دیتے۔ ٹیکنکل ایجوکیشن کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، They have not taken this Question seriously، یہ بہت Important

Question ہے، اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ سامنے آجائے۔ ایک تو ہمیں منسٹر کا بھی پتہ چل جائیگا کہ کون انچارج منسٹر ہے، وہ بھی سامنے آجائے گا اور ساتھ ہی یہ کون کسچن بھی Address ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی جی۔ کیا خیال ہے شاہ فرمان!

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی و اطلاعات): جناب سپیکر! یہ اگر Last پڑھ لیں، اگر یہ Last پڑھ لیں تو اس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ اگر مرکزی حکومت نے امسال بھی ترقیاتی کام شروع کرنے کیلئے کوئی حوصلہ افزاء جواب نہیں دیا تو صوبائی حکومت اس مذکورہ منسٹر کو اپنے مالی وسائل سے تعمیر کرائے گی۔ اے ڈی پی میں شامل کر لیتے ہیں، اگر مرکزی حکومت اس کے اوپر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ اس کو شاہ فرمان۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر آبنوشی و اطلاعات: ایٹورنس تو صوبائی حکومت نے ذمہ داری لی ہے۔ اب دیکھیں، یعنی اگراں کو اعتماد نہیں ہے اور شاہ فرمان کے اوپر اعتماد نہیں ہے، میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹتا۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، اسمبلی کے فلور پر کہا ہے، نہیں اسمبلی کے فلور پر کہا ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جو اسمبلی کے فلور پر کہا ہے، آپ خود پیچھا کریں گے اس کا۔

وزیر آبنوشی و اطلاعات: جناب سپیکر! ایک شرط ہے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

وزیر آبنوشی واطلاعات: ایک شرط ہے، وہ یہ ہے کہ ہمیں، اگر ہم ادھر یہ Commitment show کریں تو فیڈرل گورنمنٹ سے پھر ہم ڈیمانڈ نہیں کر سکتے تو ہمیں یہ Space دیں کہ ان سے ڈیمانڈ کریں۔ وہ اگر Positive نہ ہو، نہ دیں تو پھر آپ اس کو ایشورنس سمجھیں لیکن ان سے، اگر اس وقت ہم Commit کر جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو انہوں نے ایشورنس دی ہے، انہوں نے ایشورنس دی ہے۔ (تہقہہ)

وزیر آبنوشی واطلاعات: اگر اس وقت ہم Commit کر جائیں تو (تہقہہ)

جناب سپیکر: اس نے کہا ہے کہ اگر وہ وہاں نہیں ہوتا تو بس سیکنڈ فیئر پر یہ کریں گے۔ اچھا جی، شاہ فرمان صاحب سخی آدمی ہیں گزارہ کر لیتا ہے۔ اچھا جی، کونسنجمن نمبر 1530، سردار حسین بابک۔

\* 1530 \_ جناب سردار حسین: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی کے 77 ضلع بونیر میں معدنیات کی کانیں ہیں اور کہاں واقع ہیں، نیز ان معدنیات کی کانوں سے سالانہ کتنی آمدنی ہوئی ہے، کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): (الف) حلقہ پی کے 77 ضلع بونیر میں معدنیات کی کانیں باغ، ڈنڈی کوٹ، شنگلئی، غونڈئی، ترکئی، سواڑئی اور جنگدرہ کے مقام پر واقع ہیں۔ محکمہ مختلف فیسوں اور ریٹ کی مد میں ضلع بونیر سے 13 لاکھ روپے سالانہ وصول کرتا ہے۔ محکمہ ترقی معدنیات، معدنیات پر رائلٹی وصول کرنے کیلئے ٹھیکہ نیلام کرتا ہے جو کہ ڈویشن کی سطح پر ہوتا ہے، لہذا ملاکنڈ ڈویشن کی رائلٹی کو سال 2013-14 کیلئے پانچ کروڑ 30 لاکھ روپے میں نیلام کیا گیا۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 1530۔ سپیکر صاحب، جواب خود پیار تہمنت راکرے دے او بیا زما دا خیال دے چہ دا کوم جواب د پیار تہمنت راکرے دے چہ حلقہ پی کے 77 میں معدنیات کی کانیں جو مختلف ایریا پر واقع ہیں اور ساتھ ساتھ بتایا گیا ہے کہ محکمہ مختلف فیسوں اور ریٹ کی مد میں ضلع بونیر سے 13 لاکھ روپے سالانہ وصول کرتا ہے، زما یقین دا دے سپیکر صاحب! چہ منسٹر صاحب ناست دے، دا جواب د محکمہ چہ دے دا غلط دے، دا فگر چہ دے دا بالکل، دا خو صحیح فگر نہ دے۔ بونیر خو پہ دہ صوبہ کبئی واحدہ، زہ دا وایم چہ پہ ہغہ ضلعو کبئی شاملہ دہ چہ کہ

مونبر د فیسونو پہ شکل کنبی او گورو یا کہ مونبر د Renewal of فیسونو پہ شکل کنبی او گورو یا روزانہ بنیاد باندی چہ کوم لائسنسونه ایشو کیری نو دا فکر غلط دے ، بھر حال منسٹر صاحب خہ وائی ، دے بہ واؤرو۔

جناب سپیکر: جناب ضیاء اللہ صاحب۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): جناب سپیکر صاحب، بابک صاحب! اگر آپ یہ نیچے دیکھ لیں تو فیسوں کی مد میں یہ 13 لاکھ ہیں، باقی رائلٹی کی مد میں ملاکنڈ سے پانچ کروڑ 30 لاکھ روپے میں پچھلے وہ فنانشل ایئر میں نیلام ہوا تھا جی، تو یہ جو ہیں، یہ جو Application دیتے وقت اور یہ 13 لاکھ اس مد میں ہیں جی اور Renewal جی ڈائریکٹوریٹ لیول پر ہوتی ہے جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: مونبر تہ پرہی خہ اعتراض نشتہ خو کہ دا فیسونہ وی او دا Renewal وی نو دا فکر ما تہ صحیح نہ بنکاری ، بھر حال چہ منسٹر صاحب پہ دہی خبرہ باندی کنفرم دے ، کہ دومرہ او کیری چہ دا فکر بیا چیک کری نو زما یقین دا دے چہ زہ نہ Insist کوم پہ دہی باندی خو دا دہ چہ دا چیک کول پکار دی ، ولہی چہ دا فکر ما تہ صحیح نہ بنکاری۔

جناب سپیکر: جی کوسین نمبر 1422، مفتی فضل غفور صاحب۔ (موجود نہیں ہیں) چلو شکر ہے وہ نہیں ہیں۔ (تہقہے) میں نے کہا تھوڑا وقت بچت ہو گیا۔ مفتی فضل غفور صاحب کا ہے دوسرا بھی

1454، وہ بھی Lapse ہو گیا۔ حضرت مولانا مفتی سید جانان صاحب، ایم پی اے، 1375۔

مفتی سید جانان: د دہی خو جی جواب نہ دے راغلے نو؟

جناب سپیکر: اچھا، یہ کونسا ڈیپارٹمنٹ ہے؟

مفتی سید جانان: دا 1375 جی د دہی جواب نہ دے راغلے او 1376 د دہی دواہو جواب نہ دے راغلے۔

جناب سپیکر: کیا ہے، کون اس کو دیکھ رہا ہے، ماحولیات؟ اشتیاق، یہ بے چارہ تو ابھی، چلو اشتیاق!

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): جی، جی۔

جناب سپیکر: یہ جو کونسی سچن ہے، اس کا جواب نہیں آیا ہے، مطلب اس کا کوئی جواب نہیں دیا ہے، آپ دیکھ لیں۔ کونسی سچن نمبر ہے 1375۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: نہیں میرے پاس جو ہے، وہ 1550 کا ہے، اس میں مجھے وہ کونسی سچن نمبر جو ہے 1550 ہے اور اس میں میرے پاس کوئی نہیں ہے، اس طرح کا۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا اشتیاق! کونسی سچن نمبر؟

معاون خصوصی برائے ماحولیات: 1550 اور 1162 ہے۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! یہ جو کونسی سچن آپ نے کیا ہے، وہ پڑھ لیں تاکہ اشتیاق اس کو سمجھ لے کہ کیا ہے۔

مفتی سید جانان: خوک جی، زہ کہ ہغہ؟ منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: نہ تا سو یا دو م۔

مفتی سید جانان: ما تہ خو جی جواب نہ دے را غلے۔ کونسی سچن نمبر 1375، کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو اس طرح کریں کہ اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں اور۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی Reply نہیں ہے اسلئے میرے خیال میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں۔

(تہتہ)

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان: دوئی دا وائی چہی دہ پیار تمننت د طرف نہ جواب نشته، دا خو د دوئی کار دے، دے دلته کبھی د پیار تمننت Represent کوی لگیا دے۔ جناب سپیکر، پہ دہ باندہی رولنگ تا سو ور کپڑی چہی کوم د رولز مطابق 14 ورخو دننہ پکار دے چہی جواب ملا ویری، دا خود میاشت نہ زیات دغہ شوہی۔

جناب سپیکر: اس کو میں پینڈنگ رکھتا ہوں کل تک۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: زہ دا عرض کوم جی، خنگہ چہ شاہ فرمان صاحب اووئیل، دیکبئی Reshuffling شوے دے، دا نور کسان نوی راغلی دی او مونبر ہم دغسہ نوی راغلی یو نو مونبر، دغہ تائم بانڈی بہ لبر تائم لگی۔

جناب سپیکر: کتنے دن چاہیے؟ نہیں Response کیلئے کتنے دن چاہیے؟ دیکھیں محکمہ تو آپ کا ہے، آپ کا سیکرٹری ہے۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: آپ کا سیکرٹری ہے، اس کو پتہ ہے کہ اسمبلی کے جو کوسچیز آتے ہیں، اس کو کیسے Respond کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی جی، بالکل۔

جناب سپیکر: اس کو پتہ ہے تو پھر مطلب جو اسمبلی سے کوسچیز آتا ہے، اس کو سیریس لینا چاہیے اور کم از کم اس سے باز پرس ہونی چاہیے کہ کیوں اس نے نہیں کیا۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اب اس کو میں پینڈنگ رکھتا ہوں اور نہیں، کل تک کر سکیں گے یا نہیں کر سکیں گے، اس کو کچھ دن دے دیں گے۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: مفتی جانان صاحب! کہ تاسو مونبر لہ، مفتی جانان صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں جی۔

مفتی سید جانان: یوہ خبرہ جی۔

جناب سپیکر: جی جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا خبرہ کوم، ستاسو دی حکومت تہ گزارش کوم چہ یو دا وزیران پہ خپل خائپ بانڈی پریردوئی، وزیر تہ بہ د خپلی محکمہ معلومات وی، سیکرٹری بہ ہم پیژنی او کار بہ ہم پیژنی جی۔ یقین او کرئی زہ خو حیران یم، مونبر

درخواستونہ راؤرو دیو پری نامہ لیکلے وی، چہ دلته اجلاس ته راشو هغه وائی چہ هغه خوبدل شوے دے، اوس بل منسٹر راغله دے۔ (تہقہ) زہ دزہ نہ وایم، یقین اوکرہ جی مبالغہ نہ کوم گنہ زہ دغه فائلونو کینہ اوس درته درخواستونہ بنایم چہ د شوکت یوسفزئی صاحب پہ نوم باندہی مونر راوری دی، چہ دلته راغلو بیا ئی وئیل چہ شہرام ترکی صاحب منسٹر شوے دے۔ بل منسٹر پہ نوم باندہی ئے راؤرو چہ دلته راشو هغوی وائی چہ هغه خوبدل دے۔ ته پہ رب یقین اوکرہ سپیکر صاحب! چہ مونر ته کسان راشی، مونر ته دا پته نہ وی چہ چا ته ورشو، کوم یو منسٹر دے؟ زما به دا گزارش وی، دا ٲول عزتمند خلق دی، دا د حجر و د جماتونو خلق، ٲیر درانه خلق دی جناب سپیکر صاحب، هغه حکومت ئی داسہ ما ته معلومیری چہ پہ ٲائی باندہی پریبردی نو د دغه خلقو به عزت محفوظ وی، دوئ ته به هر ٲه معلوم وی، مونر ته به تسلی سره جواب را کولے شی۔

جناب سپیکر: 1376، مفتی سید جانان صاحب! اس کا بھی جواب نہیں آیا، دونوں پینڈنگ ہیں، دونوں کو پینڈنگ رکھتے ہیں اور یہ۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر، آپ اس ہاؤس کے کسٹودین ہیں، یہ ویسے بھی سر! پینڈنگ ہیں، اگر نہ بھی رکھیں تو سوال تو یہ پینڈنگ ہی ہیں کیونکہ آئے نہیں جواب۔ آپ ان کو Stricture دے سکتے ہیں منسٹرز کو، ڈیپارٹمنٹ کو کہ سپیکر کا جب Stricture issue ہوتا ہے تو پھر ان کو، ہم سمجھتے ہیں کہ ان کو احساس ہوگا۔ آج تک آپ نے Lenient attitude کیا ہے، بے شک ہمیں پتہ ہے آپ بڑے رحم دل شخص ہیں اور ہاؤس کے کسٹودین ہیں۔ ایک دفعہ سر، اشتیاق ارمر، ٹھیک ہے نئے آئے ہونگے لیکن کسی بھی ڈیپارٹمنٹ نے، سر! یہ بہت Light لے رہے ہیں تو یہ آپ دیکھیں 03-26 کا گیا ہوا سوال ہے، اصولاً ایک مہینہ، ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے اور ویسے بھی ڈیڑھ مہینے، جو رولز کہتے ہیں کہ 15 دنوں کے اندر اندر جواب

آنا چاہیے، کیوں ڈیپارٹمنٹ نے اس معاملے میں کاہلی، بے شک اگر نہ ہو، ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری تو تھا نا، ان کا کام ہے بریف کرنا، اپنے منسٹر کو اور سیکرٹری کو۔

جناب سپیکر: سی ایم صاحب بیٹھے ہیں، میں خود اس کو اس کے حوالے سے وہ کرونگا۔  
محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: سی ایم صاحب سے میری ریکویسٹ ہے کہ وہ اس وقت ڈیپارٹمنٹ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو بھی اس قسم کا، جو بھی اس قسم کا کونسلر جانے، چیف سیکرٹری کو بھی اس کے اوپر میں باقاعدہ لیٹر بھیج دوں گا تاکہ ایک Proper اس کا Response بھی آئے اور یہ اس طرح نہیں ہوتا کہ مطلب کوئی سیکرٹری جو ہے نا، وہ اتنے وقت میں بھی Response نہ کرے تو Proper اس پر ہم وہ کر لیں گے۔ یہ دونوں ہم نے پینڈنگ کر دیئے۔

جناب سپیکر: Next جو ہے نا 1455، سید جعفر شاہ صاحب۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ کی گاڑی چلی گئی، میں نے شکر بھی کیا کہ آپ نہیں آئے۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! داستا سوراو لنگ دے؟

جناب سپیکر: چلو دیکھتے ہیں، ٹائم اگر آخر میں، چلو، ہاں بسم اللہ جی، جعفر شاہ۔ جی۔

\* 1455 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر محنت و افرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہا ہے، بالخصوص سوات اور شانگلہ کے مزدوروں اور ان کے خاندانوں/بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع سوات اور شانگلہ میں جن مقامات پر فلاحی کام ہو رہے ہیں، ان کی نشاندہی اور سرگرمیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛



(ii) آیا محکمہ نے سوات اور شانگلہ کے ان مزدوروں جو کہ کوئٹہ، حیدرآباد، چکوال اور درہ آدم خیل کے کونوں کی کانوں میں کام کر رہے ہیں، کے بچوں، خاندانوں کی فلاح و بہبود کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں اور اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب جناب عارف یوسف پارلیمانی سیکرٹری نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) محکمہ سوشل سیکورٹی نے میٹورہ سوات میں صنعتی اور تجارتی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین اور ان کے زیر کفالت افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے کے لئے گل کدہ سید و شریف میں میڈی کیٹر سنٹر بنایا ہے جہاں پر ڈاکٹر، لیڈی ڈاکٹر اور پیرامیڈیکس تعینات ہیں۔ میڈی کیٹر سنٹر میں ایکس رے اور لیبارٹری کی سہولیات بھی میسر ہیں۔ علاوہ ازیں رحیم آباد ضلع سوات میں میڈیکل پوسٹ بھی قائم کی گئی ہے جہاں دو ڈسپنسرز تعینات ہیں جبکہ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر ہفتے میں دو دن میڈیکل پوسٹ میں مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر انتظام ضلع سوات میں پانچ کے مقام پر ایک لیبر کالونی بنائی گئی ہے جو 140 مکانات پر مشتمل ہے اور اس کے علاوہ ہائر سیکنڈری سکولز بھی قائم کئے گئے ہیں جس میں تقریباً 400 لڑکے اور 300 لڑکیاں مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ان کو مفت کتابیں، یونیفارم اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں لیبر کالونی میں ایک دستکاری سنٹر بھی قائم ہے جس میں صنعتی مزدوروں کی عورتیں اور بچیاں دستکاری کے ہنر سے مستفید ہو رہی ہیں اور ان کی تعداد تقریباً 30 ہے۔

(ii) محکمہ سوشل سیکورٹی صوبائی ادارہ ہے اور یہ ان صنعتی اور تجارتی اداروں کے ملازمین، کارکنوں اور ان کے زیر کفالت افراد کو مفت علاج و معالجہ کی سہولیات اور نقد فوائد فراہم کرتا ہے جو ادارہ ہذا کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں اور ان کے مالکان باقاعدگی سے ان کا ماہانہ کنٹری بیوشن، محکمہ سوشل سیکورٹی کو ادا کرتے ہوں۔ چونکہ سوات اور شانگلہ کے وہ مزدور کارکن جو کوئٹہ، حیدرآباد، چکوال اور دیگر علاقوں میں کام کرتے ہیں ان کے زیر کفالت افراد کو طبی سہولیات کی فراہمی سندھ، پنجاب اور بلوچستان کی سوشل سیکورٹی محکموں کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ کارکن ان صوبوں کے محکمہ سوشل سیکورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ شدہ ہیں اور ان کی کنٹری بیوشن متعلقہ اداروں کو ادا کی جاتی ہے تاہم محکمہ سوشل سیکورٹی خیبر پختونخوا دیگر صوبوں کے متعلقہ محکموں اور اداروں کے ساتھ مل کر ان کارکنوں کی زیر کفالت افراد کو صوبہ خیبر پختونخوا میں رہائش پذیر ہیں، کو

علاج معالجہ کی سہولیات کی فراہمی کے لئے طریقہ کار وضع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں تمام ورکرز خواہ پاکستان کے کسی بھی حصہ میں کام کر رہے ہوں، کے بچوں کو ورکرز ویلفیئر بورڈ اپنے تعلیمی اداروں میں مفت تعلیمی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ دا د محکمہ افرادی قوت نہ ما سوال کرے وو، جز نمبر دو کبھی جی دوئی دا خبرہ کپڑی دہ چہی کوم د دہی صوبہی مزدوران پہ نورو صوبو کبھی کار کوی نو ہغوی ور تہ سوشل سیکورٹی سروسز Provide کوی او دوئی تسلی بخش جواب ہم را کرے دے چہی دوئی پہ راروان کال کبھی دا پروگرام لری چہی د کوم مزدورانو خاندانانو دلته دی، چہی د ہغوی بچی دلته اوسی نو چہی د ہغوی د پارہ ہم دوئی متعلقہ منسٹر صاحب ما تہ پہ ہاؤس باندہی دا یقین دہانی او کپڑی چہی دا کوم ئی لیکلی دی چہی یرہ پہ راروان بجت کبھی ما دوئی تہ Proposal ہم ور کرے دے او Fortunately زہ دغہ کمیٹی ہم چیئر کوم نو ہغی کبھی ہم دا خبرہ شوہی وہ نو کہ دوئی دا Surety را کپڑی نو زما۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم مہرتاج رونانی!

Mr. Jafar Shah: I don't know who is the Minister "؟" افرادی قوت و محنت

جناب سپیکر: اچھا، عارف یوسف صاحب۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): شکر یہ۔

جناب جعفر شاہ: دا پہ راروان Plan کبھی دا زمونہ چہی کوم تجویز ونہ دی، خاصکر د ہغہ مزدورانو د پارہ خوک چہی پہ کوئلہ کبھی کار کوی د شانگلہ او د سوات، چہی پہ ہغہ خائے کبھی د ہغوی د پارہ دا Services provide شی، پورہ ملاکنڈ و ویژن باندہی۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): شکر یہ جناب سپیکر۔ سر، اس میں صرف ایک گزارش میری جعفر شاہ صاحب سے یہ ہے کہ جو سوشل سیکورٹی، ڈبلیو ڈبلیو بی، ورکرز ویلفیئر بورڈ، ای او بی آئی یا جتنے ادارے ہیں، اس میں سر! یہ ہے کہ اس میں جن علاقوں میں ان کے ایمپلائز یا جو انڈسٹری نے ان کو رجسٹرڈ کیا ہوتا

ہے، ان کو وہ اپنے جو فنڈ یا جو میڈیکل فیسیلٹی ہے، وہ دیتے ہیں۔ اوپر جو پہلے اس میں پوچھا گیا ہے کہ سوات اور جو یگانورہ کی بات ہے تو سوات میں تو باقاعدہ صنعتی بستی ہے اور رجسٹرڈ ہے لیکن شانگلہ میں کوئی اس طرح کا وہ نہیں ہے، رجسٹرڈ کوئی لوگ بھی نہیں ہیں۔ جس طرح ابھی آپ نے کہا ہے، اس میں ہم ایک کام کر رہے ہیں کہ جو ڈبلیو ڈبلیو بی یا سوشل سیکورٹی جو باہر لوگ کام کر رہے ہیں، جس طرح سے آپ نے کہا کہ کوئٹہ میں کام کر رہے ہیں یا کسی اور علاقوں میں کام کر رہے ہیں تو ان کو ہم اپنے سکولوں میں، ٹھیک ہے بالکل داخلہ بھی دیتے ہیں اور ان کو پڑھاتے بھی ہیں لیکن ان میں جو لوگ اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں خاص میں شانگلہ کے لئے بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر بالکل یہ لوگ رجسٹرڈ نہیں ہیں، اس میں ہماری ایک میٹنگ بھی چل رہی ہے کہ اگر جو لیز پہ وہاں یہ مائنز ہیں یا جو وہ لوگ کام کر رہے ہیں، وہاں پر اگر وہ مائنز والے ایک ایسا قانون یا اگر آپ لوگ ایک میٹنگ کر لیں، اگر آپ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مائنز جو لیز وغیرہ کریں تو وہ پہلے لائسنس کے ساتھ اپنی وہ رجسٹریشن کریں ای او بی آئی کے ساتھ، سوشل سیکورٹی کے ساتھ، ڈبلیو ڈبلیو بی کے ساتھ۔ اگر وہ اس کو کرتے ہیں تو باقاعدہ وہ ان کا فنڈ بھی آئے گا اور رجسٹرڈ ہو جائیں گے تو جتنی ان کی Facilities ہو گئیں ان کو ملیں گی۔ یہ اگر اس میں آپ میٹنگ کر کے اس میں کر لیں اگر شانگلہ میں، تو سب کچھ ان کو جو سہولتیں ہیں، جو بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ دیں گے اور جو سکولز وغیرہ کی سہولتیں ہیں، وہ اگر کوئٹہ میں بھی کام کر رہے ہیں تو آپ نے جیسے کہا ہے، ہم بالکل دیتے ہیں ان کو، ڈسکس ہو جائے تو اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! دا ڈیر اہم سوال دے، ما لہ لہ تائم راکرہ،  
زہ پہ دے خبرہ کوم۔ خبرہ واؤری، ہم د دے صوبے د مفاد و د پارہ خبرہ کوؤ۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، دا منستری درے میاشتی ما سرہ پاتی شوے  
دہ او پہ دے باندے ما ڈیر زیات کار کرے وو۔ ای او بی آئی پہ مرکز کبھی د دے  
مرکزی محکمہ دہ، دا لیبر ڈیپارٹمنٹ د مرکز لاندی راحی۔ زمونر پہ بلوچستان  
کبھی د کوئلے پہ کار کبھی مزدوران شتہ، ہلتہ ترے 350 روپیے Per month  
وصولیری، زمونر پہ سندھ کبھی پہ کارخانو کبھی مزدوران شتہ، ہلتہ ترے

350 د میاشتی وصولیری ٹیکس، د دې لیبر د ماشومانو د پاره پنجاب کبني شته، په سنڌه کبني شته، په کشمیر کبني شته، په دې صوبه پختونخوا کبني شته۔ د دې باره کبني زه دا خبره، دا درخواست ما هغه بله ورځ دې قائمه کميټي کبني زه ممبر هم یم، دا جعفر شاه صاحب زمونږ چيئر مين دے، ما دا درخواست پيش کړے دے چې هلته کبني زمونږ په دې بنياد باندې په مرکز کبني بلها پيسې پرتې دی او د هغې په بنياد باندې زمونږ مزدوران د چترال په سنڌه، پنجاب او بلوچستان کبني کار کوی، زمونږ د شانگلې مزدوران په پنجاب او په سنڌه کبني کار کوی، زمونږ د دې صوبه پختونخوا په دې کسے کبني په مختلفو کارخانو کبني کار کوی، د هغوی بچي زمونږ په علاقو کبني مطلب دا دے بي در او بي سامانه گرځي، نه هلته سکول شته د هغوی د پاره، نه د هغوی د پاره هسپتال شته او نه څه نور څه بندوبست شته۔ لهدا ما هغه تائم دا خبره کړې وه چې يره کم از کم د دې د پاره د يو پلاننگ جوړ شي چې دې صوبې ته د هغه مزدورانو خپل حقوق حاصل شي۔ دا دے چې کومه خبره کوی، دے لږ په دې خبره باندې زما دا ورور پوهه نه دے، لږ د په دې باندې ځان بريښ کړي، په دې د ځان پوهه کړي۔ يوه خبره بله زه د دې سره ترم جی چې زمونږ اوورسيز ليبر چې کوم دے، بهر دنيا کبني کار کوی، هغه اوورسيز چې څومره زرمبادلې گټي، دغه سټيټمنټ د د سټيټ بينک راواخستے شي او دا د معلومه شي چې د کسے پي کسے څومره اوورسيز چې کوم دے دلته کبني خپل مطلب دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو ډیره مهرباني جی۔

جناب بخت بیدار: نه جی لږ صبر او کړه، دا خبره ډیره زیاته اهمه ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو ډیره مهرباني، تائم، کونسلچنز ما سره ډیر دی، کونسلچنز مونږ سره ډیر زیات دی او دا به ټولو ته تائم ورکوؤ او نه دا سپلیمنټري۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: دا خبره د دې صوبې د مفادو د پاره ده، زما دا خبره واؤړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: گوره جی دې باندې ډیبيټ نه وی، دا سپلیمنټري کونسلچن وی، سپلیمنټري کونسلچن وی، زمونږ د پاره ډیر محترم یی بخت بیدار صاحب!

سپلیمنٹری کوئسچن، دا ہول کوئسچنز دغہ کیبری، دا ہول رانہ دغہ کیبری۔ جعفر  
شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: دغہ مسئلہ درلہ ہواروم۔ داسی اوکری جی چی سپیکر  
صاحب،----

جناب سپیکر: دیرہ دیرہ مہربانی جی۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب، مہربانی۔ داسی اوکری جی چی دا کمیٹی تہ  
ریفر کری، مونر بہ پری بنہ Deliberation اوکرو او مونر بہ پہ ہغی باندی  
Recommendation ورکرو چی کوم د پراونشل گورنمنٹ Responsibility دہ،  
دوئی بہ خپل کار اوکری، چی کوم د فیدرل گورنمنٹ Responsibility دہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب عارف صاحب۔

جناب جعفر شاہ: زما خیال دے چی پہ دے وزیر قانون Agree شی۔

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): نہیں سر، اس کے ساتھ میں بالکل Agree نہیں ہوں، اسلئے کہ  
میں گزارش کرتا ہوں جعفر شاہ صاحب سے، اسلئے کہ ہم لوگوں کو رولز ریگولیشن اور قانون کے اندر رہ کے  
بات کرنا پڑتی ہے۔ بخت بیدار صاحب نے بھی، چونکہ میرے بڑے ہیں، انہوں نے بھی جو قانون ہے،  
ہمیں قانون کے اندر رہ کے چلنا پڑتا ہے۔ جہاں پہ جو بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کے اپنے رولز ریگولیشن ہیں،  
ان کا اپنا باقاعدہ قانون ہے، جو لوگ جہاں پہ رجسٹرڈ ہوتے ہیں، ان کو یا جتنے ادارے ہیں، وہ Facilities  
جو اپنی ہوتی ہیں، وہ دیتے ہیں۔ میں نے ان کو گزارش بھی کی ہے کہ اگر یہ جس طرح شانگلہ کی بات کرتے  
ہیں، وہاں پر باقاعدہ مائنز کی بڑی بڑی فیکٹریاں ہیں، وہ لوگ کوئی بھی رجسٹرڈ نہیں ہیں، اگر یہ خود ان لوگوں  
کو آکے یہ فیکٹریز والے اگر رجسٹرڈ کرتے ہیں، وہاں کے مزدور رجسٹرڈ کرتے ہیں تو بالکل ٹھیک ہے۔ دوسرا  
اگر یہ کہہ رہے ہیں، جیسا کہ وہاں پہ ہا سپٹلز وغیرہ کھولے جائیں تو وہاں پہ ہمارے پاس رجسٹرڈ لوگ ہی نہیں  
ہیں تو ہم ہا سپٹلز کیسے کھولیں؟ اگر یہ باقاعدہ ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ وہاں پہ آجائیں، ہم لوگوں کے ساتھ  
بیٹھ جائیں، جو لوگ مائنز میں یا ایک قانون بنالیں وہاں پہ، یہ کہ جو بھی مائنز کالائسنس لے گا Renewally

کرے گا، وہ پہلے سوشل سیکورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہوگا۔ یہ اگر اس طرح کا کہتے ہیں تو وہ لاء اس میں لے آتے ہیں، وہ لوگوں کے لئے Compulsory ہو جائیگا، Automatic یعنی Facilities ہیں، وہاں یہ لوگوں کو Available ہو جائیں گی جی۔ شکر یہ جی۔

جناب سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جی۔ داسی دہ چہی زما خیال دے چہی منسٹر دا تھول وٹیلے نہ دے دا جواب خکھ چہی دے Contradict statement ور کوی د خپلی محکمہی د جواب۔ محکمہ وائی چہی مونر لگیا یو پہ دہی باندہی کار کوڑ نو زہ وایم چہی محکمہ پرہی Already لگیا دہ نو مونر وایو کمیٹی بہ ئی Further Facilitate کپرو او دا Important issue دہ It's not only Shangla, it is Chakdra, it is Upper Swat, it is entire Malakand Devison نو کہ د دہی صوبہی خلقو تہ فائدہ اورسی او د ہغوی ماشومان بچی دلتہ دی، مزدوران ہلتہ دی او د پیار تمنٹ وائی چہی مونر ئی Facilitate کوڑ، تاسو تہ خہ تکلیف دے؟

جناب سپیکر: کیا ہے، اگر اس کے اوپر ڈسکشن ہو جائے تو کوئی بات تو نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): سر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): ڈسکشن ہو جائے تو اچھی بات ہے، رجسٹرڈ وہاں پہ لوگ ہو جائیں، ان کو Facility، اگر رجسٹریشن وہاں پہ نہیں ہے تو کیسے کریں گے؟ رجسٹرڈ ہی لوگ نہیں ہیں، وہاں پر کوئی ایمپلائر رجسٹرڈ نہیں ہے۔ یہ تو سر، اگر وہ ای او بی آئی یا سوشل سیکورٹی کا اگر قانون اٹھا کے دیکھ لیں، یہ اگر کہے تو Definition میں چلا جاتا ہوں، پوری کتاب یہاں پہ لے آؤں گا، وہ اس میں دیکھ لیں کہ جو ادارہ یا جو اسٹیبلشمنٹ رجسٹرڈ ہوتی ہے، ان لوگوں کو Facilities ملتی ہیں تو میں جعفر شاہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ باقاعدہ اگر کہے تو میں ان کو یہاں پہ باقاعدہ قانون بھی دکھا دیتا ہوں، پھر وہ یہ قانون میں باقاعدہ وہاں پر اگر امنڈمنٹ کرنا چاہیں تو قانون میں امنڈمنٹ کریں کہ جو لوگ اگر رجسٹرڈ نہیں ہیں تو ان لوگوں کو ہم یہ Facilities دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا تو صرف یہ ہے کہ کمیٹی میں ڈال دیں تاکہ اس کے اوپر ڈسکشن ہو، اس کے بارے میں آپ کا کیا Opinion ہے، کیا آپ Comments کرتے ہیں اس کے اوپر؟

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): نہیں سر، اس کا باقاعدہ جولا ہے، اس کا باقاعدہ قانون موجود ہے، جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ وہاں یہ جو سکولز ہیں، وہ ہم لوگوں کو بغیر جو رجسٹرڈ نہیں ہیں، ان لوگوں کو ہم سکول فری دے رہے ہیں، باقاعدہ ان لوگوں نے جواب لکھا ہوا ہے اور یہ باقاعدہ اس کا قانون اور لاء دونوں موجود ہیں جی۔

جناب سپیکر: تو چلو میں ہاؤس کے سامنے Put کرتا ہوں کہ جو بھی۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: کمیٹی کے سپرد کر لیں سر، کیونکہ یہ بہت Important issue ہے، منسٹر صاحب بھی اس میں آجائیں تاکہ وہ کتابیں لے کر آئیں، ضد نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): نہیں سر، باقاعدہ اس کا لاء موجود ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب، شوکت صاحب! اس پر ذرا۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جو بات ہو رہی ہے شانگلہ کے حوالے سے اور سوات کے حوالے سے تو سوات میں تو Already کئی مطلب ہے کہ سکولز بھی وہاں پہ ہیں اور ہیلتھ کے حوالے سے (مداخلت) ایک منٹ جی، ہیلتھ کی Facilities بھی ان کو دی گئی ہیں کیونکہ سوشل سیکورٹی والے باقاعدہ ان سے جو کٹوتی ہوتی ہے یا ان کو جو پیسے دیتے ہیں، اس سے ساری چیزیں Facilities available ہیں۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ شانگلہ میں چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ جتنی بھی کونسل کی کانیں ہیں، وہ زیادہ تر شانگلہ کے لوگ کام کر رہے ہیں، مطلب ٹھیک ہے انچارج منسٹر صاحب نے یہ بات بالکل درست کہی کہ یہ رولز ہیں سیکورٹی ادارے کے کہ جہاں پہ یہ کام کر رہے ہیں، وہیں پہ ان کو Facilities ملتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ شانگلہ کے اندر بہت ساری مائٹری کانیں ہیں۔ اب میری گزارش ان سے یہ ہوگی کہ بجائے اس کے کہ ہم اس میں بحث میں پڑیں تو یہ آج یہاں پہ Assured کرا

دیں کہ وہاں پہ باقاعدہ ان کی رجسٹریشن شروع ہو جائے کیونکہ رجسٹریشن کون کرائے گا؟ تو یہ میری گزارش ہے کہ اگر یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ ان کا تو۔۔۔۔۔

جناب فضل حکیم: جی زما یو گزارش واؤری۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب فضل حکیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں فضل حکیم صاحب! چلو اس میں ڈسکشن کی ضرورت نہیں ہے، کمیٹی میں ڈال دیتے ہیں۔

جناب فضل حکیم: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ زما عرض واؤری جی، دیکھنی دا خبرہ

وی جی کنہ چہ کلہ دا کوم مزدوران دوی چہ دا کومہ خبرہ کوی چہ دا کلہ

رجسٹرڈ شی ہغہ رجسٹر کبھی، بیا ہغہ اندستریانی یا کوم مزدوران چہ دی د

دوی سرہ فیس وی، ہغہ جمع کیری گورنمنٹ تہ، گورنمنٹ تہ جمع کیری، د ہغی

پہ حیثیت باندی ہغوی لہ بیا مطلب دے چہ کلہ د ہغوی Death وشی، پیسہ ہم

ملاویری یا ہسپتال تہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔

جناب فضل حکیم: ہسپتال کبھی کہ وی کنہ، گورہ حکومت خودا دے کنہ یو بنا

ناپرساں خونشو چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ میں ابھی،

کولسچن نمبر کونسا ہے؟

ایک رکن: 1455۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1455, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it my say 'No'.

Members: No.



جناب سپیکر: ابھی چیک کر لیں جی۔

(Pandemonium)

Mr. Speaker: 'Noes'. Question No. 1403, Sardar Hussain Babak.

\* 1403 \_ جناب سردار حسین: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر کو ٹوبیکو سیس کی مد سے رقم ملتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو امسال بونیر کو مذکورہ مد سے کس فارمولے کے تحت کتنی رقم

ملی ہے اور مذکورہ ضلع کے تینوں صوبائی حلقوں میں کتنی کتنی رقم کس فارمولے کے تحت تقسیم کی گئی ہے،

حلقہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) ہاں۔

(ب) تمباکو ترقیاتی سیس کی رقم تمباکو پیداواری حلقوں میں وہاں کے تمباکو کی پیداوار کے حساب سے

تقسیم کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

حصہ	تمباکو پیداوار (ایکڑ میں)	حلقہ
7.36	2555	پی کے 77
11.75	4076	پی کے 78
0.67	231	پی کے 79
19.78	ٹوٹل بونیر	

یہ بات زیر طلب ہے کہ تمباکو سیس کے خرچ کا طریقہ کار تمباکو ترقیاتی سیس ضابطہ 2007 میں درج ہے۔

ضابطہ ہذا میں ایک کمیٹی زیر نگرانی وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، بشمول تمباکو پیداواری اضلاع کے نمائندوں کی

تشکیل دی گئی ہے۔ کمیٹی تمباکو سیس کی جمع رقم میں حلقوں کے حصوں کے تعین کے ساتھ ساتھ رقم سے

سیسوں کی تکمیل کا بھی صوابدید محفوظ رکھتی ہے۔ کمیٹی کی حال ہی میں ایک میٹنگ زیر نگرانی وزیر اعلیٰ صوبہ

خیبر پختونخوا مورخہ 07-11-2013 کو منعقد ہوئی جس میں تمباکو پیداواری حلقوں، بشمول ضلع بونیر کے

سیس رقم کا فیصلہ کیا گیا۔ ضلع بونیر کی تفصیل پہلے ہی اوپر دی جا چکی ہے۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب، کوئسچن نمبر 1403۔ سپیکر صاحب، ما پہ دے کوئسچن کبني تپوس کرے وو چي د هغي جز "ب" چي دے چي "اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سال بونیر کو مذکورہ مد سے کس فارمولے کے تحت کتنی رقم ملی ہے؟" جواب کبني ما ته وئيلي شوي دي چي يه بات زير طلب هے كه تمباکو سيں كے خرچ كا طريقه كار تمباكو ترقیاتی سیس ضابطہ 2007 میں درج ہے۔ سپیکر صاحب، دے سوال ته تا سو بذات خود هم لبر غوراو کرئی، بیا دے جواب ته او گورئی چي ما د فارمولی تپوس کرے دے چي دا د کومی فارمولی تحت چي کوم دے، د لاندی توبیکو سیس چي دے د هغي شیئرز چي دی، هغه بونیر ته ملا ویری؟ او د پیار تمنت ما ته وئیلی دی که زه د دے مطلب غلط نه اخلم، د پیار تمنت ما ته وئیلی دی چي تمباکو ترقیاتی سیس چي کومه ضابطه ده، په 2007 کبني هغه درج دے، لکه ما ته د پیار تمنت وائی چي په هغه 2007 کبني چي کومه ضابطه درج ده، په هغي کبني او گوره، دیره د افسوس خبره ده سپیکر صاحب! چي دے هاؤس ته یو کوئسچن راوړے شی او مؤور ته د پیار تمنت په دے الفاظو کبني او په دے شکل کبني جواب ورکوی، ستاسو نه مې هم دا خواست دے او منسٹر صاحب به هم واؤرو چي دوئی خه وائی۔

جناب سپیکر: جناب۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: په دیکبني جی زما ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی، جی، مفتی جانان۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، بابک صاحب چي دا کوم سوال راوړے دے، هم دغه خبره زمونږ د جنوبی اضلاع د گیس رائلٹی متعلق هم ده۔ جناب سپیکر صاحب، تیر حکومت کبني کله حکومت اعلان او کرو چي 10 فیصد، رائلٹی نه به 10 فیصد منتخب حلقو نمائندگانو ته یا به حلقو ته ملا ویری، جناب سپیکر صاحب! دوه کالونه وشو د ضلع هنگو 25 کروړ روپئی خه د پاسه اوسه پورې مطلب دے دا پرتې دی، په دے باندې پرتې دی چي هغوی وائی چي د دے سره مونږ کالج جوړوؤ۔ محکمہ ایجوکیشن ورته وئیل چي دا خائې صحیح نه دے،

ديکبني ايجو کيشن نه جوړيږي، دې ځانې کبني کالج نه جوړيږي، د هغې باوجود جناب سپيکر صاحب! دا زمونږ پسمانده علاقې دي، دا خود دغې علاقو وينې زوې دي، د دغه خلقو د تکليف والا پيسې دي نو زما به وزير اعلي صاحب نه دا گزارش وي، زه وزير اعلي صاحب ته ورغلې يم، ايجو کيشن والا ته ورغلې يم، چيف سيکرټري صاحب ته ورغلې يم، ټولو ته مونږ ورغلي يو۔ زما به دا گزارش وي چې د گيس رائلټي لکه څنگه چې د تمباکو پيسې دي هم دغه مسئله د گيس رائلټي ده۔

جناب سپيکر: داسې باقاعده کوټسچن راوړه جي، ان شاء الله دغه به ئې کړو۔ ميان جمشيد صاحب۔

جناب جمشيد الدين (وزير آبکاري و محاصل): شکريه جناب سپيکر صاحب۔ دا خو مونږ دې بابک صاحب ته دغه ورکړې دے ډيټيل چې کوم دغه وو، دوي وئيل، دا يو کميټي 2007 کبني د 2007 په رولز باندي جوړه شوې ده، پختونخوا يوټيلائزيشن ټوبیکو سيس ډيويلپمنټ سيس 2007، په هغې کبني هغه کميټي ده چې په هغې کبني چيف منسټر صاحب هغه چيئر کوي، منسټر ايکسائز، منسټر فنانس، منسټر ايگريکلچر، منسټر پلاننگ او منسټر ريوټيو د دوي دغه وي او بيا د هرې ضلعي نه يو يو ايم پي اے د هغې ممبران وي او دا پيسې چې کوم دي دا مونږ ته راوستوي ټوبیکو بورډ، بيا مونږ د ډي سي په Recommendation هغه پيسې مونږ چې څومره په کومه حلقه کبني تمباکو کيږي، په هغه حساب هغه پيسې مونږ تقسيموو۔ دا د دې نه مخکبني کریم خان صاحب يو دغه کړې وو، هغوي درخواست را کړو، هغه ورسره مونږ کينينا ستوا او مسئله مو ورته حل کړه۔

جناب سپيکر: دا خو بنه ده، ما ته دا پته نه وه چې دا ستا ډيپارټمنټ دے ځکه چې مونږ خپله هم د دې Victim يو، د دې دغه يو۔

جناب سردار حسين: سپيکر صاحب!

جناب سپيکر: جناب سردار حسين بابک۔

جناب سردار حسين: منسټر صاحب ظاهره خبره ده مشر دے زما، بالکل ديکبني هيڅ شک نشته چې وزير اعلي صاحب دا کميټي چيئر کوي او بيا پکار هم ده هغه ايم

پی ایز چپی دی، ما تہ نشتہ پتہ چپی مولانا صاحب پہ دغہ متہنگ کبئی وواو کہ نہ وو خو کم از کم مونبر۔ تہ دا پتہ نشتہ۔ ما تپوس چپی دے ما د فارمولی کرے وو چپی خہ فارمولہ ده؟ د کمپوزیشن ما تپوس نہ وو کرے، بہر حال زہ مطمئن یم د میان نہ، ہغہ لہ زہ نور تکلیف نہ ورکوم خونہ ده پکار، بیا بیا کہ مونبر۔ دا خبرہ کوؤ چپی پیار تمنٹ چپی کوم دے ہغہ نہ ده پکار چپی داسی جوابونہ ورکری، د ہغی وجہ دا ده چپی ما د فارمولی تپوس کرے دے اولنے۔ دویمہ دا چپی پہ کوم پیار تمنٹ کبئی یا سوری پہ کومہ کمیٹی کبئی د کومی ضلعی د سیس پہ حوالہ باندی یا دا نور زمونبر۔ چپی کوم شیئر دے، د ہغی پہ حوالہ باندی میتنگز کیری او د ہغی ضلعی ممبران صاحبان چپی دی ہغلتنہ نہ وی نو دا پیرہ لویہ د خفگان خبرہ ده، زہ بہ دیکبئی نور نہ وایم خو بہر حال مشر دے، صحیح ده منظور ده۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! مطلب بس صرف میرے خیال میں بالکل اس کے لئے ایک Proper formula ہونا چاہیے جو جس کا حق ہو اس کو ملنا چاہیے اور اس کے بغیر جو ہے ناکونکہ میں خود بھی، میں اور عبدالکریم صاحب اس کے حوالے سے کر رہے ہیں اور ہم بھی اس کے Victim ہیں، اس میں کسی قسم کا جو بھی فارمولہ ہو، ایک فارمولے کے تحت ہونا چاہیے۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر، ستاسو دا خبرہ او د سردار حسین بابک دا خبرہ وزن دارہ ده خودا خو یو ایکٹ دے، یو بل دے او د ہغی بل لاندی طریقہ کار دا دے، ما تہ خہ الفاظ یاد دی، دا د 2007 دوی خبرہ کوی، ہغی کبئی دا الفاظ دی پہ ایکٹ کبئی چپی “The office of the tobacco cess shall be utilized in the tobacco growing areas in plantation and development of roads” بیا پکبئی دوی امنڈمنٹ کرے دے، ایجوکیشن ئے پکبئی شامل کرے دے، تھیک شوہ جی، طریقہ کار جی پیر سادہ غوندی، دی باچا صاحب پیرہ اورده خبرہ او کرہ، دا چپی پہ کومو علاقو کبئی پروڈکشن کیری، د تمباکو پیداوار کیری، ہغلتنہ پوان وی او دا پوان د ہغہ خائی یعنی د ہر پو د ہری علاقہ، لکہ زمونبر درہی حلقہ دی پہ بونیر

کبني، د دې درې حلقو خان خان له ډپوان دي، هغه ډپوانو کبني سيل پوانتيس دي، د هغې نه پروډ کشن معلوم شي، هغه پروډ کشن يعني د ټوبيکو بورډ په تهر و باندي هغه کمپنیا چې دي هغه ټوبيکو بورډ ته هغه پروډ کشن چې دومره منه، دومره ټنه، دومره د دې حلقې پيداوار دے۔ بيا هغه Convert شي ايکسائز اينډ ټيکسيشن ته د پيسو په شکل کبني، دا يعني په ډيکبني دوه دغه چې کوم دي هغه ايکسائز اينډ ټيکسيشن دے او پاکستان ټوبيکو بورډ دے۔ هغلته چې څومره پيداوار، څومره پيداوار چې ټوټل شوے وي او د کومې حلقې نه څومره پروډ کشن وي، د هغې پروډ کشن مطابق هغه پيسې چې کوم دے هغې کبني په هره حلقه پيسې اوليکي۔ اوس زمونږ دې ورونږو ته چې کوم دغه دے هغه دا دے چې په تير حکومت کبني دا طريقه شوې وه چې دوي Equal distribution in every constituency کرے و خو طريقه کار چې کوم دے د قانون مطابق، هغه دا دے چې د پروډ کشن سره تعلق لري چې په کومه حلقه کبني څومره پروډ کشن کيږي، د هغې پروډ کشن مطابق د هغې حصه هغې ته ورکړے کيږي ځکه دا په مختلفو حلقو کبني چې کوم دے نو مختلفه ده۔

جناب سپيکر: ډيکبني زه صرف يو عرض کوم، کریم خان! ته هم ياد لره، چونکه زمونږ خپل هم دغه ډسټرکټ دے او مونږ کریم خان په دې دغه کبني زما په خيال باندي چې کوم ځانې کبني هم د څه Related، که د گيس وي که د بجلئ وي، که هغه د تمباکو وي چې د هغې Concerned MPAs چې دي نو هغه د On board کيږي او هغوی کم از کم يو فارموله ورله وي چې هغه کليئر وي، هغه فارموله ځکه چې مونږ ته خپله داسې دغه دے نو کریم خان! دې باندي تاسو، Next Question ته څو جی، کریم خان! مخکبني به څو جی، ټائم شارټ دے۔ کوئسچن نمبر 1531۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپيکر! دا خود دې بيا ئي ليکلی دی چې “Reply not received” جی۔

جناب سپيکر: يه کون هے آپ کا سيکرټري؟ اشتياق خان! کون هے سيکرټري ماحوليات کا؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): سر جی، پہ دیکھنی عماد صاحب سیکرٹری دے جی خو هغوی ته دا سوالونه خو پکار ده چي دا په ايچنډا باندي هم نه وي راغلي، جواب نه دے راغلي ډيپارټمنټ نه، پکار ده چي په ايچنډا نه وے راغلي جی۔

جناب سپيکر: چيف منسٽر صاحب! چيف منسٽر صاحب! چيف منسٽر صاحب! چيف منسٽر صاحب! (تالیاں) آپ کی توجہ چاہیے جی۔ میڈم! تھوڑا، میڈم! میڈم! میڈم! ایک دفعہ آپ تھوڑا، تھوڑا سا یہ چيف منسٽر صاحب! یہ سیکرٹری انوائرنمنٹ جو ہے یہ تقریباً تیسرا چوتھا کونسیجین ہے، اس کا کوئی Response نہیں دیتا تو Kindly آپ خود اس کا نوٹس لیں اور جو بھی ڈسپلنری ایکشن ہے، اس کے خلاف (تالیاں) نہیں، یہ تقریباً آج چار کونسیجین آئے ہیں، کسی کا جواب نہیں آیا ہے۔ جی کونسیجین نمبر 1540، صالح محمد صاحب، (موجود نہیں)۔ 1550، صالح محمد صاحب، یہ بھی Lapsed ہے۔ افتخار علی مشوانی، اس کا بھی Lapsed۔ حبشید خان، کونسیجین نمبر 1456۔

\* 1456 \_ جناب حبشید خان: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا محکمہ ماحولیات امسال شجرکاری مہم شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع مردان کی کن کن سڑکوں، نہروں اور علاقوں میں شجرکاری مہم شروع کی جائیگی، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ماحولیات امسال وسیع پیمانے پر شجرکاری مہم شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ب) ضلع مردان کی مختلف سڑکوں، نہروں اور علاقوں میں شجرکاری مہم شروع کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے:

مختلف علاقوں میں شجرکاری مہم کی تفصیل:

نمبر شمار	مقام	تعداد پودہ جات	رقبہ (ایکڑ)
1	برینگن I (رستم)	34365	79
2	چچاڑ (کاملنگ)	10875	25

25	10875	صوابی انٹر چینج	3
29	12615	تحت بھائی بلاک	4
29	12615	پر خوڈھیری	5
28	12266	پر مولی (رستم)	6
28	12266	میر علی I (رستم)	7
28	12266	شیر درہ (رستم)	8
28	12266	میر علی II (رستم)	9
28	12266	تازہ گرام کا ٹلنگ	10
28	12266	طور و میرہ	11
25	10875	برینگن II (رستم)	12
133	58000	دفاعی ادارے	13
86	37500	تعلیمی ادارے	14
240	104540	عوام الناس	15
839	365856	ٹوٹل	

نہروں اور سڑکوں کے کناروں پر شجرکاری مہم کی تفصیل:

نمبر شمار	مقام	تعداد پودہ جات	رقبہ (ایونیو کلو میٹر)
1	طور و میرہ	12615	38
2	مچھی برانچ (رستم)	9570	29
3	مچھی برانچ (کا ٹلنگ)	3300	10
4	مچھی برانچ (رستم)	2640	08
5	مین کنال تحت بھائی	2640	08
	ٹوٹل	30765	93

جناب جمشید خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ د دے سوال محکمہ مالہ جواب راکرے دے چي په مختلفو علاقو کبني تين لاکھ 65 هزار 856 ونې کرلې شوې دی او د سرکونو او د نهرونو په غاړه باندي 30 هزار 765 ونې کرلې شوې دی۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: جی۔

جناب جمشید خان: دا ډیره د افسوس خبره ده جی، یو دومره غټه محکمہ ده او ټول د نهرونو او د سرکونو غاړې بالکل دغه شان بر بندې پر تې دی او د فارستری په ژبه کبني دې ته Tree mines وائی، د سرکونو غاړې ته او د نهرونو غاړې ته Tree mines وائی، نو ډیره د افسوس خبره ده چې بالکل محکمہ په دیکبني هیش قسمه دلچسپی نه اخلی نو زه د Concerned Minister Sahib نه دا دغه کوم چې د دې ما ته کلیئر نس وکړی۔

جناب سپیکر: جناب اشتیاق امر صاحب بے چاره آج ہی آیاهے اور آپ لوگوں نے دیا ہے تو۔۔۔۔۔  
معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر! په دې سلسلې کبني دا عرض دے چې په مردان صوابی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔  
معاون خصوصی برائے ماحولیات: هغلته چې کوم بوټی لگیدلی دی، د هغې تعداد دے سات هزار 956 جی خو هغه چې کوم Ban لگیدلے دے چې یره کوم کتائی باندي Ban لگیدلے دے نو بد قسمتی نه دغه ونې په هغې کبني راغلې دی۔

جناب سپیکر: جی اشتیاق خان!  
معاون خصوصی برائے ماحولیات: هم دا دے کنه جی، 1456 دے دا دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اشتیاق صاحب!  
معاون خصوصی برائے ماحولیات: نه 1456 سوال دے جی۔

جناب سپیکر: نه، کیا؟  
معاون خصوصی برائے ماحولیات: سر جی، دا بل دا سوال دے جی، زه درته وایم جی۔ نه، دوئی چې کوم سوال او کړو د دې سره Related دے جی، هغه هم دا سوال دے



جی۔ پہ دیکھنی جی پہ ضلع مردان کبھی او پہ کوم کوم کھائی کبھی چہ دا مونبر د شجرکاری مہم شروع کرے دے، پہ ہغی کبھی جی رستم دے، کاتلنگ دے، صوابی، تخت بھائی او پرخو ۛھیری، رستم، شیر درہ، میر علی، تازہ گرام او دغہ شان نورہ سلسلی ہم روانہ دی جی، نو پہ دغہ سلسلہ کبھی دوی سرہ خو زما خیرہ ہم او شوہ او ان شاء اللہ چہ کوم کارونہ کبھی، دھغی نہ بہ دوی تائم تائم سرہ خبروؤ خو چہ خومرہ بوتی ہم لگی، دوی بہ خبروؤ ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی جمشید صاحب، سوال نمبر 1457۔

\* 1457 \_ جناب جمشید خان: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان اور صوابی میں سڑک اور نہر کے کنارے خشک / سوکھے درخت موجود ہیں جن کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اضلاع میں خشک درختوں کی تعداد کتنی ہے، آیا حکومت ان درختوں کو نیلام کرنے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع مردان اور صوابی میں سڑکوں اور نہروں کے کنارے مختلف اقسام کے سوکھے درختان موجود ہیں۔

(ب) ضلع مردان اور صوابی میں خشک درختان کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ضلع	تعداد خشک درختان
صوابی	5481
مردان	2475
کل	7956

صوابی کینٹ خیبر پختونخوا نے خشک اور وند ڈال درختان کی کٹائی پر مورخہ 30-12-2013 پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے، بحوالہ محکمہ ماحولیات مراسلہ نمبر /V366/2012/ED/SO(Tech)/1534 XVI مورخہ 03-02-2014۔ (کاپی ملاحظہ کی گئی)

جناب جمشید خان: زموں پہ مردان او پہ صوابی کبھی جی د سپر کونواو د نہرو نو پہ غارہ بانڈی وچہ ونہی ولا رہی دی او دھغی د ضائع کیدو خطرہ دہ، بالکل خدشہ

ٹی دہ، خلق ٹی د شپہ پہ غلا باندہی وہی۔ دوئی ما لہ جواب را کرے دے چہ یرہ پہ وچو ونو باندہی حکومت پابندی لگولہ دہ۔ تھیک دہ پابندی ہغہ زہ منم خود محکمہ سرہ خیل یو طریقہ شتہ دے، دوئی د پخیلہ باندہی کپ کری، پہ گودام کبہی د کیردی چہ کلہ ٹی بیا لکہ نیلام کوی، نیلام بہ ٹی کری خو یو خیال اوساتی، ہسہ نہ چہ ونہ د ویخ نہ وہی او لکہ ویخ ٹی کورتہ وری او دغہ۔۔۔۔

(تہتہ)

جناب سپیکر: ٹائم بھی ختم ہو چکا ہے، جو باقی وہ میں، جناب کریم صاحب، 1501۔

\* 1501 \_ جناب عبدالکریم: کیا وزیر صنعت و حرفت و ٹیکنیکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں میرے حلقہ میں یونین کونسل انبار میں گورنمنٹ ووکیشنل ٹیکنیکل سنٹر (میل) اور یونین کونسل تورڈھیر میں گورنمنٹ ووکیشنل ٹیکنیکل سنٹر (خواتین) کی منظوری ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ٹیکنیکل سنٹر کیلئے زمین کی خریداری ہوئی ہے، اگر نہیں تو کیا کرائے کی جگہ / بلڈنگ لی جا چکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب عارف یوسف پارلیمانی سیکرٹری نے پڑھا): (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں یونین کونسل انبار میں گورنمنٹ ووکیشنل ٹیکنیکل سنٹر (میل) منظور ہو چکا تھا جبکہ یونین کونسل تورڈھیر میں گورنمنٹ ووکیشنل ٹیکنیکل سنٹر (خواتین) منظور نہیں ہوا۔

(ب) دونوں سکیموں کیلئے کوئی خریداری نہیں کی گئی ہے اور نہ کرائے کیلئے کوئی جگہ لی گئی ہے یعنی پالیسی کے تحت حکومت نے نئے اداروں کے قیام کو مؤخر کیا ہے اور اصلاحات پر ترجیح دی ہے۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کوئسچن نمبر 1501۔ د پیار تہمنت ما لہ جز (الف) و (ب) جواب را کرے دے۔ (ب) کبہی لیکری چہ د حکومت د پالیسی د لاندہی چہ کوم انبار کبہی تیکنیکل سنٹر منظور شوے وو، د نوہی پالیسی د لاندہی ہغہ نہ جو ریری۔ جناب سپیکر صاحب! چہ کلہ صوابی یونیورسٹی گاؤں انبار کبہی جو ربدہ نو دلته تیکنیکل سنٹر موجود وو، ہغہی وخت سرہ ہغہ تیکنیکل سنٹر یار حسین تہ لارو او انبار کلی ہغوی قربانی ور کرہ او ہغلته د صوابی

یونیورسٹی بنیاد کی بنیاد لے شو۔ زما دا ریکویسٹ دے چہ ہغہ ٹیکنیکل سنٹر  
 خوزمونو۔ د دہ انبار کلی حق وو نو کہ نوے نہ جو پیری نو ہغہ خونوے نہ دے ،  
 نو مہربانی د وکری چہ دیپارٹمنٹ او ستاسو چیئر تہ دا ریکویسٹ دے چہ د  
 انبار چہ کوم ٹیکنیکل سنٹر وو، ہغہ زور دے او ہغہ د بحال شی۔ مہربانی بہ  
 وی جی۔

جناب سپیکر: زما خیال دے تہ ہم مونو پہ دہ نور خیلو خلقو بانڈہ دغہ کوہی۔  
 عارف یوسف بہ۔۔۔۔۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): تھینک یو سر، مہربانی، شکریہ۔ سر، عبدالکریم صاحب کا میں  
 شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سر! اس میں جو سوال ہے، اس کا ڈائریکٹ اور کلیئر اس میں بڑا آسان جواب دیا گیا ہے  
 کہ ایک جو گورنمنٹ وو کیشنل ٹیکنکل سنٹر ہے (میل)، وہ منظور ہو چکا ہے، باقاعدہ اے ڈی پی 14-2013  
 میں، لیکن یہ جو خواتین کا وہ، اس میں ہمارا جو اپنا فنانشل اور جو ہمارے فنانشل ہیں اس میں کر کے اگر دیکھ لیں  
 گے، اگر کریم صاحب میرے ساتھ، سیکرٹری صاحب کو بھی بلا لیتے ہیں، بیٹھ کے اس میں میں آپ کو، بلکہ  
 بریک میں بیٹھ کر ان سے بات کر لیتے ہیں اور کلیئر کر لیتے ہیں۔ اس کو جی بریک کے اندر ہی کر لیتے ہیں، اس  
 کو جی اگر آپ کہیں تو ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Question`s Hour is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1422 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سابقہ صوبائی حکومت نے پانچ فیصد رائلٹی مائنز ایریا میں استعمال کرنے کی منظوری دی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت تجارت کو فروغ دینے کیلئے ان متاثرہ علاقوں کو مراعات  
 دینا چاہتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ حکومت کے پاس محکمہ معدنیات کی  
 موجودہ جمع شدہ رائلٹی کی رقم کتنی ہے، پیداواری شرح کے حساب سے بونیر ماربل رائلٹی میں حلقہ پی کے 79  
 کا پانچ فیصد کے حساب سے کتنا حصہ بنتا ہے، نیز حکومت کب تک اس کو پروڈکشن ایریا میں استعمال کرے  
 گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں، یہ بات صحیح ہے کہ سابقہ حکومت نے پانچ فیصد رائلٹی مائنز ایریا میں استعمال کرنے کی منظوری سال 2010 میں دی تھی اور یہ رقم مائنز اونرز کو سہولیات بہم پہنچانے کیلئے مخصوص کی گئی ہے۔

(ب) حکومت خیبر پختونخوا نے معدنیات پر مختلف شرح سے رائلٹی عائد کی ہے۔ رائلٹی کی مد میں حاصل شدہ رقم درج ذیل ہیڈ آف اکاؤنٹ C03808- Receipt under Mines & Oil fields and Mineral Development Act کے تحت صوبائی خزانہ میں جمع کی جاتی ہے جو کہ صوبائی حکومت مختلف مدوں میں بشمول معدنیات پر خرچ کرتی ہے۔ سال 2010 سے 2014 تک معدنیات پر رائلٹی کی مد میں 2 ارب 81 کروڑ کی رقم وصول ہوئی ہے جس کا پانچ فیصد کے حساب سے 140 ملین روپے بنتے ہیں اور یہ فنڈ متعلقہ علاقوں میں مائنز اونرز اور کان کنی کیلئے سہولیات بہم پہنچانے کیلئے مختص کی گیا ہے۔

(ج) ملاکنڈ ڈویژن میں سال 2010 تا 2014 تک رائلٹی کی مد میں مبلغ -/17,31,04,097 روپے کی رقم وصول کی گئی ہے اور اس رقم کا پانچ فیصد مبلغ -/71,55,205 روپے بنتے ہیں۔ رائلٹی کا پانچ فیصد کے حساب سے مختص شدہ فنڈ کو متعلقہ علاقوں میں استعمال کرنے کیلئے محکمہ ترقی معدنیات طریقہ کار وضع کر رہا ہے اور اس سلسلے میں محکمہ مالیات سے رجوع کیا گیا ہے تاکہ اس فنڈ کو ایک علیحدہ اکاؤنٹ میں رکھا جاسکے اور اس رقم کو شفاف طریقے سے مائنز مالکان کی تنظیم اور عوامی نمائندوں کے باہمی مشورے سے فائدہ مند کام میں استعمال کیا جاسکے۔

1454 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ عسکریت پسندی اور اس کے خلاف آپریشن کی وجہ سے بونیر کا کاروباری طبقہ بالخصوص ماربل برنس سے وابستہ لوگ بہت متاثر ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ متاثرین کے نقصانات کے ازالے کیلئے سمیڈانامی پراجیکٹ نے سروے کر کے مالی تعاون کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو متاثرین کے ساتھ ہونے والے مالی تعاون کی مقدار، متاثرین کے نام اور کاروباری کمپنی کی تفصیل کی لسٹ فراہم کی جائے، نیز جو لوگ رقم وصول کر چکے ہیں، ان کی بھی لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) حکومت خیبر پختونخوا اور فائنا سیکرٹریٹ نے عالمی بینک کی فنی اور انتظامی تعاون سے ایک منصوبہ بعنوان "معاشی بحالی برائے خیبر پختونخوا اور فاتا"، (ERKF) Economic Revitalizing in "Khyber Pakhtunkhwa and FATA" شروع کیا ہے۔ مذکورہ منصوبے کیلئے مختلف عالمی دوست ممالک نے گرانٹ کی صورت میں امداد فراہم کی ہے۔ منصوبے کا 70% حصہ خیبر پختونخوا بشمول ضلع بونیر اور فاتا کی چھوٹی اور درمیانی صنعتوں ایس ایم ایز کی بحالی کیلئے مختص ہے جس پر عملدرآمد کی ذمہ داری سمیڈا کے پاس ہے۔

(ج) متاثرہ صنعتوں کی بحالی مذکورہ بالا منصوبے کے تحت عالمی بینک کے تعاون سے ایک طے شدہ طریقہ کار کی روشنی میں کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں بونیر سے اب تک 251 درخواستیں موصول ہو چکی ہیں جن میں 78 متاثرہ صنعتوں کیلئے نو کروڑ 10 لاکھ روپے منظور ہو چکے ہیں جن میں سے 19 ایسے صنعتوں کو فنڈز دیئے جا چکے ہیں اور باقی ماندہ کو قواعد و ضوابط کی تکمیل کے فوراً بعد ادائیگی ہوگی۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

1540 \_ جناب صالح محمد: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ حکومت نے تمام پٹواری حضرات کے مددگار منشیوں کا خاتمہ کر دیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ حکومت کے وجود میں آنے سے اب تک کتنے پٹواریوں کے خلاف کارروائی کی گئی، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال): (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ حکومت کے وجود میں آنے کے بعد جن پٹواریوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، ان کی حلقہ وائز تفصیل ذیل ہے:

ضلع پشاور

نمبر شمار	نام پٹواری	نام پٹوار حلقہ	کارروائی
1-	امجد خان	نو تھیہ	معطل / انکواری جاری ہے
2-	مکمل شاہ	ملکنڈھیر	معطل / انکواری جاری ہے

مندرجہ بالا پٹواریوں کے ساتھ منشی کام کرتے تھے جن کو MPO 3 کے تحت جیل بھیجا گیا ہے۔

#### ضلع مردان

پٹواری فضل مالک کو منشی رکھنے کے الزام میں نوکری سے برطرف کیا گیا ہے جبکہ در کامل پٹواری کو منشی رکھنے کے الزام میں شوکانوٹس جاری کیا گیا ہے، مزید کارروائی زیر تجویز ہے۔

#### ضلع ایبٹ آباد

صوبائی حکومت کے جملہ احکامات کی سختی سے پابندی کی جا رہی ہے۔ دریں اثناء موجودہ حکومت کے وجود میں آنے سے اب تک درج ذیل پٹواریوں کے خلاف صوبائی حکومت کے احکامات کی تعمیل نہ کرنے پر تادیبی کارروائی کی گئی۔

نمبر شمار	نام پٹوار حلقہ	سزا بعد از انکواری
1-	عادل نواز پاوا	Reduction to lower stage in time scale (one year stage)

2-	نثار عزیز دھستوڑ	Exonerate
3-	نیاز خان دھستوڑ-II	Exonerate
4-	ذیشان خان جدون کسکی	Censured
5-	شاہ مراد تھنہ	Censured
6-	تنویر احمد میر پور	Censured

مذکورہ پٹواریان کے خلاف منشی رکھنے کے الزام میں انکواری کی گئی تھی تاہم مذکورہ پٹواریان نے تحریری طور پر معافی بھی مانگی اور آئندہ کے لئے منشی نہ رکھنے کا عہد کیا جس پر ان کو تنبیہ دی گئی۔ درج بالا اضلاع کے علاوہ ڈی سیز نے رپورٹ دی ہے کہ ان کے اضلاع میں پٹواری کے پاس منشی نہیں ہے۔

1550 \_ جناب صالح محمد: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں جنگلی حیات کی ترقی و ترویج کے لئے سرگرم عمل ہے؛

(ب) صوبہ میں کل کتنے وائلڈ لائف پارکس موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ نے جنگلی حیات کی افزائش نسل کے

بارے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، نیز مذکورہ پارکس میں کون کونسے جانور اور پرندے پائے جاتے ہیں، ان کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) صوبہ میں کل سات وائلڈ لائف پارکس موجود ہیں۔

(ج) مذکورہ پارکس میں جنگلی حیات کی افزائش نسل اور توسیعی پروگرام کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف قسم

کے جانور اور پرندے رکھے جاتے ہیں اور یہ پارکس درج ذیل اضلاع میں قائم کئے گئے ہیں، نیز محکمہ جنگلی حیات ضمیمہ I کے تحت درج ذیل اقدامات کر رہا ہے:

نمبر شمار	نام پارک	ضلع	اقسام جانور	اقسام پرندے
1	کوئل وائلڈ لائف پارک	کوہاٹ	اڑیال، چنکارہ، پاڑہ ہرن	رینیکڈ فرنٹ، سلور فرنٹ، مور، کوچ، سفید فرنٹ، سبز فرنٹ
2	تانڈہ وائلڈ لائف پارک	کوہاٹ	نیل گائے، پاڑہ ہرن	---
3	توغ منگارہ وائلڈ لائف پارک	کوہاٹ	اڑیال، چنکارہ	---
4	منگلوٹ وائلڈ لائف پارک	نوشہرہ	چنکارہ، چیتل، کالا ہرن	---
5	چراٹ وائلڈ لائف پارک	نوشہرہ	اڑیال	---
6	نظام پور وائلڈ لائف	نوشہرہ	---	---

			پارک (زیر تعمیر)	
7	ملائڈ وائلڈ لائف پارک	ملائڈ	چیتا، گورال، اڑیاں	کالا تیترا، بھورا تیترا، رینیکڈ فرنٹ، سلور فرنٹ، لیڈی امیرسٹ فرنٹ، بلیک شوڈر فرنٹ، پیڈ فرنٹ، سفید ریوز، ہندوستانی مور

(a) محکمہ جنگلی حیات صوبہ بھر میں 117.325 ملین روپے کے اے ڈی پی پروگرام برائے سال-2013  
14 پر عملدرآمد کر رہا ہے۔

(b) مندرجہ ذیل افرادی قوت کے ذریعے وائلڈ لائف کے تحفظ کا کام سرانجام دینے کی سعی میں لگا ہوا  
ہے:

نمبر	نام وائلڈ لائف ڈویژن	حدود (اضلاع)	تعداد فیلڈ ورکرز					
			ڈی ایف او	ایس ڈی ڈبلیو او	ریجن آفیسر	ڈپٹی ریجنر	ہیڈ وائلڈ لائف واچر	وائلڈ لائف واچر
1	پشاور	پشاور، نوشہرہ، چارسدہ	1	2	1	9	1	53
2	مردان	مردان، صوابی	1	2	2	10	4	32



81	3	11	2	1	1	کوہاٹ، کرک، ہنگو	کوہاٹ	3
27	-	10	2	1	1	بنوں، کئی مروت	بنوں	4
62	2	8	4	1	1	ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک	ڈی آئی خان	5
30	1	6	-	3	1	ایبٹ آباد، ہری پور	ایبٹ آباد	6
7	-	2	1	-	1	بگرام، تورغر	بگرام	7
26	1	5	-	1	1	مانسہرہ	مانسہرہ	8
19	-	5	2	-	1	ملاکنڈ	ملاکنڈ	9
21	1	3	1	1	1	دیر لور، اپر دیر	دیر	10
37	-	8	1	1	1	سوات، شانگلہ	سوات	11
19	2	8	3	-	1	بونیر	بونیر	12
56	2	5	1	1	1	چترالی	چترال	13

12	-	3	1	1	1	چترال گول نیشنل پارک	چترال گول نیشنل پارک	14
13	-	5	1	1	1	کوہستان	کوہستان	15

1532 \_ جناب افتخار علی مشوانی: کیا وزیر اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سابق وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر ضلع مردان کے مختلف مساجد کو رقم دی گئی تھیں؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن مساجد کو کس کے ذریعے کتنی رقم دی گئی، نیز مسجد کے نام بمعہ گاؤں اور رقم کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ، اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ضلع مردان کی مساجد کو رقم دی گئی تھیں۔

(ب) ضلع مردان میں واقع مسجد ابو بکر صدیق، سیکٹر جی، شیخ ملتون ٹاؤن مردان کو مبلغ -/1000,000 روپے ادا کئے گئے تھے۔

1533 \_ جناب افتخار علی مشوانی: کیا وزیر اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سابق وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے تحت ضلع مردان کے مختلف مقبروں کیلئے رقم فراہم کی گئی تھی؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن مقبروں کو کس کے ذریعے رقم دی گئی، مقبروں کے نام بمعہ گاؤں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ، اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے تحت ضلع مردان کے مختلف مقبروں کیلئے رقم فراہم کی گئی تھی۔  
(ب) جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جز (الف) کا جواب اثبات میں نہیں بلکہ نفی میں ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اچھا یہ کچھ معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں ہیں: جناب عنایت اللہ خان صاحب، وزیر بلدیات 12-05-2014 تا 23-05-2014؛ جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے-12-05-2014؛ جناب رشاد خان صاحب، ایم پی اے 12-05-2014؛ جناب ضیاء الرحمان صاحب، ایم پی اے 12-05-2014؛ جناب محمد علی ترکئی صاحب، ایم پی اے 12-05-2014؛ جناب افتخار مشوانی صاحب 12-05-2014؛ جناب محمد عارف خان صاحب 12-05-2014۔ یہ منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں، منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Ali Shah, MPA, to please move his adjournment motion No. 79, in the House.

سید محمد علی شاہ: دیر مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے اور وہ یہ کہ زکوٰۃ کمیٹی کے چیئر مینوں میں میرٹ اور انصاف کو پامال کر کے مخصوص پارٹی کے لوگوں کو تعینات کیا گیا ہے جو کہ خلاف انصاف ہے۔

جناب سپیکر صاحب، زما پہ خیال چہی پہ دہی بانڈی دیر مخکبہی ہم بحث شوے دے او پہ 22/23 اضلاع کبہی چہی کوم زمونہ د سترکت چیئر مینان دی جی، ہغوی صرف دیوہی پارٹی سرہ تعلق ساتی۔ نن زہ منسٹر صاحب ناست دے پخپلہ خو دیر بنہ سرے دے جی خوزہ صرف دا تپوس ترہی کول غوارم چہی یرہ دوئ ہمیشہ د میرٹ او د انصاف خبرہ کرہی دہ، زہ صرف دا وایم چہی یرہ دہی پارٹی نہ علاوہ نور پہ میرٹ کبہی نہ راخی جی شوک، کہ صرف جماعت اسلامی کبہی دننہ د میرٹ او د انصاف خبرہ شوہی دہ جی؟ نن ہغہ کسان ہم د سترکت چیئر مینان شوی دی جناب سپیکر صاحب! چہی کوم چا الیکشن کرے دے او ہغہ کسانو پہ الیکشن کبہی بیللی دہ ہغہ ئی ہم نن د د سترکت چارسدہی زما پہ خیال د سکندر خان د حلقہی نن چیئر مین دے۔ جناب سپیکر صاحب، نن کہ مونہ لوکل زکوٰۃ کمیٹیو تہ او گورو نو زما پہ خیال چہی نہ ایم پی اے پہ اعتماد کبہی اخستلے شوے دے، نہ نور داسی مشران پہ اعتماد کبہی اخستلی شوی

دی، صرف د جماعت اسلامی ارکان چي کوم دی هغه نن د زکوٰۃ په چيئر مینانو په لوکل او په دسترکت باندي تعینات شوی دی۔ نو جناب سپیکر صاحب، یو طرف ته د انصاف او د میرټ خبره کيږي او بل طرف ته ما ته د صرف دا او وائی چي یره دا په میرټ باندي شوی دی او که نه صرف د جماعت اسلامی رکن او ارکان د دي Bound دی چي په دي صوبه کيږي به صرف د جماعت اسلامی چيئر مینان راځي۔ نو زه صرف دا تپوس ترې کول غواړم یا خود د میرټ او د انصاف خبره جناب سپیکر صاحب، څوک دلته نه کوی چي یو طرف ته د میرټ خبره کوی، بل طرف ته د انصاف خبره کوی او بل طرف ته داسي حرکات کيږي نو کم از کم ډبل سټینډرډ د دلته نه کوی، صفا د او وائی چي بهی نور څوک نه منو او صرف د جماعت اسلامی چيئر مینان به پکيږي وی لوکل او د جماعت اسلامی دسترکت چيئر مینان به پکيږي وی۔ نو جناب سپیکر صاحب، زمونږ دا ریکویسټ دے، دا خواست دے چي کم از کم ټھیک ده مونږ د دوی مینډيټ منو، په هغه علاقو کيږي چي کوم د جماعت اسلامی ایم پی ایز نشته، اوس زه د خپل دسترکت خبره کوم جناب سپیکر صاحب، هغلته نه د جماعت اسلامی ایم پی اے شته نه د جماعت اسلامی ایم این اے شته، نو آیا دا د دوی فرض نه جوړيږي چي زمونږ نه پکيږي دا تپوس او کړي چي یره په میرټ باندي کوم کس راځي او زکوٰۃ جناب سپیکر صاحب، دوی همیشه د پاره خدائے گواه دے چي سياسي دغه د پاره دوی استعمالوی، نو کم از کم زکوٰۃ کيږي سياسي مفادو د پاره او د سياسي دغه د پاره د زکوٰۃ کم از کم نه استعمالوی۔ (تالیاں) دا خوالیکشني دی، سیاست دے، مقابلي دی، هغه خو په خپل ځاني باندي خو کم از کم زکوٰۃ داسي یو شے دے چي کم از کم یو حقدار ته اورسي۔ نن هغه کسان به څه انصاف او کړي جناب سپیکر صاحب! چي چا په الیکشن کيږي بيللي ده او هغه کس ئے راوستے دے او د دسترکت زکوٰۃ چيئر مین کرے دے او ديکيږي Even جناب سپیکر صاحب، زه یو بله خبره کوم چي گورنمنټ سرونټ، لوکل زکوٰۃ کمیټو کيږي گورنمنټ سرونټس ئي هم راوستی دی او هغوی ئي د لوکل زکوٰۃ کمیټي چيئر مینان کړي دی نو گورنمنټ سرونټ به ولې دا، (تالیاں) دا زیاتے نه دے چي د گورنمنټ سرونټس د لوکل زکوٰۃ کمیټو چيئر مینان دی او هغه به زکوٰۃ

تقسیموی۔ نو زما دا خواست دے ز مونز دے خپل مشر تہ چہی کم از کم پہ دے خبرہ  
د نظر ثانی او کری۔ ډیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب، منسٹر۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا۔ مولانا لطف الرحمان صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب بات کریں گے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ محمد علی شاہ صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔ حضرت مولانا، حضرت مولانا لطف الرحمان صاحب! مبارک ہو، لیڈر آف اپوزیشن،  
آپ کو مبارک ہو جی۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: بڑی مہربانی جناب، بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو تحریک التواء محمد علی  
شاہ صاحب لیکر آئے ہیں، یہ زکوٰۃ کا جو مسئلہ ہے، یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے جناب سپیکر! اور میں تو پچھلی اسمبلی  
میں، شاہ فرمان صاحب جو بات کر رہے تھے کہ پسے ہوئے طبقات اور ان کو وہ ملنا چاہیے تو میں یہ سوچ رہا  
ہوں کہ اگر ہم پورے اس صوبے کو دیکھیں اور پورے صوبے میں زکوٰۃ کا طریقہ کار کمیٹیوں کا اس انداز  
میں ہو کہ اس میں صرف ایک ہی پارٹی کے لوگ وہ ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے آئیں اور زکوٰۃ حقدار تک پہنچی  
چاہیے جناب سپیکر! اور ظاہر بات ہے کہ ہمارے اس صوبے میں جو غریب لوگ ہیں، ان تک وہ زکوٰۃ پہنچی  
چاہیے اور اس کیلئے جناب سپیکر، اگر ہم زکوٰۃ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز لیتے ہوئے اس کو ہم Politicize  
کریں، پولیٹیکل لوگوں کو، پارٹیوں کو نوازنے کے حوالے سے ہم ایڈمنسٹریٹر بنائیں جناب سپیکر! تو پھر کیسے  
زکوٰۃ صحیح لوگوں تک پہنچ سکے گی؟ اور اس میں ہمارے جو ایم پی ایز ہیں، جو ہمارے یہاں اس سائڈ پہ اپوزیشن  
کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، میں تو یہ بھی سوچ رہا ہوں کہ حکومت کی سائڈ میں بیٹھے ہوئے لوگ، وہ بھی اس  
چیز سے محروم ہیں کہ ان سے کوئی مشاورت کی گئی ہو اور ان کے لوگ جو ہیں لوکل ایڈمنسٹریٹر یا ضلع کے  
ایڈمنسٹریٹر یا جو نیچے کمیٹیاں ہیں، ان کے ایڈمنسٹریٹرز لیے گئے ہیں تو جناب سپیکر، اس پر آپ کوئی رولنگ دیں  
اور اس حوالے سے کوئی بات سامنے آئے تاکہ ایک طریقہ کار کے تحت ایڈمنسٹریٹرز آئے اور پھر وہ صحیح معنوں  
میں زکوٰۃ لوگوں تک پہنچ سکے جناب سپیکر۔ تو یہ تو میرے خیال میں انصاف کے بھی خلاف ہے اور یہ

انصاف کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد انصاف نہ ہو تو حکومت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس چیز کو کوئی ایک لائن میں اور ایک لائحہ عمل کے تحت ایڈمنسٹریٹر نہیں اور صحیح معنوں میں لوگوں تک زکوٰۃ پہنچ سکے، غریب لوگوں تک پہنچ سکے۔ تو یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، یہ معمولی بات نہیں ہے لیکن اس کو اس انداز میں نہیں ہونا چاہیے کہ بس صرف ایک پارٹی کے ذمہ، وہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ ہم ہی دے سکتے ہیں اور باقی تمام ایم پی ایز کو اور تمام پارٹیوں کو یہاں تک کہ حکومت کو بھی Ignore کیا ہو۔ تو یہ گزارش ہے کہ اس کو ایک لائن دینی چاہیے اور ایک صحیح معنوں میں ایڈمنسٹریٹر آنے چاہئیں جو واقعی اس میں تمام حلقوں کی نمائندگی جو یہاں پہ ایک Share ہے، ان کی رضامندی بھی اس میں شامل ہو جناب سپیکر۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب، جناب حبیب الرحمان صاحب۔

جناب ارشد علی: جناب سپیکر صاحب! زہ پہ دہی باندھی خبری کول غوارم۔

جناب سپیکر: تو یہ جواب دیں گے، پھر اگر آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، موقع دیتے ہیں، اس کے اوپر ڈسکشن کرتے ہیں۔

جناب ارشد علی: جی۔

جناب سپیکر: اچھا آپ کو موقع دیتے ہیں۔ میرے خیال میں مولانا صاحب نے بہت Detailed بات کی ہے اور محمد علی شاہ باچانے۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): سپیکر صاحب! زما جی عرض دے۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر: تہو لو لہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب اور نلوٹھا صاحب بات کریں گے، اس کے بعد۔۔۔۔۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: تہو لو لہ جی موقع ور کرئی چہ خپلی خبری او کری، زہ بہ پہ یو خائی بانڈی وائند اپ کرم، ددغہ خبرو بہ پہ یو خائی جواب ور کرم۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، صحیح دہ۔ ہں سردار حسین۔۔۔۔۔

جناب ارشد علی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد موقع دیتے ہیں۔

جناب سردار حسین: شکر یہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! محمد علی شاہ باچا  
حقیقت دا دے چي بيا دي هاؤس ته يوه ڊيره اهمه مسئلہ چي ده هغه زمونږ د دي  
ټول ايوان توجه چي ده او بيا لطف الرحمان صاحب پري هم خبره او کړه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! اگر ہم اس کو بحث کیلئے باقاعدہ منظور کریں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جی؟

جناب سپیکر: تاکہ پوری ڈسکشن ہو جائے نا۔

جناب سردار حسین: بحث د پارہ ئي منظور کړو؟

جناب سپیکر: او بحث د پارہ۔

جناب سردار حسین: څنگه چي تاسو وايئ۔ سپیکر صاحب، داسې ده اول خو زمونږ،  
او دا زه به د دي وطن کومې کومې بدقسمتي شمارم، دا اجلاس چي مونږ  
ريکوزيشن کړے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه جی۔

جناب سردار حسین: که زه دا او گورم دلته د ميڊيا ملگري هم ناست دي، دا دومره  
لويه وقفه، مطلب دا دے چي اول خو تاسو امريکي ته تلي ويئ نو تاسو د امريکي  
نه پخیر راغلي او بيا دا چي عمران خان صاحب خو د امريکي نه بائیکاټ کړے  
وو او تاسو د هغه نه بغاوت کړے دے چي نه پوهيرم چي اوس (ټټهټه) د هغې  
به څه سزا وي؟ (تالیاں) سپیکر صاحب، دا اجلاس کينې لويه وقفه هغه  
راغله۔ بيا يو ورځ اجلاس اوشي او څلور ورځي اجلاس نه وي، زمونږ چي کوم  
يوولس نکاتي ايجنډا وه خدائے شته چي هغه ايجنډا خو په روزانه بنياد باندې  
د غسې لاره او دا هم مونږ ته پته ده چي د سباني ورځي ايجنډا چي ده، هغه لا تر  
اوسه پوري نشته نو ارادې بيا هم بنې نه دي، ما ته ارادې بنې نه لگی، بنه خبره

دا ده چې ريكويست مونږ دا كوؤ چې په دې اهمه مسئله باندې به لږه لږه مونږ خبره او كړو، په ځانې د دې چې تاسو د ډسكشن د پاره منظور كړئ.

جناب سپيكر: بسم الله، بسم الله.

جناب سردار حسين: مهرباني.

جناب سپيكر: بسم الله، بسم الله.

جناب سردار حسين: سپيكر صاحب، دا موجوده حكومت چې دے، د وئ په ډاگه دا خبره كوي چې په كوم وطن كښې انصاف نه وي، هلته مساوات نه وي، هلته ترانسپرنسي نه وي، هلته گډ گورننس نه وي، هلته عام سړي ته رسائي چې كوم دے تر حكمرانانو پورې نه وي، وائي هلته به دهشتگردي وي، هلته به بدامني وي، هلته به بې روزگاري وي او دا ټول مسائل چې دي دا به هلته وي او زه دا وایم چې يو كال د دې حكومت او شو، يو كال، 11 مئ باندې اليكشن شوي وو او نن 12 مئ ده، يو كال او شو، مونږ اوږو په اخباراتو كښې لوتې لوتې خبرونه راځي چې باقی دريو صوبو له دا تاثر وركيږي، وائي دلته گډ گورننس دے، دلته كړپشن نشته، دلته ترانسپرنسي ده او وائي دا صوبه چې ده دا به مونږ ماډل صوبه جوړوؤ. مونږ حيران په دې خبره يو، زكواة چې بيا به زمونږ وزير صاحب مونږ ته دا خبره كوي چې زكواة فرض دے او مونږ هم مسلمانان يو، مونږ دا گنډو چې زكواة فرض دے خو چې د دې تقسيم په داسې شكل باندې كيږي چې په دې باندې مونږ بحث هم كړے دے، د هغې نه مخكښې ذكر هم او شو چې د يو خاص سياسي جماعت چې هغه د دې حكومت اتحادی جماعت دے او زه دا هم گنډم او دا هم منم چې بايد چې دا حكومت به په دې خوشحاله نه وي خو هغه اتحادی جماعت په دې خفه كولے نشي، د هغې وجه دا ده كه هغه اتحادی جماعت د ځان نه خفه كوي نو بيا به اقتدار ته خطر راځي لهدا هغه اتحادی جماعت چې دے هغه د ځان نه خفه كول نه غواړي. پينځويشت ضلعي دي سپيكر صاحب، په دې صوبه كښې، زه په وثوق سره دا خبره كوم چې مونږ دا منو چې د زكواة د چيئرمينانو د انتخاب د پاره يو طريقه كار موجود دے خو دا لا څه خبره شوه چې د يو سياسي جماعت اميدواران، د يو سياسي جماعت عهديداران او د يو



سیاسی جماعت ڊیر ذمہ وارہ خلق چي دے ہغہ پہ داسي اہم منصب باندې کبنيولي شي چي ہغہ بذات خود جانبدارہ دي، آيا د هغوی نہ د غير جانبداري توقع چي ده دا مونبرہ خنگہ او کړو؟ سپيکر صاحب، دا په قول او په فعل کبني چي دومره لوئي تضاد دے، دا ډبل سټينډرډ دے، دا Dual standard دے چي يو طرف ته دا حکومت دعوې کوي چي راشي مونبر ته ئي په گوته کړي او بيا د تير يو کال نه د دې هاؤس دا 54 ممبران چي دا نيمه صوبه ده، د دې صوبې هرہ مسئلہ مونبر ئي په گوته کوؤ نہ چي مونبر پرې ورته د پاسه او دريرو او ډيره لويه بدقسمتي دا ده چي د حکومت هډو سترگي نشته، حکومت سره هډو دا احساس نشته۔ نن د دې ميډيا ملگرو ته هم زمونبر دا خواست دے چي يو د زکواة دا مسئلہ چي ده چونکہ نن بحث په دې خبره باندې دے، پکار دا ده چي د دې تحقيقات اوشي او هرہ ضلع د اوگوري او چي ما اسمبلئ ته سوال راؤرو چي دا د زکواة چيئر مينان چي د هغوی انتخاب شوے دے، د هغوی مونبر له سياسي يا سماجی پس منظر را کړي، هغه سوال هم زما Reject شو۔ سپيکر صاحب، دا ډيره لويه ناانصافي ده، دا ډير لوئي زياتے دے او زه دا گنرم چي يو طرف ته هغه د چا خبره دومره لويه ناانصافي کيږي، دومره لوئي زياتے کيږي او بل طرف ته باقي پاکستان له دا تاثير ورکيږي چي گني خدائے مه کړه، خدائے مه کړه دا صوبه چي ده دا ما ډل صوبه ده، بالکل دا دلته چي کوم کار روان دے، زه نن په دعوې سره دا خبره کوم چي دا په بلوچستان کبني هم نه دے روان چي د بدامني يو ډيره لړئ چي ده دا هلته روانه ده۔ بالکل Bad governance دے په هرہ شعبه کبني او بيا خاصکر دې اهو، دې اهو اهدافو سره او بيا په دې اهو مرحلو باندې چي دا کومه بي انصافي روانه ده د دې صوبې سره او د دې صوبې د دې خلقو سره، دا زمونبر ذمہ واري جوړيږي د اپوزيشن چي مونبر دلته دا آواز راپورته کړو او باقي پاکستان له هم دا ميسج مونبر ورکړو چي دلته د Bad governance يو بدترين مثال چي دے هغه په دې صوبه کبني روان دے، نه صرف مونبر مذمت کوؤ بلکه مونبر دا هم خبره کوؤ چي ان شاء اللہ په دې باندې به مونبر اپوزيشن کبنيو، دا نوره په مذمت باندې نه کيږي، ان شاء اللہ مونبر به د مزاحمت د پارہ لاره چي ده هغه به ټاکو او ان شاء اللہ د دې صوبې د پارہ به مخکبني۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! تہ لہر خپل Topic تہ لہر۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: مخکبھی روان یو۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یاسین! یہ نلوٹھا صاحب بات کر لیں۔

جناب یاسین خان خلیل: سپیکر صاحب! بھر خہ تنان راغلی دی، زہ دھغوی خبرہ کول غوارم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: چلو اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں، یہ نلوٹھا صاحب بات کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں کہ یہ جو ایشو ہے زکوٰۃ کمیٹیوں والا سر، یہ آج چوتھی دفعہ ڈسکس ہو رہا ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ حکومت ٹھس سے مس نہیں ہو رہی ہے اور جناب سپیکر صاحب، بڑے بڑے جلسوں میں تو نئے پاکستان کی امید لوگوں کو دی جاتی ہے کہ نیا پاکستان ہم بنا رہے ہیں، نیا پاکستان لارہے ہیں، میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ صوبہ خیبر پختونخوا والوں نے کیا زیادتی آپ کے ساتھ کی ہے؟ پہلے صوبہ خیبر پختونخوا کو نیا خیبر پختونخوا بنادیں پھر اس کے بعد نئے پاکستان کے نعرے لگائیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ انصاف والی حکومت تھی اور ہم یہ توقع رکھتے تھے کہ یہاں پہ انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں گے لیکن افسوس کہ باقی صوبوں میں شاید، باقی صوبوں میں شاید اتنا بڑا ظلم نہیں ہوا ہوگا، اتنی بڑی زیادتی صوبے کے عوام سے نہیں کی گئی ہوگی جتنی صوبہ خیبر پختونخوا، اچھا سپیکر صاحب! مزے کی بات یہ ہے کہ جتنی سیاسی جماعتیں ہیں، وہ اپنے سیاسی کارکنوں کو ضرور نوازنے کی کوشش کرتی ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، زکوٰۃ میں، زکوٰۃ میں اتنا بڑا ظلم، میں چیئر مین کی بات نہیں کرتا، چیئر مین تو انہوں نے پورے صوبے کے تمام اضلاع میں جماعت اسلامی کے لگائے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، جو ضلع کی کونسلیں بنی ہیں، ان میں بھی کسی اور سیاسی جماعت کے ورکرز کو یا آدمی کو نمائندگی

نہیں دی گئی ہے، ضلع کو نسل کے جتنے ممبرز ہیں، سارے جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر یونین کو نسل کے اندر جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں، وہ بھی جناب سپیکر صاحب! اسی طریقے سے جماعت کے لوگوں کی بنائی گئی ہیں۔ تو میں یہ گزارش کروں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ لوگ تھک گئے ہیں تو پھر بریک لے لیتے ہیں، تھوڑا بریک کر لیں گے۔  
سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! مطلب کی بات، مطلب کی بات حکومت سنتی ہے اور اس صوبے کے غریب عوام کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، اس ظلم کے اوپر کان تک حکومت نہیں رکھتی۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب، آج پانچویں دفعہ اپوزیشن کے تمام ساتھی چیخ چیخ کر اس زیادتی کے ازالے کیلئے آپ سے درخواست کر رہے ہیں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے اوپر رولنگ دیں کہ یہ جو نامزد کئے گئے ہیں زکوٰۃ کے امیدوار، چیئرمین اور ان کے ممبرز جو نامزد کئے گئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یاسین خلیل صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ نا انصافی ہے صوبے کے لوگوں کے ساتھ اور باقی لوگ مستحق نہیں ہیں زکوٰۃ کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: صرف جماعت اسلامی کے لوگ مستحق ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، نلوٹھا صاحب شکریہ، تھینک یو۔ یاسین خلیل صاحب۔

جناب یاسین خان خلیل: دیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اچھا، یاسین خلیل ایک بات کرنا چاہتے تھے۔

جناب یاسین خان خلیل: سپیکر صاحب! بھر د اسمبلی، د اسمبلی گیت کبھی دو تین سو تنان دا رکشہ ڈرائیورز راغلی دی جی، دوئی جی تقریباً 15 سال نہ پہ یونیورسٹی کیمپس کبھی رکشہ چلوئی او د هغوی نہ تقریباً آٹھ سو روپی اخلی او هغوی تہ ئی رجسٹریشن کرے دے، مخصوص رکشہ دی 80 تعداد دے د هغوی۔۔۔۔

جناب سپيڪر: ياسين خان! كه داسي او ڪرو چي دا Topic لڙ ختم ڪرو، د دي نه پس به تاله موقع در ڪرو، بيا چي خه دغه وي۔

جناب ياسين خان خليل: نه، زه دا وايم جي چي دا مشتاق غني صاحب د ورشي، هغوي وختي نه، دري گهنٽو نه احتجاج ڪوي۔

جناب سپيڪر: مشتاق غني صاحب! آپ اور شاه فرمان يا عاظم صاحب آپ ڪه ساڻه چله جائين تو اس ڪو دڪه لئس، ڪون؟ ايڪ دونسٽر زبھنج دي اس ڪه پيچھے۔ اچھائي۔

جناب ارشد علي: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: جي.جي۔

جناب ارشد علي: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شڪريه جناب سپيڪر۔ دا ڪوم خبره چي د زڪواة د ڪميٽيو ده، دغه مسئله جي زمونڊر د ضلعي هم ده۔ چونڪه دا جناب سپيڪر، يواڻي زمونڊر د ضلعي نه د دي غونڊي صوبي خبره ده خو ڪومه زمونڊر ضلع ڪبني، چارسده ڪبني چي ڪوم د زڪواة ڪميٽي چيئر مين مقرر شوي دے نو هغه د جماعت اسلامي Candidate دے او هغه هم زما د PK-19 نه هغه اليڪشن لڙا ڪرے دے چي هغه تقريباً يو 1100 ووٽ چي دے اخسته دے او هغه راغله دے نن د ضلع چارسدي د زڪواة ڪميٽي چيئر مين جوڙ شوي دے۔ زه به د خپل خان خبره او ڪرم چي (ٽالیاں) چي ما 28000 plus ووٽ اخسته دے او بيا هم د هغي نه علاوه زه منسٽر صاحب سره خو خله ڪنيناستيدم، منسٽر صاحب يوه خبره ڪوي چي مفاهمت سره به ڪار ڪوڙ، زه د منسٽر صاحب نه دا تپوس هم ستاسو په وساطت ڪوم چي آيا مفاهمت خه ته وائي؟ زڪواة ڪميٽي تقريباً ٽوله ضلع ڪبني پوره شوي، ڪمپليٽ شوي او منسٽر صاحب نن هم ما ته دا وائي چي مفاهمت سره به ان شاء الله ڪميٽي جوڙو او ما ورته وئيلي دي او زه ورته وايم، هغه وائي چي زه د زڪواة ڪميٽي چيئر مين وائي چي زه د خپل نظم نه علاوه چي د خپل تنظيم نه علاوه زه يو چيئر مين نشم جوڙولے، زه يو دغه نشم جوڙولے نو بيا څنگه دغه دے؟ منسٽر صاحب ما ته په جواب ڪبني دا هم وائي چي زما څوڪ نه مني، زما تنظيمونه نه مني او زه چي دے د دي نه ما استعفيٰ هم وركوله ڇڪه چي

زما تنظیمونہ منی نہ۔ (تالیاں) نوزہ دا وایم چہ آیا تاسو منستری، دوی لہ منستری تاسو ورکری دہ او دیکھا د انصاف خبری کیری نو دا زمونہ د دہی قوم سرہ، زمونہ د ضلعی د غریب عوامو سرہ نن ډیر زیات ظلم کیری چہ هغه د ضلعی کمیٹی چیئرمین چہ هغه چہ دے هغه ورتہ وائی د خپل امیر نہ چہ دے خط راؤرہ نو د هغی نہ پس به چہ دے تازہ رجسٹر د کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب ارشد علی: لہذا زمونہ چہ دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: د مونخ تائم دے۔ شاہ فرمان خان! تاسو خبرہ او کری او تاسو نہ پس به بیا حبیب الرحمان صاحب خپلہ دغه سرہ خبرہ او کری۔ شاہ فرمان صاحب۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہ کوئی اپنی بات نہ کرے تو پھر تو مزہ نہیں ہوتا، یہ تو۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی و اطلاعات): جناب سپیکر! میں ویسے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اپنی بات۔۔۔۔

وزیر آبنوشی و اطلاعات: جناب سپیکر! یہ حبیب الرحمان صاحب Technically respond کریں گے

لیکن میں یہ بحث، اسلئے اس میں Participate کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: دے به جواب نہ ورکوی، متعلقہ منسٹر به جواب ورکوی۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا جواب نہیں دیتا، یہ اس کو اپنا نقطہ نظر دیتا ہے۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! دے به جواب نہ ورکوی، متعلقہ منسٹر به جواب

ورکوی۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا! یہ اپنا نقطہ نظر دیتا ہے جی، منسٹر آپ کو جواب دیگا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر آبنوشی واطلاعات: جناب سپیکر! یہ بالکل ناانصافی ہے کہ اگر اپوزیشن کے سات ممبران۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: وہ دیکھا جواب۔

وزیر آبنوشی واطلاعات: اپوزیشن کے سات ممبران بولیں اور صرف ایک بندہ Respond کریگا، ہماری  
بھی رائے ہے، ان کو کیا پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے؟  
جناب سپیکر: انہوں نے کہا کہ۔۔۔۔۔

وزیر آبنوشی واطلاعات: ان کا ساتھ دے رہا ہوں یا ان کی مخالفت کر رہا ہوں، اس بحث کے اندر۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ شاہ فرمان! میں وضاحت کرتا ہوں، میں وضاحت کرتا ہوں، ایک  
منٹ، ایک منٹ شاہ فرمان! میں وضاحت کرتا ہوں، وضاحت وضاحت۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں چلو بریک کرتے ہیں، نماز اور چائے کیلئے وقفہ ہے۔ مولانا صاحب نے وقفہ کر دیا ہے  
جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: آرہے ہیں کہ نہیں؟

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ہال میں خاموشی تھی اور ساتھ گھنٹیاں بجتی رہیں)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے مزید گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا سودی قرضوں کا قانون مجریہ 2104)

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Usurious Loans Bill, 2014. Muhammad Ali Shah Bacha.

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترم جناب سپیکر، میں اس  
ایوان میں The Khyber Pakhtunkhwa, Prohibition of Usurious Loans Bill, 2014 پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands laid.

ترمیمی مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا  
(خیبر پختونخوا رجسٹریشن مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Revenue Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Registration (Amendment) Bill 2014. Honourable Minister for Revenue.

جناب علی امین خان (وزیر مال): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Registration (Amendment) Bill, 2014, in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa.

Mr. Speaker: It stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا  
(خیبر پختونخوا صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Mr. Arif Yousaf, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House, the Provincial Motor Vehicles, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2014.

Mr. Arif Yousaf (Parliamentary Secretary for Law): Thank you. I, on behalf of the honourable Chief Minister, beg to introduce the Provincial Motor Vehicles, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

ابھی کارروائی جہاں رہ گئی تھی، وہاں سے ہم شروع کرتے ہیں۔ اچھا جناب شاہ فرمان صاحب،

فرمان صاحب! آپ اپنے خیالات فرمائیں جی۔

## تحریر التواء

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ جس ایشو کے اوپر بحث ہو رہی تھی کہ دو چار دفعہ زکوٰۃ کمیٹیز کے اوپر بات ہوئی، اپوزیشن ممبران نے بھی تحفظات کا اظہار کیا اور چونکہ زکوٰۃ اور عشر کا معاملہ ہے تو جتنا بھی بندہ انصاف کرے لیکن اگر وہ انصاف ہوتا نظر نہ آئے تو اس کو ہم انصاف نہیں کہہ سکتے، لہذا ہاؤس کے ساتھ جو فیصلے ہوئے ہیں، In general اس کے اوپر Agreement ہے کہ سب کو اعتماد میں لیں گے، اس لحاظ سے جو فیصلے ہوئے ہیں، وہ منسٹر صاحب خود بیان کریں گے لیکن اپوزیشن کی ڈیمانڈ کہ اس کے اندر کوئی Rectification ہونی چاہیے، اس کے اوپر Consensus build ہونا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ زکوٰۃ کے پیسے ہیں تو اگر زکوٰۃ کے پیسے غلط خرچ ہو جائیں تو اس سے پہلے بھی اگر کسی سے یہ کوتاہی ہوئی ہے تو اس کی بہت بڑی پولیٹیکل سزا ملتی ہے، ہم نہیں چاہتے کہ آئندہ الیکشن میں ہمیں یہ سزا ملے کہ زکوٰۃ ہم نے اگر کوئی غلط تقسیم کی ہو، کوشش کریں گے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ Agreement میں ہیں، میرے خیال میں حبیب الرحمان صاحب تفصیل بتادیں گے کہ اپوزیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ دا تحریر التواء محمد علی شاہ باچا چچی کومہ راوڑی وہ، دا زما وروردے او دا دے دیر بنہ، زہ بہ Appreciate کوم چچی پہ یو دا سہی مسئلہ بانڈی چچی دننہ، دوئی تہ ہم کہ دیر زیات خفگان او گیلہ دہ خو بلکہ زہ د خیلو ملگرو، کولیشن پارٹنرز دے تحمل او برد باری تہ سلام پیش کوم، د دوئی چچی کوم احساسات دی، دا زما د خیلو ملگرو د دریاو رو پار تہو احساسات د دہی نہ زیات دی خو زہ دوئی تہ خراج تحسین پہ دہی پیش کوم چچی تر او سہ پورہ یعنی پہ زہ کبھی د تہلو، حکمہ مونہر خو سیاستدانان یو، ووت مو ہم اخستے دے او پہ ہر خانی کبھی مونہر دہوی او خیل کارکنان او طعنہ را کوی، نو د محمد علی شاہ باچا شکر یہ زہ پہ دہی ادا کوم او تاسو تہ بہ ہم درخواست پہ دہی بنیاد بانڈی چچی یرہ دا شے او پن کپڑی چچی زما دا ورونہ چچی کوم دے نو کم از کم غصہ خو بہ لکہ کمہ شی۔ زہ دغہ خبرہ نہ کوم یعنی تفصیلی خبری نہ کوم، چونکہ زما دا مجبور تیا دہ، قانون یو خہ وائی



او زمونږ په زړه کښې دننه سره زما کنه، دا اووایم چې گڼې د دوی احساسات دی گڼې زما دا نه دی، زما هم دا احساسات دی او ما ته دې خپلو ملگرو یعنی پینځه شپږ میاشتي یعنی دوی ما ته چې کوم ناکام کړی دے نو ځکه دوی ته خپل دغه، ځکه چې اپوزیشن خو اپوزیشن وی، د روایاتو مطابق مونږ ورونږه یو، یو هاؤس دے، د یو کشتی سوار یو، په دیکښې څه امتیاز او دغه نشته خو بهر حال د روایاتو مطابق مطلب دا دے چې زه د خپلو کولیشن پارټنرز چې کوم دے جی ځکه دا دغه پیش کوم جی دوی ما سره ډیر ناکام کړی دے - مشکل چې دے هغه قانون یو څه و وائی او زمونږ زړه بل څه وائی، د دې و چې نه مونږ ډیرې خبرې او کړو، زه هغې تفصیلاتو کښې نه ځم خو زما درخواست دے، دننه مونږه پوره ډیبيټ شاه فرمان او مونږ او زمونږ دې اپوزیشن ملگرو، مونږ به دا اووایو چې په دې دغه کښې دا خو چونکه 2011 ایکټ دے او دا تیر گورنمنټ کښې چې کله عشر او زکوة Devolve شو نو په 2011 کښې تیر حکومت یو لاء، یو قانون راوړی و او دا اوس کوم طریقہ کار د هغې قانون مطابق دے - سی ایم صاحب هم ناست دے، زما خو به دا درخواست وی، بجائے د دوی جوابونه کوم، زه Fully دغه یم خود هغوی جوابونو ته ځکه نه ځم چې دا بدمزگی نه پیدا کیږی، زه وایم چې یره د پارلیمانی پارټولیډران او سی ایم صاحب به یو دوه درې کسان نور هم د خپل دغه نه چې کوم دے دغه کړی او کمیټی ترې جوړه شی، سپیشل کمیټی او هغه په دیکښې چې کوم ځانې که په دې 'بل' کښې دوی امنډمنټ کوی، د امنډمنټ د پاره دوی تجاویز راوړی، د دې مسئلې د حل د پاره څه طریقہ کار راوړی بل حل ئے نشته - که چرې مونږ اوس وقتی طور، دوی ته ما اووئیل چې که وقتی طور مونږ یو خبره او کړو او په قانون کښې مونږ امنډمنټ نه وی راوړی نو دا مسئله به سبا بل حکومت وی، لس ورځې پس به بیا بل وی، بله ورځ به بل حکومت وی، بله ورځ به بل حکومت وی، د دې مسئلې یو صحیح حل، یو مستقل حل راویستل غواړی چې څنگه 2011 ایکټ دے، دغه شان په دې ایکټ کښې به مونږ امنډمنټ راوړو او په هغې باندې یو Deliberation پکار دے چې زمونږ دا دغه چې کوم دی پارلیمانی لیډران او زمونږ د طرف نه چې کوم دے نو کسان به سی ایم صاحب دغه او کړی او په هغې باندې یو پوره بحث

او ڪرو او دغه به راڻرو او په مفا همت باندې به دا مسئله مونږه حل ڪرو، سليڪٽ  
ڪميٽي د دغه ڪري۔

سيد محمد علي شاه: جناب سڀيڪر!

جناب سڀيڪر: ٻس، جناب محمد علي شاه صاحب۔

سيد محمد علي شاه: ڊيره مهرباني جناب سڀيڪر صاحب۔ شڪر دے چي منسٽر صاحب ته  
خو دا احساس دے چي په زره ڪنڀي هم دا وائي چي يره ڪار مڀ غلط ڪرے دے  
خو دا يو ڪميٽي زمونږ هم دا خوبنه ده چي يره ڪميٽي د پڪنڀي جوږه شي، سڀيشل  
ڪميٽي او زما دا ريكويست دے چي نن په دې هاؤس ڪنڀي اناؤنس ڪوئي او يو  
Time limit پڪنڀي ڪير دئي چي هسې نه چي ڪميٽي جوږه شي او درې مياشتي او  
خلور مياشتي ڪنڀي بيا د هغې ميٽنگ نه ڪيري، نو يو ٽائم پيريڊ ورله فڪس ڪري  
چي په هغه ٽائم ڪنڀي به مونږ د دې فيصله ڪوؤ۔ مهرباني۔

جناب سڀيڪر: جي منسٽر صاحب، حبيب الرحمان صاحب، جي۔

وزير زڪواة و عشر: دوئي وائي چي ما غلط ڪار ڪرے دے، زه خدائے گواه ڪوم ڪه په  
ديڪنڀي ما ڇه ڪار هم ڪرے وي، ما دلته اوس وضاحت هم ڪرے دے۔ دا خبره،  
ڇڪه دا خبره زه وضاحت ڪوم چي ما دوئي ته خپلي مجبور تيا گانې بيان ڪري چي  
دا مجبور تيا ده خو ما پخپله باندې په ديڪنڀي هيڃ قسم يعني ڇه ڪار نه دے ڪرے  
چي گنې زه لگيدلے يم ڇڪه دا وضاحت مڀ او ڪرو چي۔۔۔۔۔

جناب سڀيڪر: جناب، د ڪميٽي باره ڪنڀي تاسو چي ڪومه خبره او ڪره، ڪميٽي به  
تاسو ڇه طريقه باندې ڪوئي؟ منسٽر صاحب! په دې باندې تاسو Comments  
او ڪري چي دوئي چي ڪوم، چي ڪومه ڪميٽي تاسو Decide ڪره د هغې ستاسو ڇه  
پروسيجر دے۔

وزير زڪواة و عشر: زما خو جي دا عرض دے چي پارليمانی ليڊران به اخلو د هرې  
پارٽي۔۔۔۔۔

جناب سڀيڪر: پارليمانی ليڊرز چي دي۔

وزير زڪواة و عشر: تههيك شوه جي۔

جناب سپيڪر: سپيشل ڪميٽي پارلياماني ليڊرز او دوه دري ڪسان به د گورنمنٽ سائڊ نه هم نمائندگان شي۔

وزيرزڪوا۽و عشر: ما خو او وئيل ڪنه جي، گوره جي اوس سي ايم صاحب ناست دے، ففتي ففتي ممبران د واخلي او ڪه ما ته پڪبني As a Minister دغه راڪوي نو تههڪ ده۔

جناب سپيڪر: ستا نه بغير خو ناممڪنه وي ڪنه، ستا نه بغير خو به مڪمل نه وي۔۔۔۔۔  
وزيرزڪوا۽و عشر: نو هغه خو به زه۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نو زما خيال دے چي منسٽر چيئر ڪري۔

وزيرزڪوا۽و عشر: زه به دغه او ڪرم، تههڪ ده۔

جناب سپيڪر: هن جي منسٽر ئي چيئر ڪوي ڪميٽي، Definitely۔۔۔۔۔

سيد محمد علي شاه: پارلياماني ليڊرز به شي۔۔۔۔۔

وزيرزڪوا۽و عشر: هغه خو معلوم شو۔

سيد محمد علي شاه: ورسره د گورنمنٽ سائڊ نه۔۔۔۔۔

وزيرزڪوا۽و عشر: تههڪ ده۔

جناب سپيڪر: تههڪ ده جي، هغه منسٽر به چيئر ڪري او ورسره چي دے نو۔۔۔۔۔

وزيرزڪوا۽و عشر: دوي معلوم دي، مونر به۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: پارلياماني ليڊرز به ٽول شي ورسره، تههڪ شوه جي ڪنه، پارلياماني

ليڊرز تا سو به پڪبني خپل۔۔۔۔۔

وزيرزڪوا۽و عشر: مونر به خپل در ڪرو جي، نومونه۔

(قطع ڪلام)

وزيرزڪوا۽و عشر: صحيح ده، تههڪ ده۔

جناب سپيڪر: سپيشل ڪميٽي، سپيشل ڪميٽي۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! کہ سی ایم صاحب پخپلہ دیکنبی شامل شی  
نوبیا بنہ دہ۔

جناب سپیکر: نہ بیا لکہ تہ نہ کول غوارپی، سی ایم صاحب ڍیر مصروفہ دے کنہ،  
تھیک دہ سی ایم صاحب د خپل دغہ تہ او گوری۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! زہ د منسٹر صاحب ہم شکرہ ادا کوم جی، د شاہ  
فرمان صاحب ہم شکرہ ادا کوؤ او زمونر خو دا تجویز دے چي منسٹر  
انفارمیشن چي Spokes person دے، ترجمان دے د حکومت، زما یقین دا دے  
کہ دا کمیٹی هغوی چیئر کری نو زما یقین دا دے چي بنہ تجاویز بہ ہم راشی او  
زر بہ معاملہ حل شی۔

جناب سپیکر: دا Concerned Minister definitely یو دغہ وی خو هغه ستاسو  
خنکھ خوبنہ وی، تاسو، پینخہ کسان پارلیمانی لیڈرز شو، حکومت بہ خپل  
نومونہ راکری، هغوی پخپلہ نومونہ بہ دغہ کوی خپلہ، چیف منسٹر صاحب بہ  
نومونہ در کری۔

وزیر آبنوشی واطلاعات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان خان۔

وزیر آبنوشی واطلاعات: جناب سپیکر صاحب، زہ مشکوریم د خپلو ملگرو چي دوی  
زما نوم دغہ کرو خو پہ دې ایکٹ کنبی اختیارات د وزیر اعلیٰ صاحب سرہ  
داسی دی چي کہ کوم شی کنبی تبدیلی مونر راوستل غوارو نو هغه اختیار د  
وزیر اعلیٰ صاحب سرہ دے نو زہ وایم چي دا ذمہ داری بہ ہم پہ وزیر اعلیٰ  
صاحب واروؤ چي کہ مونر پہ کمیٹی کنبی Convince کوؤ چي پہ هغه ساعت  
آرډرز ایشو کوی چي دا داسی شوه ځکه چي مونر بہ پہ کمیٹی کنبی فیصلہ کوؤ  
او بیا بہ وزیر اعلیٰ صاحب لہ راخو نو چي نقد را سرہ ناست وی، د هغه تبلیغیانو  
خبرہ نو کار بہ اسان شی۔

جناب سپیکر: دس رکنی کمیٹی بہ شی، پینخہ بہ د اپوزیشن چي کوم پارلیمانی  
لیڈرز دی او پینخہ د گورنمنٹ چي کوم دغہ وی او چیف منسٹر صاحب کہ دغہ

وی نو بنہ دہ چیف منسٹر صاحب بیا دغہ کوی Preside کوی ، کہ خہ Decision کوئی۔۔۔۔۔

وزیر آبنوشی واطلاعات: مونر لبر صلاح کوؤ۔

جناب شاہ حسین خان: یو ہفتہ کبھی دننہ میتنگ او کری جی۔

جناب سپیکر: تائم خو۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: یو ہفتہ تائم ور کرہ چہ ہفتہ کبھی دننہ او کری۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: مونر بہ تا سوتہ رپورت در کرو۔

جناب سپیکر: بس دوئی بہ سبا خپل رپورت را کری مونر تہ، تہیک شو جی۔ او کے

جی۔ نیکست۔۔۔۔۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب۔

وزیر اعلیٰ: ہول ریکوسٹ کوی چہ یرہ زہ چیئر کرم نو او بہ ئی کرم Otherwise شوک ئی چیئر کوی ، اپوزیشن لیڈر ہم کہ چیئر کوی ما تہ اعتراض نشتہ دے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Next, Mr. Sikandar Hayat Khan, motion No. 84, adjournment motion.

جناب سکندر حیات خان: یرہ مہربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ ورسک روڈ کے علاقے پیر بالا اور متھرا کے درمیانی علاقے میں واقع سڑک انتہائی خستہ حالی کا شکار ہے جبکہ چھ مہینے سے اس پر جاری کام کو بھی روک دیا گیا ہے۔ اہلیان علاقہ کو آمد و رفت اور بالخصوص مریضوں کو ہسپتال تک لے جانے میں انتہائی دشواری کا سامنا ہے کیونکہ مذکورہ سڑک کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہے اور اہلیان علاقہ کو ایک طرف آمد

ورفت کا مسئلہ درپیش ہے جبکہ دوسری طرف تاجر برادری کو تجارتی سامان کی ترسیل میں مشکلات کا سامنا ہے۔ لہذا ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، دامالہ یو وفد راغلیے وو د PK-7 نہ اوزما خیال دے چہی د هغوی ایم پی اے صاحب خود لته کبھی اوس موجود نہ دی، گنہی هغوی به هم د دہی دغه کوی چہی په دہی روڈ باندہی کار شروع شومے وو خوبیا کار پرہی ډیر Slow دے او د هغہی د وجہی نہ خلقو ته ډیر تکلیف دے نو د دہی د پارہ مونبر دا ریکویسٹ کوؤ چہی کہ په دہی باندہی Concerned Minister Sahib چہی دے هغه دغه او کوی چہی په دہی باندہی کار د تیز کرے شی او د خلقو د علاقہی دا کوم تکلیف چہی دے چہی دیکبھی کمے راشی جی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، اکبر حیات خان۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! چونکہ دیکبھی نیم روڈ چہی کوم دے، هغه PK-8 کبھی هم راخی نو د هغہی پتہ نہ لگی چہی دا سہی ایند ډ بلیو سرہ دے دا کار، خو ک وائی دا د این جی اوز سرہ دے نو چہی د دہی هم لبر معلومات وشی چہی مونبر د چا نہ پسننه کوؤ، نو مونبر پخپله هم Pursue کوؤ خو د هغہی پتہ نہ لگی چہی دا خہ این جی اوز فنہ دے یا د سی ایند ډ بلیو فنہ دے یا د کومی محکمہی دے جی؟

جناب سپیکر: گورنمنٹ، Who will، کون Response کرے گا اس کو؟

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): جی سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): سر! یہ جو فرمایا گیا ہے کہ یہ روڈ ٹوٹل جو ہے یہ جو ورسک روڈ سے شروع ہوتا ہے، یہ پھر ورسک روڈ، شروع میں کنٹونمنٹ بورڈ کا علاقہ آتا ہے جی، اس کے بعد یہ پیر بالا تک جاتا ہے اور پھر اس کے بعد پیر بالا سے متھرا، یہ دو Steps ہیں اس کے جی۔ اس میں جو پہلا ہے ورسک روڈ، جس میں کنٹونمنٹ بورڈ کا بھی تھوڑا سا علاقہ ہے، یہ تقریباً ٹوٹل 16 کلومیٹر ہے اور یہ ’ڈبل وے‘ جا رہا ہے، درمیان میں اس میں سنٹر میڈیا ہے باقاعدہ، مسئلہ جو ہے یہاں تک نہیں ہے، اس سے آگے جو پیر بالا

سے متھراتک ہے، وہ چھ یاسات کلو میٹر بنتا ہے، پر اہلم وہاں پر ہے جی۔ اس میں یہ ہے کہ اس میں ہم نے جو اس میں بات کی ہے کہ اس میں ڈبل روڈ کے اوپر ہم کام کر رہے ہیں کہ اس روڈ کو بھی باقاعدہ ڈبل کیا جائے اور یہ جو اس سائڈ والا روڈ ہے جو پیر بالا تک تھا، یہ پی کے ایچ اے والوں نے کیا ہے اور یہ جو باقی روڈ ہے، یہ تقریباً چھ یاسات، یہ JICA کے فنڈ سے کیا جا رہا ہے اور اس کو مطلب فنڈ یا ڈونرز ہیں ان کے تھرو یہ کیا جا رہا ہے، تو اس میں باقاعدہ ہم نے ڈیٹیل میں لکھا بھی ہوا ہے کہ اس کو ان شاء اللہ دسمبر 2014 سے پہلے مکمل کر دیا جائے گا جی۔ شکریہ۔

### توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Mr. Shah Muhammad Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 321, in the House.

جناب شاہ محمد خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے پولیس شہداء کے لواحقین کی حوصلہ افزائی کیلئے شہید کے ایک بیٹے کو بطور اے ایس آئی بھرتی کرنے کے اقدامات بحوالہ نوٹیفیکیشن نمبر So (Police)HS/03.02.2000 مورخہ 17-10-2007 جاری کئے ہیں۔ بعد میں حالات کی موافقت سے ایسے شہداء کو بھی جو کہ شادی سے پہلے یا بغیر اولاد کے جام شہادت نوش کیا، ان کے ایک بھائی کو بطور اے ایس آئی بھرتی کرنے کے اقدامات صوبائی حکومت نے متذکرہ بالا نوٹیفیکیشن میں ترمیم کر کے اقدامات جاری کئے۔ اس صوبے کے ایسے شہداء پولیس بھی موجود ہیں جن کی اولاد میں سے کوئی اہل نہیں اور نہ ہی کوئی بھائی مذکورہ پوسٹ کیلئے اہل موجود ہوتا ہے، لہذا اس صورت میں شہداء کے قریب ترین رشتہ دار یعنی بھتیجا وغیرہ کی بابت مذکورہ بالا نوٹیفیکیشن میں کوئی ذکر موجود نہیں ہے جس کو بطور اے ایس آئی بھرتی کیا جائے جبکہ لواحقین شہداء کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا نامزد کردہ Candidate مذکورہ آسامی پر مامور ہو مگر صوبائی حکومت نے ایسے افراد کو شہداء کے کوٹے پر بھرتی کے بارے میں کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ مندرجہ بالا امور کو مد نظر رکھ کر صوبائی حکومت ہدایت جاری کرے کہ مذکورہ بالا نوٹیفیکیشن میں شہید کے لواحقین کی طرف سے نامزد رشتہ دار، بھتیجا وغیرہ کو بھی شامل کیا جائے تاکہ شہید کے لواحقین کا محکمہ پولیس کے ساتھ محبت کا رشتہ قائم رہ سکے اور ان کی محرومی کا ازالہ بھی ہو سکے اور شہید کے خون کے ساتھ

انصاف ہو سکے۔ مزید یہ کہ حکومت پنجاب نے شہداء پیکیج میں کافی اضافہ کیا ہے، لہذا خیر پختونخوا کے شہداء پیکیج کو بھی پنجاب کے برابر کیا جائے۔

جناب سپیکر! چہ کلہ د شہیدانو د بھرتی خبرہ اوشی نو داسی دیر شہیدان شتہ چہ د هغوی خوئی اهل نه وی، د هغه ورور اهل نه وی خو تقریباً د دہ دو فیصد به داسی وی، 98 فیصد به نور دغسی بھرتی کیری چہ کومہ پالیسی دہ او دو فیصد به داسی وی چہ هغه د دہ نہ محروم شی نو کہ دا دو فیصد محروم شی نو دا خوبہ انصافی دہ۔ جناب سپیکر، زہ دا غوارم چہ دا دو فیصد سرہ د انصاف وشی ولہ چہ دوئی ہم د خپل وطن سرہ مینہ کیری دہ او خپلہ وینہ ئی د دہ وطن د پارہ قربان کیری دہ خو دا جواب زہ د محکمہ خزانہ د منستریا د پارلیمانی سپیکر تری نہ غوارم۔ دا پہ خزانہ بوجہ نہ دے، نوے پوست نہ راخی چہ کوم پوست دے هغه یو پوست وی چہ د شہید پہ نام باندی نامزد شوے دے، پہ خزانہ ہیخ بوجہ نشتہ خو صرف دا دہ چہ مونر به انصاف ورکرو د شہید دہ وینہ تہ نو د دہ د پارہ زہ درخواست کوم چہ ماتہ دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فنانس منستریا خو نشتہ او شاہ فرمان صاحب به Response کوی ستا سو د جواب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی واطلاعات): جناب سپیکر، اس کے دو حصے ہیں، اس توجہ دلاؤ نوٹس کے۔ ایک تو یہ کہ اگر پنجاب کے اندر پیکیج زیادہ ہے اور یہاں کم ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ بالکل چونکہ ہمارے لوگ جو قربانیاں دے رہے ہیں اور سخت حالات سے گزر رہے ہیں تو یہ بالکل اگر پنجاب سے زیادہ نہ ہو تو پنجاب سے بالکل بھی کم نہیں ہونا چاہیے، اس سے اتفاق کرتے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب موجود ہیں، ان سے بھی یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جو پہلا پوائنٹ ہے، وہ اصولاً بالکل جناب سپیکر، صحیح ہے۔ اس کے اندر کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیے کہ جو بھی قربانی دے، جو شہید ہو جائے اس کی جگہ پر اس کا بھائی، اس کا بیٹا یا کوئی بھی فرد ہو، وہ کوئی نئی پوسٹ نہیں ہوتی، اس کی جگہ وہ آتا ہے لیکن ایک موڈ کے ساتھ بیٹھ کے اس پر بات کریں گے اور اگر ہاؤس سے بھی اس پہ Opinion آجائے کہ ایک تو فیملی کے اندر جو Defined چیزیں ہیں کہ اگر بھائی ہے تو وہ بھی کلیئر ہے، بیٹا ہے تو وہ بھی کلیئر ہے۔ یہ صرف جو مجھے Feedback اس تحریک کے



حوالے سے ملی، وہ یہ کہ اگر بھتیجا اور بھانجا جو کہ ان کا بھی حق ہے اور کسی کی حق تلفی بھی نہیں ہے لیکن اس کے اندر کون یہ Decide کرے گا کہ ان میں سے پھر کونسا بھتیجا حقدار ہے، کونسا بھانجا حقدار ہے، اس کے اندر کہیں کورٹس میں لوگ تو نہیں جائیں گے، کوئی Stay تو نہیں لیں گے، کوئی آپس میں لڑائی تو نہیں ہو گی؟ اس کی ذرا، اس کی نوعیت کے اوپر شاد مجد صاحب کے ساتھ اور بلکہ جو ہمارے آئریبل ممبرز ہیں، ان کا Viewpoint اور Input لے کے تو بندہ لینا، شہید کی فیملی کا جو Recommended بندہ ہے اس میں تو جناب سپیکر، کوئی دورائے ہے نہیں لیکن یہ Complications ہم دور کریں تاکہ بجائے اس کے کہ کسی کو فائدہ ہو وہ اور Litigation میں نہ پڑ جائے کہ اگر یہ پروسیجر واضح ہو جائے کہ کس کا حق بنتا ہے، اگر بھانجا اور بھتیجا ہے تاکہ اس میں ابہام نہ ہو تو جناب سپیکر، اتفاق کرتے ہیں اس تحریک کے ساتھ۔

جناب سپیکر: جناب شاہ محمد خان۔

جناب شاہ محمد خان: سپیکر صاحب، زہ نور د دی سرہ متفق یم ولہی چہی دا یو نوے قانون دے، جو رول دی او ترمیم دے پہ قانون کبھی نو د دی د پارہ دیو کمیٹی مقررہ شی چہی ہغہ دا فیصلہ او کری چہی د آئندہ د پارہ دیو کمیٹی مشکلات ہم نہ وی او شہید تہ خپل انصاف ہم ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔ ہاں محمد علی صاحب! محمد علی صاحب، یہ پارلیمانی سیکرٹری ہے، آپ اس پر بات کریں پلیز۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ شاہ محمد خان ایم پی اے صاحب توجہ دلاؤ نوٹس کبھی بنیادی طور باندی دوہ خبری دی، یو خو ہغہ شہید چہی ہغہ د دی ملک او د دی صوبی د پارہ خپلہ وینہ توی کری دی، قربانی ٹی ور کری دی، د ہغہ پہ خائی باندی چونکہ ظاہرہ خبرہ دہ قانون کبھی خوفیمیلی کبھی بنخہ، خوئی او لور راعی، یو پکبھی د دوی دا تجویز دے چہی پہ دیکبھی ورارہ شامل کرے شی، یو دا دے۔ بل دوی د شہداء پیکج خبرہ کوی چہی د پنجاب او د نورو پہ شان، زہ لبر وضاحت او کرے شم، زمونر پہ دی صوبہ کبھی الحمد للہ د شہیدانو د وینی قدر الحمد للہ شتہ او د ہغی د پارہ حکومت خپل Efforts کوی، لکہ مثال پہ طور زمونر پہ صوبہ کبھی

د سپاهي نه واخله د انسپکټر پورې چې هغه د 5 گريډ نه تر 16 پورې دے ، هغه ته به 30 لاکه روپئ ورکړې کيدې ، هغه اوس 33 لاکه روپئ شوې دی۔ د هغې نه علاوه اے ايس پي او ډي ايس پي چې هغه 17 گريډ دے ، 50 لاکه به ئې ورکولې ، هغه اوس 55 لاکه شوې دی۔ د هغې نه علاوه اے آئي جی ، ايس ايس پي ، ايس پي چې هغوی ته 90 لاکه ورکړې کيدې اوس 99 لاکه شوې دی۔ ډي آئي جی ، اے آئي جی پي ، آئي جی د دوئ يو کروړ نه ايک کروړ 10 شوې دی۔ د پلاټونو په مد کښې چې کوم مخکښې پلاټ ورکړے کيدو ، چونکه اوس د زمکو هغه کمے دے ، د پلاټ په هغه مد کښې هم لکه د سپاهي نه واخله حوالداره پورې د پانچ نه آټه پورې 10 لاکه وې ، هغه 11 لاکه شوې دی۔ اے ايس آئي انسپکټره پورې چې دے 20 لاکه وې ، هغه 22 لاکه شوې دی۔ ډي ايس پي ، اے ايس پي چې دے نو دا د 50 لاکه نه 55 لاکه ، دا خو الحمد للہ حکومت د هغه شهداء پيکچ کښې خپله هغه مناسب دغه پورې تعاون کړے دے۔ ترخو پورې اوس د ډي دويمې خبرې خبره ده چې يره تاسو په ديکښې وراره شامل کړئ ، زه وایم چې دا يو Genuine خبره ده او Valid point هم دے۔ اوس زه پوليس یم ، زه شهيد شوم او زما چې دے نو څوئې نشته دے ، زما ورور چې دے نشته نو ظاهره خبره ده د وراره ، دا داسې يو خبره ده چې په ډي ډيبيټ کيږي نو زه دا وایم چې دا کميټي ته حواله کړے شی ، مونږ ورسره بالکل Agree يو ، کميټي کښې به ان شاء الله په ډي باندي تفصيلي بحث او کړي ، سليکټ کميټي ته ، په هغې باندي ان شاء الله دا کيس دے ، قانون خو هميشه د عوامو د پاره جوړيږي ، کوم ځانې قام ته سهولت وي۔

**جناب سپیکر:** دا سټینډنگ کمیټي ته به دغه کړو چې کوم Concerned Standing

Is it the desire of the House that the call attention Committee notice No. 321, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا احساس اور غیر محفوظ اداروں اور مقامات کی حفاظت، مجریہ

2014 کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Item No.12 and 13: Mr. Arif Yousaf, on behalf of honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move for consideration of Khyber Pakhtunkhwa, Sensitive and Vulnerable Establishment and Places (Security) Bill, 2014. Mr. Arif Yousaf, please.

Mr. Arif Yousaf (Parliamentary Secretary for Law): Thank you, Speaker. On behalf of the honourable Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Sensitive and Vulnerable Establishment and Places (Security) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Mr. Speaker!

جناب سپیکر: جناب سکندر خان۔

Mr. Sikandar Hayat Khan: Sir, I request that under rule 85 (2) (a), this Bill may be referred to a Select Committee.

پہ دی باندی مخکنی ہم خبرہ شوہی وہ او جناب سپیکر، دلته کنی حکومت Commitment ہم کرے وو چہ ہغوی بہ دا سلیکت کمیٹی تہ دغہ کوی نو Under rule 85 (2) (a) زہ دا دغہ کوم چہ دا د سلیکت کمیٹی تہ ریفر شی۔

جناب سپیکر: جناب مشتاق غنی صاحب۔ عارف یوسف صاحب! اس کے حوالے سے اس کو ختم کرتے ہیں، اس کے بعد اس کا اپنا جو بل ہے، وہ لے کر آئیں گے۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری): ابھی نہیں، یہی بل ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر! میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے

حوالے کیا جائے اور میں اس میں کوئی امنڈمنٹ لانا چاہتا ہوں And I want to move a motion, if you allow me, Sir.

جناب سپیکر: جی جی۔

Minister for Higher Education: I beg to move that under sub rule (2) of rule 86, the following other members of the Select Committee may be nominated by the Assembly:

1. Maulana Lutf-ur-Rehman Sahib, Leader of the Opposition;
2. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA;
3. Mr. Sardar Hussain Babak Sahib, MPA;
4. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA;
5. Mr. Shah Farman, Minister for Information;
6. Mr. Shahram Khan Tarakai, Minister for Health and IT;
7. Mr. Muhammad Ali, Parliamentary Secretary; and
8. Mr. Muhammad Ali Shah, MPA.

And Sir, the quorum of the Committee shall be four.

Mr. Speaker: The motion moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee. Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa Regularization of the Services of Adhoc Lecturers Bill, 2014.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! اس پر میں ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ۔۔۔۔۔

Mr. Muzaffar Said: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Regularization of Services-----

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ بات کر لیں گے جی، اذان ہو جائے گی، میڈم! تھوڑا۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: اچھا بات کر لیں۔ دیکھیں جی اس طرح تو نہیں، اذان ہو رہی ہے۔ ہمارا، یہ پاس ہو جائے پھر بات کر لیں نا جی۔ (مداخلت) دیکھو آپ وہاں سے مجھے تو Dictate نہ کریں نا جی، یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایڈہاک کی مستقلی ملازمت مجریہ 2014 کا زیر غور

لایا جانا

جناب مظفر سید: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Adhoc Lecturers Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of-----

Minister for Higher Education: Sir!

جناب سپیکر: یہ بات کریں، مشتاق غنی صاحب، سوری۔

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that for Clause 1, the following shall be substituted namely:

**1. Short title and commencement.**--- (1) This Act may be called the Khyber Pakhtunkhwa, Adhoc-----

جناب سپیکر: اچھا مشتاق صاحب! میں پہلے کرتا ہوں، اس کے بعد آپ،

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Adhoc Lecturers Bill, 2014 may be taken into-----

### نکتہ اعتراض

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! دومرہ دہ چہی دا 'بل' مونبر جو پروؤ ہم او مونبر غواړو چہی دا وشی خو ہسہی زہ صرف درولز د دغہ د پارہ-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سکندر حیات خان: تصحیح د پارہ او د دغہ د پارہ کوم چہی دا پرائیویٹ ممبر بزنس دے، نن 'پرائیویٹ ممبر دے' نہ دہ، پہ ہغہی بانڈی دا ساتلے کیری لگیا دے نو دہی بانڈی لبر دا دہ چہی آئندہ د پارہ د د دہی شی کم از کم خیال اوساتلے شی چہی دا پہ 'پرائیویٹ ممبر دے' بانڈی-----

جناب سپیکر: دا دیکھنی بالکل دا خبرہ-----

جناب سکندر حیات خان: نور مونبر سپورٹ کوؤ، بالکل دا چپی کوم دوئی دغہ کرے دے، دغہ بالکل تھیک دے خوزہ صرف دا پوائنٹ آؤٹ کوم چپی مونبر د هغی لحاظ سرہ درولز نہ Deviation کوؤ لگیا یو۔

جناب سپیکر: دا بالکل تھیک خبرہ دہ۔ د جمعرات پہ ورخ چونکہ دا مونبر دغہ کوؤ خو هغہ اونشو او مونبر Commitment کرے وو۔ بیا ما دوئی تہ او وئیل چپی تاسو تولو سرہ مشورہ او کرئی او د هغی مطابق دغہ راؤرئی نو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! میں سب سے پہلے، اس کا پروسیجر برابر کریں تو اس کے بعد بات کر لیں نا آپ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں صرف ایوان کے سامنے ایک۔۔۔۔۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایڈہاک کی مستقلی ملازمت مجریہ 2014 کا زیر غور

لایا جانا

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، میں،

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Adhoc Lecturers Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Honourable Minister for Higher Education, to please move his amendment in Clause 1 of the Bill.

Minister for Higher Education: Sir! I beg to move that for Clause 1, the following shall be substituted, namely:

**"1. Short title and commencement.**--- (1) This Act may be called the Khyber Pakhtunkhwa Adhoc Lecturers (Regularization of Services) Act, 2014.

2. It shall come into force at once".

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

جناب سپیکر: تھوڑا تیز بولیں تاکہ لوگوں کا دل خوش ہو جائے نا۔ Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Honourable Minister for Higher Education, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill.

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that for Clause 2, the following shall be substituted, namely:

**"2. Definitions.---** (1) In this Act, unless the context otherwise Requires:

- (a) "Commission" means the Khyber Pakhtukhwa Public Service Commission;
- (b) "Department" means the Higher Education, Archives and Libraries Department;
- (c) "Government" means the Government of the Khyber Pakhtunkhwa;
- (d) "Law or rule" means the law or rule for the time being in force governing the selection and appointment of civil servants;
- (e) "Lecturers" means an adhoc lecturer appointed by Government on **04.09.2013** on adhoc basis against post in various Government Colleges of the Khyber Pakhtunkhwa; and
- (f) "Post" means a post of the lecturer in the Department and is required to be filled on the recommendation of the Commission.

(2) the expressions "adhoc appointment" shall have the same meanings as respectively assigned to them in the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Act, 1973 (Khyber Pakhtunkhwa Act No. XVIII)

اس کو کیا پڑھتے ہیں؟ 1973-Of

جناب سپیکر: جی جی، میں تھوڑا سلسلے جلدی میں ہوں کہ اذان ہو جائے گی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں اس پہ بات کرنا چاہتی ہوں۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! داسپی کار دے، مونہر تہ خوبہ دے سٹیج کنبھی موقع خود را کوئی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: او کنہ، دا خوا منڈ منٹ تاسو مونہر نہ پاس کوئی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، منسٹر صاحب یہ 4 مئی 2013، The lecturer means، 4 مئی 2013 کو جو ایڈہاک پر بھرتی ہو گئے تھے، وہ صحیح ہے ریگولر انڈ ہو جائیں گے لیکن منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ اس کے علاوہ یعنی جو ریگولر انڈا بھی ہو رہے ہیں، ماشاء اللہ سارے پاس کر رہے ہیں جس طرح سکندر خان صاحب نے بتایا، ہم سارے اس کی حمایت کر رہے ہیں لیکن اب بھی ایڈہاک پوسٹوں پر اس طرح کے لیکچررز جو ہیں وہ موجود ہیں جو کہ ریگولر انڈ نہیں ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میڈم۔

محترمہ نگہت اور کرنی: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ جیسا کہ سکندر خان نے کہا، ہماری تمام پارٹیوں نے یہ بات کی ہے کہ جو ایڈہاک لیکچررز ہیں، ہم اس کے بل کی حمایت بھی کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، اس میں آپ کے توسط سے میں منسٹر صاحب سے یہ بات ضرور کرنا چاہو گی کہ جناب! اس میں نے ایک امنڈ منٹ دی تھی اور وہ اس میں کہیں نظر نہیں آرہی ہے اور وہ امنڈ منٹ تھی فائنا کی، جو کہ بقول آپ کے سیکرٹریٹ کے اور بقول جو میں نے اب منسٹر صاحب سے بات کی ہے تو اس میں 269 لوگ جو ہیں جو کہ فائنا میں Adhoc basis پہ جو بھرتی ہوئے تھے جناب سپیکر صاحب، وہ یہ کہہ کے سیکرٹریٹ بھی واپس کر دیتا ہے امنڈ منٹس اور وہ بات ایجوکیشن منسٹر بھی کرتے ہیں کہ چونکہ فائنا ہمارے Domain میں نہیں آتا لیکن جناب سپیکر صاحب، اس میں کچھ میں آپ کو دو چار باتیں بتانا چاہو گی کہ فائنا اور اس کے تمام جتنے بھی ملحقہ علاقے ہیں جناب، بندوبستی ہوں یا غیر بندوبستی، وہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔



وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: وہ ہمارے اس میں نہیں ہیں۔

محترمہ نگہت اور کزئی: نہیں، لیکن میں اپنی بات تو کرونگی نا؟

جناب سپیکر: اچھا چلو۔

محترمہ نگہت اور کزئی: میں کہہ رہی ہوں کہ امنڈمنٹ نہیں لیکر آئے، بالکل آپ Response ضرور کریں۔ جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے ان سے یہی کہنا چاہتی ہوں کہ یہ مجھے اس کے بارے میں Respond کریں کہ وہ لوگ 269 جن میں کہ 90 فیسیل ہیں اور باقی سب میل ٹیچرز ہیں جو 2010 سے اور پھر ان کو یہ بھی چونکہ تمام Agreements میں، اگر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے Domain میں نہیں آتا فنا، تو جناب سپیکر صاحب! پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کا جو بندہ ہوگا، وہ ان کی پوسٹ پر لگے گا؟ ایک تو ان کے ساتھ ظلم یہ ہوا جناب سپیکر! کہ وہ لوگ Overage ہو گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ لوگ جہاں جہاں پڑھا رہے ہیں، وہاں پہ مجھے بتائیں کہ اگر ایک لیکچرر نہیں ہوگا، اگر آپ ان کو فارغ کر دینگے یکدم اور ان کا کنٹریکٹ ختم ہو جائے گا، ان کو آپ مستقل نہیں کریں گے تو جناب سپیکر صاحب، کیسے وہ آگے، پہلے ہی ہمارا فنا جو ہے، وہ جس طریقے سے جل رہا ہے، اس طریقے سے وہ ایجوکیشن کے لحاظ سے بھی پیچھے رہ جائیں گے۔ جناب سپیکر، میں چاہتی ہوں کہ جو ہمارے منسٹر ہیں، وہ اگر مجھے اس پہ تھوڑا سا Explain کر دیں کہ فنا کے لوگ جو ہیں جبکہ وہ تنخواہیں بھی انہی کے ڈیپارٹمنٹس سے لے رہے ہیں، چیف سیکرٹری ان کا مطلب ہے Immediate boss بھی ہے جناب سپیکر، اس کے علاوہ یہ ہے کہ اگر ان تمام لوگوں کا سیفران کے ساتھ بھی مطلب جو کنٹریکٹ ہوا ہے جناب سپیکر، یہ مجھے بتائیں کہ ان کو کیوں نہیں Include کیا گیا؟

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں نے بھی بات کرنی ہے، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جیسے بابک صاحب نے فرمایا اور نگہت اور کزئی صاحبہ نے، یہ جو ایڈہاک لیکچررز ہیں جن کی ریگولر انڈر لائسنس کی ہم بات کر رہے ہیں، یہ زون وائر ان کی سلیکشن ہوئی ہے جو ہمارے پانچ زونز ہیں اور ہر ایک زون کو اس کے مطابق کوٹہ دیا گیا اور یہ پچھلے چار سال سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کام کر

رہے ہیں اور یہ جو فائنا کے لیکچررز کی بات کر رہے ہیں، I wish کہ ہم ان کو بھی کر سکیں لیکن وہ ڈائریکٹ فائنا سیکرٹریٹ نے کی ہے، ان کا ریکارڈ Is there اور وہ زون کے حساب سے بھی نہیں کئے گئے، وہ صرف فائنا ہی سے سلیکٹ کئے گئے ہیں وہ لوگ، اگر ان کا کوئی طریقہ کار وضع ہو سکتا ہے تو ہم اس کو بھی لانے کو تیار ہیں۔ اگر تھر و فائنا سیکرٹریٹ کوئی چیز موو کی جائے And through Governor Secretariat تو اگر ہمارے ادارے سے Related وہ چیز ہے تو ہم کیوں نہیں اس کو بھی پیش کریں گے اور یہ تمہاری گورنمنٹ کی یہ خواہش ہے کہ جو بھی ایڈہاک لوگ ہیں، ان کو ہم ریگولرائز کریں۔ چونکہ ان کے روزگار کا یہ معاملہ ہے تو اس میں ہماری طرف سے رکاوٹ نہیں لیکن اس بل کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم! اذان ہو جائے گی، میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے پہلے ہم اس کو۔۔۔۔۔  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کو پاس کرنے دیں، اس کو پھر کسی وقت لے آئیں آپ۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ اس طرح کریں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: صرف میں ایک بات کرتی ہوں اور وہ یہ کہ فائنا کے جو یہ تمام لیکچررز ہیں، جب یہ پبلک سروس کمیشن کے تھر و ہوتے ہیں تو پھر اس میں آپ کیسے وہ فائنا اور 'مان فائنا' کہہ سکتے ہیں؟  
جناب سپیکر: یہ تو نہیں آتا، صوبائی سیکرٹریٹ کے اس میں نہیں آتا۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ فائنا کے جو لیکچررز ہیں، ان کی Appointing authority کون ہوتے ہیں؟  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: فائنا والوں نے خود کئے ہیں اور اس میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی ایک نمائندہ گیا ہے صرف، اس کو بلا یا گیا تھا لیکن سپیکر صاحب، جو یہاں پر پوائنٹ ہے کہ وہ زون وائز نہیں کئے گئے ہیں، جو اپوائنٹمنٹ کا طریقہ کار ہے جیسے ہم نے جو اپوائنٹمنٹس کئے تھے، اس میں فائنا کے لوگ بھی موجود ہیں کہ جو ان کا کوٹہ تھا، وہ بھی اس میں Accommodate کئے گئے لیکن جو فائنا کے صرف لیکچررز ہیں، وہ صرف فائنا سے لیے گئے ہیں تو کوئی بھی بندہ کل کورٹ میں جاسکتا ہے کہ ہمیں ہمارے Right سے Deprived کیا گیا لیکن اس پر ہم بیٹھ کے غور کر سکتے ہیں۔ کوئی طریقہ اگر نکل سکتا ہے تو ہم اس کو بھی لانے کو تیار ہیں

لیکن یہ جو ہے 30 جون کو ان کی Date ختم ہو رہی ہے ورنہ یہ پھر On road ہو جائیں گے، یہ 30 جون سے پہلے ہم نے اس کو ختم کرنا ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: پوائنٹ آف آرڈر۔

(شور)

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر! ہماری پارٹی جو ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کا اصول ہے اور ان کی یہ سیاست ہے کہ وہ کسی بندے کو بے روزگار نہیں کرتی، روٹی، کپڑا اور مکان اس کے منشور میں ہیں۔ جناب سپیکر، میں یہ چاہتی ہوں کہ جو فائنا کے لوگ ہیں اور فائنا میں جو لوگ Overage ہو گئے ہیں، ان کیلئے یہ بیٹھ کر کوئی بات کریں، مجھے یقین دہانی کروائیں کہ میری امنڈ منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق صاحب! ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور بات کریں۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: نہیں، ان کو کہو کہ مجھے یقین دہانی کروائیں کہ وہ اس پہ بات کریں گے۔

جناب سپیکر: ہاں یہ Definitely مشتاق صاحب!۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: 269 لوگوں کی مجھے یقین دہانی کروائیں کہ میرے ساتھ بات کر کے اور ان لوگوں کا اگر طریقہ نکلتا ہے تو اس پہ ریگولرائز کریں۔

جناب سپیکر: جی جی، مشتاق صاحب۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: نہیں، آپ فلور پہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے جی، بیٹھ کر کوئی راستہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، پندرہ منٹ کیلئے بریک کریتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں ہاں، بسم اللہ، بسم اللہ۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، آج ہم لوگ یہاں پہ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے توسط سے جناب سپیکر صاحب! ہمارے کے پی کے کی ایک آواز محمد شعیب کے نام سے جو کہ 'جیو' میں 'رناپ' کی پوزیشن پہ آیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، پنجاب نے تو اپنے جوان کا جیتا ہوا بندہ تھا، اس کیلئے بہت کچھ اناؤنس کیا، ہم کے پی کے کی اس حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ جو ہماری ایسی آواز جس نے کہ ہمیں ایسے حالات میں جو کہ یعنی دہشتگردی کے حالات میں جناب سپیکر صاحب، اس نے ہمیں یہ ایک آرزو دیا ہے کہ وہ پوری دنیا میں کے پی کے کا نام اس نے اٹھایا ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں اس کیلئے کچھ نہ کچھ یہاں سے آپ کے توسط سے سی ایم صاحب کو یہ درخواست کرتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب، ایک اور بات ہے کہ ہمارے جو عارف صاحب ہیں، یہ اس دن نشتر ہال گئے تھے اور وہاں پر سب کیلئے وعدہ کر کے آئے ہیں لیکن ابھی اپنے وعدے سے مکر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ عارف صاحب کی ڈیوٹی ہے کہ وہ محمد شعیب کیلئے سی ایم صاحب، سی ایم صاحب! ذرا مجھے توجہ دے دیں پلیز، سی ایم! سی ایم صاحب! سی ایم صاحب!۔۔۔۔۔

ایک رکن: سپیکر کو مخاطب کریں۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جی سپیکر صاحب! آپ سی ایم صاحب سے سر! اس آواز کیلئے جو ہے، تو پلیز کچھ نہ کچھ ہمیں دلوادیں تاکہ اس بچے کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ محمد شعیب نام ہے سی ایم صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہمارے کلچر کا منسٹر کدھر ہے؟

محترمہ نگہت اور کزنئی: محمد شعیب نام ہے، اگر آپ اس کو اپنے سی ایم ہاؤس میں بلا کے اس کو ایک ایوارڈ، اس کو ایک ٹرافی اور ساتھ کچھ نہ کچھ اس کی ہیلپ کر دیں تو اس کی آواز اور نکھرے گی اور کے پی کیلئے جو ہے تو یہ ایک بہت بڑا اثر ہے۔

ایک رکن: وہ 'جیو' نے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزئی: نہیں سر، 'جیو' نے تو اس بے چارے کو ہر وادیا ہے نا، ہم کیا کر سکتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر اس کیلئے بھرپور، یہ سی ایم صاحب! آپ سے بھی درخواست کرتی ہوں، سپیکر صاحب سے بھی کرتی ہوں اور عارف صاحب سے بھی کرتی ہوں جو وعدہ کر کے آئے ہیں۔

(تہقہہ)

جناب سپیکر: یہ کلچر کے منسٹر جو ہیں، یہ اس پہ وہ کریگا۔ اچھا میں یہ۔۔۔۔۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، محمد علی صاحب! یہ امینڈمنٹ وہ ادھر بھی۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ہسپی سپیکر صاحب، زہ یوہ خبرہ او کرم۔ ماشوم پہ گانو کنبی تاپ راغلی دے، چرتہ قرآن پہ حفظ کنبی خو نہ دے راغلی، چرتہ دنیا خو ئے نہ دہ تاپ کرې، پہ ایجوکیشن کنبی خو نہ دے راغلی۔ (تالیاں) لہذا زہ دا وایم چپی پہ دې فضولیاتو باندې پیسپی مہ ضائع کوئی۔ گانا وائی نو کوم، التا گناہ راغونہ وی خپل آخرت غرقوی، دې شی د پارہ تاسو ایوارڈ ور کوئی، دا خہ ظلم دے۔ چرتہ دنیا کنبی د ریکارڈ جوړ کرې نو مونږ به ئے قائل یو، پہ گانو کنبی ریکارڈ جوړ وی، ہغہ مونږ پیسپی ضائع کوؤ، د دې سرہ مونږ متفق نہ یو۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! Continue کر لیں جی، ایجنڈا شروع کریں۔ مشتاق غنی صاحب! آپ بسم اللہ کریں جی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that-----

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill.

محترمہ آمنہ سردار: سپیکر صاحب! جب بھی ہم۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! لڑ غونڈی خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لڑ جی دا خلاص کرو، ہلتہ لڑ جی وروستو بہ پہ دے بانڈی خبرہ اوکرو۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! Consideration stage دے، تاسو تہ پتہ دہ دیکھنی نہ کیری دغہ کنہ۔ جی جی، جی جی۔

Ji, Mushtaq Ghani Sahib, honourable Minister for Higher Education, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill.

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that for Clause 3, the following shall be substituted namely:

“(3) **Regularization of services of adhoc lecturers.**--- (1) Notwithstanding any thing contained in any law or rule, all lecturers, who were holding the posts till the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly selected and appointed to those posts on regular basis from the date of the commencement of this Act.

Provided that:

- (a) such lecturers were appointed against those posts which fall within the ambit of the Commission;
- (b) the services of such lecturers shall be deemed to have been regularized under this Act only on the publication of their names in the official Gazette;
- (c) such lecturers possess the qualification and experience prescribed for the posts to which they are appointed on regular basis;
- (d) the candidates recommended by the Commission till the date of commencement of this Act shall have the first right for appointment against the post instead of lecturers to be regularized under this Act; and

(e) such lecturers were appointed after observance of all codal formalities/criteria.”

In 2<sup>nd</sup> Clause Sir!

“(2) For the purpose of sub-section (1), the date, on which the recommendation of the Commission is received in the Department, shall be deemed to be the date of recommendation of the Commission.”

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Maulana Asmatullah, MPA, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill.

(Pandemonium)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! آیا دا انصاف دے چے زمونر دا دوہ ایم پی ایز صاحبہ پاخی او تاسو موقع نہ راکوئ سپیکر صاحب! اخر ولے؟ د خومرہ وخت نہ دوئ پاخیری او د دغہ خائے نہ دا دویم خل دے جناب سپیکر صاحب، مونر پاخیرو، مونر خودغہ اسمبلی تہ د خہ د پارہ راخو؟

جناب سپیکر: ما پہ ڊیر ادب سرہ، زما لږ خبرہ واوری، زما عرض واوری جی، ما پہ ڊیر ادب سرہ۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دے اسمبلی کنبی مونر د خیلے حلقے نمائندگی کوؤ او مونر تہ د خبری کولو موقع نہ ملا ویری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! داسی خبرہ بالکل بہ نہ وی، تہو تہ بہ Equal۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: خبرہ کول زمونر ہم حق دے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: گورہ مفتی صاحب! ما تہو مشرانو تہ ریکویسٹ او کرو چے زہ ڊیر زیات دغہ یم لږہ غونډی بہ گھنٹہ کنبی، د یو گھنٹہ پہ خائے بیا ہم دوہ گھنٹہ بوتلو۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نو ده اماند منٹ نہ دے راوڑے ، دا اوس مثال۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: گورہ جی مفتی صاحب! تہ خو پہ پروسیجر بانڈی پوھیڑی، پکار دا دہ

چی دیکھنی اماند منٹ ہغوی Introduce کرے وے۔

مفتی سیدجانان: شتہ کنہ، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: چرتہ دے؟ مفتی صاحب! مونر سرہ دلته پہ دغہ بانڈی نشتہ دے، د

کانستی تیوشن مطابق دوئی مونر تہ دغہ نہ دے راوڑے، د مولانا عصمت اللہ

صاحب دغہ مونر سرہ راغلی دے، ہغہ مونرہ اخستے دے نو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Ji, Mushtaq Ghani Sahib. Maulna Asmatullah, Lapsed. Ji, honourable Minister for Higher Education, to please move his amendment in Clause 4 of the Bill.

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move in Clause 4, for the words Employee-----

(Interruption)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! گورہ کار کلہ جوڑوہ ہم کنہ؟ جی۔

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that in Clause 4, for the words “Employee or employee”, wherever occurring, the word ‘lecturer’ shall be substituted.

(Interruption)

جناب سپیکر: د پروسیجر مطابق بہ خبرہ کوئی کنہ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں ایوان سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بڑا Important Bill ہے، یہ

آپ سب کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع بہ ورکم ورتہ خہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ سب کی اس میں انٹرسٹ ہونی چاہیے، یہ ایڈہاک لیکچررز کو ریگولرائز کر رہے

ہیں اور یہ سارے ایوان کے اوپر ان لوگوں کی نگاہ ہے، So I request you, all of you,

please کہ اس بل کو پاس کریں۔۔۔۔۔



مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زہ خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: ور کوؤ جی کنہ، خبرہ گورہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس بل کے بعد جو بات کرنی ہے، وہ بے شک کر لیں لیکن اس کو پلینز پاس کرادیں۔

جناب سپیکر: اس بل کے بعد جو بات کرنا چاہتے ہیں، اس کو ٹائم دے دیں گے۔ جی جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں نے پڑھ لیا، کلاز فور ہو گیا۔

جناب سپیکر: پڑھ لیا۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

(Interruption)

جناب سپیکر: آپ کو میں موقع دیتا ہوں، تھوڑا یہ پاس کرنے دیں، تو آپ مہربانی کریں، میں موقع دیتا ہوں

آپ کو لیکن اس طرح نہ کریں، یہ پاس۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! ز مونیو خبرہ بہ مو اوریدلجی وی۔

جناب سپیکر: جی چلو، مفتی صاحب! تھیک شوہ جی، بس خبرہ او کپہ چہ تاسو خہ

وایی؟ جی میدم آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر، شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں نے امنڈ منٹ جمع کرائی تھی،

اسی سے ملتی جلتی ایک امنڈ منٹ آئی ہوئی ہے اور میری امنڈ منٹ مجھے اس جواب کے ساتھ بھیجی گئی ہے کہ

Department has not support the same۔ اگر ڈیپارٹمنٹ اس کو سپورٹ نہیں کر رہا

ہے، وہ ان کا معاملہ ہے، اسمبلی میں مجھے امنڈ منٹ لانے کا اختیار ہے۔ جب تک آپ کی صوابدید نہیں ہوگی

جبکہ Rule 98 کے تحت اگر آپ مجھے نہیں کہیں گے، 98 کے تحت تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے کیوں

Refuse کیا گیا بلکہ ایسی امنڈ منٹ Already موجود ہے، جناب سپیکر! ایسی ہی امنڈ منٹ موجود ہے،

Same، اس میں کچھ ایک Digit کا فرق ہوگا، Statistics کا، باقی اور کوئی بھی فرق نہیں ہے۔ تو یہ

ڈیپارٹمنٹ اگر نہیں جواب دیتا تو یہاں پر تو ہمیں، یہاں پر جواب دیں نا، اگر ہماری بات کو سپورٹ کرتے، کم از کم اسمبلی میں فلور پر تو جواب دیں نا، کیوں نہیں سپورٹ کر رہے ہیں ہماری بات کو؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، اچھا یہ میں کانسٹی ٹیوشن کے مطابق میں آپ کو Read کرتا ہوں: “115. (1) shall not be introduced or moved in the Provincial Assembly except by or with the consent of the Provincial Government” اس میں چونکہ پراونشل گورنمنٹ نے Consent نہیں دی ہے اسلئے یہ اس میں وہ نہیں ہو سکتی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب! ڈیپارٹمنٹ نے اس کے ساتھ Disagree کیا اور وہ پھر اس میں امینڈمنٹ جو ہے، اس کے ساتھ Attached نہیں کی گئی اور شامل نہیں کی گئی، سر۔

Mr. Speaker: The honourable Minister for Higher Education, to please move his amendment in Clause 5 of the Bill.

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move in Clause 5, for the word “Bill” wherever occurring; the word ‘Act’ shall be substituted. Amendment in long title۔ اس میں شامل ہے نا، وہ الگ کریں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. The honourable Minister for Higher Education, to please move his amendment in long title of the Bill.

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that, for the amendment in long title, I beg to move that for the long title, the following shall be substituted, namely:

“to provide for regularization of the services of certain lecturers appointed on adhoc basis in the Province of the Khyber Pakhtunkhwa”.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: اس امینڈمنٹ سے کیا مقصد ہے، ذرا اس کی تھوڑی سی بریف بتادیں تو

-----Kindly

جناب سپیکر: جی جی، مشتاق صاحب! اس کو وہ کہتے ہیں کہ سمجھ نہیں ہے اس کی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ جو امینڈمنٹ لائے تھے مظفر سید صاحب، اس کے اندر جو ہم امینڈمنٹ لائے ہیں، یہ وہ اگر ان کی اس کو دیکھ لیں مظفر سید صاحب والی، ”Amendment in long title“، اس میں ”To provide for regularization of services of certain lecturers“، یعنی یہ وہ لیکچرز ہیں جن کو ہم ریگولرائز کر رہے ہیں، جن کی تعداد ہم نے پیچھے دے دی ہے جو جس Date کو اپوائنٹ ہوئے ہیں To certain lecturers، یہ ہر ایک کے اوپر Applicable نہیں ہے، یہ اس Particular case کو ہم Follow کر رہے ہیں جن کو ہم ریگولرائز کر رہے ہیں، انہی کے بارے میں، یہ بل انہی سے متعلق ہے جن کیلئے یہ بنایا گیا، وہ لیکچرز جو ایڈہاک ابھی اس وقت ہمارے پاس، اور ان کی تعداد ہے 241 سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Maulana Asmatullah (Not present, it lapses). Honourable Minister for Higher Education, to please move his amendment in the Preamble Clause of the Bill.

Minister for Higher Education: Amendment in the Preamble Clause: Sir, I beg to move that for the Preamble, the following shall be substituted, namely:

“**WHEREAS** Higher Education, Archive and Libraries Department has appointed on 04.09.2013,

اس میں ایک تھوڑی سی Mistake ہے جس کو میں یہی پر، فلور پر ٹھیک کرنا چاہتا ہوں، بلکہ

پرنٹنگ میں شاید، 30-06-2014 up to 30-09-2013، جون تک ان کا پیریڈ ہے اور یہاں

غلطی سے One year لکھ دیا گیا ہے، یہ کوئی Nine months کا لگ بھگ بنتا ہے تو اس کو میں یہی

Correct کر دیتا ہوں، میں پھر پڑھ لیتا ہوں سر، Higher Education, Archive and

Libraries Department has appointed on 04.09.2013 upto 30.06.2014, one hundred and ninety-five male and forty-six female lectures in various colleges of the Khyber Pakhtunkhwa on adhoc basis;

**AND WHEREAS** it is expedient to provide for the regularization of the services of these lecturers, in the public interest, for the purpose hereinafter appearing;

It is hereby enacted as follow:”

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں صرف ایوان کا انتہائی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو ایڈہاک لیکچرارز کا ایک بہت ہی دیرینہ مسئلہ تھا، یہ آپ کے کو آپریشن سے ممکن ہوا۔

جناب سپیکر: یہ Passage کے بعد آپ کر لیں، Passage کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایڈہاک کی مستقلی ملازمت مجریہ 2014 کا پاس کیا

جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move for the passage of the Bill.

جناب مظفر سید: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Adhoc Lecturers Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Adhoc Lecturers Bill, 2014, may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed with amendments.

(Applause)

جناب سپیکر: جناب مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ PTI led coalition government کی طرف سے پورے اپوزیشن کے تعاون کے ساتھ یہ ایک بہت بڑا تحفہ ہے ہمارے ایڈہاک لیکچررز کیلئے، کہ وہ پچھلے دور حکومت میں بھی ان کا بل اسمبلی تک پہنچا تھا لیکن اسمبلی ٹوٹ گئی تھی اور وہ پھر لٹک گئے اور ہر سال 30 جون کو ان کو یہ ڈر ہوتا تھا کہ ہمیں گھروں کو بھیج دیا جائیگا چونکہ یہ Experienced لوگ ہیں، چار سال سے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور میں اس سارے ایوان کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور ان تمام ایڈہاک لیکچررز کو بھی اور مظفر سید صاحب کو کہ انہوں نے یہ بل موؤ کیا اور ہم نے اس پر سارے ڈیپارٹمنٹ نے بڑا ورک کیا اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ہم اپنے سرکاری ملازمین کیلئے جو بھی ہماری گورنمنٹ سے ہو سکا، ان شاء اللہ ہم کریں گے۔

جناب سپیکر: ابھی مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا، اسمبلی سیکرٹریٹ کا، گورنمنٹ کا اور اپوزیشن کے تمام دوستوں کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بل میں بھرپور ساتھ دیا اور اس بل کو پاس ہونے دیا۔ واقعی یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، ایجوکیشن کا مسئلہ ہے اور وہ لیکچررز جو Adhoc basis پر تھے لیکن Purely وہ میرٹ پر ان کی Recommendation ہوئی تھی، وہ منتخب ہوئے تھے تو میں آپ، پورے اسمبلی سیکرٹریٹ کا، اپوزیشن کا اور گورنمنٹ کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بل کو پاس کیا۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ابھی ڈسکشن شروع کرتے ہیں، میں مولانا صاحب! آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ جو Topic ہے اس میں آپ Nominate کریں کہ کون کون اس پر بولے گا؟ تو آپ مجھے بھیجیں تاکہ اس کے مطابق میں اس کو موقع دوں کہ وہ Topic پر بولے تو مجھے ایک چٹ، آپ آغاز کریں ڈسکشن کا اور آگے۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! مفتی صاحب! کچھ۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زہ جی لبر غوندہ ہی ہغہ پیدا شوہ، د ہغہی لری کولو د پارہ یوہ بنہ خبرہ جی کوم۔

جناب سپيڪر: جی جی۔

مفتی سید جانان: دا عربی کتابونو کبني جی يو متل دے " کلام الملوك ملوک الکلام" چي د غتو خلقو خبري لکه خنگه دا غت خلق بادشاهان د خلقو بادشاهان وی، هم دغه شان سپيڪر صاحب! د بادشاهانو خبري هم د خلقو خبرو بادشاهاني وی۔ دهغي معنی دا ده چي که د عوامو خبرو کبني وزن نه وی خود حکومت خبرو کبني يو وزن وی چي هغه خبره وشي، هغه بس بيا شوې وی، هغه بدليري نه۔ جناب سپيڪر صاحب، دا ما ته دا ملگري چتونه راليري، يو خو وخته وشولو، نن ئے ليکلی دی چي "جناب مفتی صاحب! ممبران کی تنخواہ کا کیا بنا؟" (تحقیقے اور

تالیاں) دا بل چت دے جی "ہماری تنخواہوں کا کیا ہوا؟"، دا بل چت دے جی، جی دیکبني ئے ہم دا خبري ليکلي دی، زه جی دا گزارش کوم چي کله دا 'بل' مونڙ دلته راؤرلو، دا ٽول اخبارونه، ميڊيا، دا ٽولي دنيا بلکه مونڙ ته به چي دا خپل پردی چي ملاويدل، هغه وائي چي تاسو تنخواگاني خوزياتي شولي، ايک لاکھ نه پاسه واغوبنتلي جناب سپيڪر صاحب! خو هم هغه زور امام زري تراويح دی، هم هغه تنخواه ده هيخ ڄه شے اونشولو۔ زما به دا گزارش وی، وزير اعليٰ صاحب هم تشریف فرما دے، زه دا اميد لرم په مونڙ باندې اخبارونو کبني خلقو کالمونه اوليکل چي د صوبه خيبر پختونخوا ممبران خلق ڄه کوی، هغوی مطلب دے خپلو تنخواگانو پسي لکيدلی دی، نو زما به جناب سپيڪر صاحب، تاسو ته دا گزارش وی که زه د دغه ملگرو دا تپوس تاسو نه اوکرم چي جناب سپيڪر صاحب، ہماری تنخواہوں کا کیا ہوا؟ نو دا به ڊيره بهتره وی۔ دا توقع لرم چي د ٽولو ملگرو زره کبني يوه خبره ده چي نه وي شوې خونہ وه شوې خودا جناب سپيڪر صاحب، يو ځلي وشوه، تمامي دنيا ته دا زمونڙ حالات معلوم شونو بيا به مي دا گزارش وی چي زرتزره په دي باندې احکامات جاري کري چي د ممبرانوه تشويش ورک شي جناب سپيڪر صاحب۔

جناب سپيڪر: دي باره کبني چي دے نو امنڊمنٽ چي دے نو هغه لکيا دے لاء ڊيپارٽمنٽ کبني پروت دے او زما خيال دے هغي باندې کار روان دے، مونڙ به

د دې ځانې نه خاصکر چیف منسټر صاحب ته هم ریکویسټ کوؤ او خاص زمونږ دا سیکرټری لاء هم ناست دے ، ده ته مونږ دا دغه کوؤ او که چیف منسټر صاحب دې باندې لږ Comments-----

مفتی سید جانان: چیف صاحب که او وائی، زمونږ مشر دے که دوئ څه او وائی۔

(تالیاں)

جناب پرویز خټک (وزیر اعلیٰ): زما Comments باندې به نقصان وی درته، نه بالکل اسمبلی یو دغه پاس کړے دے او دا Binding دے، هغه مونږ ته راغله وو، چونکه هغې سره د هغوی د منسټرانو دغه مې ورسره جوائن کړو نوزه به اوس چې لاړ شم، ډائریکټیوز به ورکړم، Call به چیف سیکرټری ته او کړم چې زر تر زره (تالیاں) او دا پکار ده چې دوه درې ورځو کښې دا کلیئر شی، ان شاء الله۔

(تالیاں)

جنگلات کے بچاؤ، پھیلاؤ اور بعض محکموں میں ملازمین کی تنخواہوں کی عدم ادائیگی پر بحث جناب سپیکر: جناب مولانا لطف الرحمان صاحب! ڈسکشن، یہ ڈسکشن شروع کرتے ہیں، مولانا صاحب تھوڑی بات کر لیں اور آپ اگر مجھے کوئی چٹ دے دیں تاکہ جو جو بات کرنا چاہیں، دو تین لوگ ہوں زیادہ نہ ہوں۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): یوزہ یم، جعفر شاہ صاحب به کوی او دوئ به کوی۔

جناب سپیکر: ہاں اوکے، اچھا ٹھیک ہے، ہاں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، آج ہماری اپوزیشن کی طرف سے جو اجلاس ریکوزیشن کیا گیا ہے، اس کا ایجنڈا تقریباً آخری اس پر ہے۔ جناب سپیکر! ہمارے جنگلات کے حوالے سے (بحث) آج کے ایجنڈے پر ہے اور بعض ڈیپارٹمنٹس کے اپنے اہلکاروں کو تنخواہ نہ ملنے کے حوالے، اس حوالے سے یہ بحث کرنی ہے۔ جناب سپیکر، ہم گرین پاکستان کی بات کرتے ہیں اور جنگلات کے حوالے سے ہمارا صوبہ، سب سے زیادہ مواقع ہمارے پاس موجود ہیں، ہمارے پہاڑ، ہمارا میدانی علاقہ، ہمارے پاس

موجود پانی اور جو ہمارے جنگلات ہیں جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے کوئی لائحہ عمل طے نہیں کیا گیا حکومت کی طرف سے، جو پرانی پالیسیاں ہیں اور جس طرح جنگلات کے کٹاؤ کے حوالے سے ہیں، وہ مسلسل جاری ہیں جناب سپیکر، جنگلات کی سمگلنگ کرنا جناب سپیکر! مسلسل جاری ہے، اس کی روک تھام کے حوالے سے بھی جناب سپیکر، گورنمنٹ کی طرف سے کوئی پالیسی اس انداز میں نہیں آئی اور نہ ہی کوئی، جو مافیا ہے اور اس جنگلات کی کٹائی ہو رہی ہے، اس کی کوئی روک تھام نہیں ہے جناب سپیکر۔ جب ہم حکومت کی طرف سے دعوے سنتے چلے آ رہے ہیں جناب سپیکر! کہ ہمارا صوبہ ایک ماڈل ہو گا اور جب یہ صوبہ کامیابی سے ہمکنار ہو گا تو پھر ہم دوسرے صوبوں تک پہنچیں گے اور وہاں پہ حکومت کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے یہ مسلسل، جو ہمارا یہ سیشن شروع ہے اور ہم نے مختلف نکات پر بات کی، مختلف اس پہ بحث ہوئی، چاہے وہ ہم ایجوکیشن، صحت سے اور اس طرح آتے آتے ہم آج امن و امان، آج ہم جنگلات کے حوالے سے پہنچے ہیں۔ ہم آج اسلام آباد میں جلسے کر کے دھاندلیوں کی بات تو کر رہے ہیں لیکن ہم اس صوبے کے حوالے سے، اس حوالے سے بات نہیں کر رہے جناب سپیکر، ہمیں تو حکومت سے یہ توقع تھی، جو نعرے انصاف کے حوالے سے تھے، جو اس صوبے کی ترقی کے حوالے سے تھے، جو انقلابات کے حوالے سے تھے جناب سپیکر، اس میں ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ اس طرح جنگلات کے حوالے سے یا گرین پاکستان کے حوالے سے کوئی ایسا پراجیکٹ ہمیں نظر نہیں آ رہا چاہے، وہ میدانی علاقے میں ہو، چاہے وہ پہاڑی علاقے میں ہو، حالانکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل سے نوازا ہے اور ہمارے پاس بھرپور پانی موجود ہے، بھرپور جنگلات موجود ہیں اور اس پانی کی تقسیم کے حوالے سے بھی کئی دفعہ بات ہوئی جناب سپیکر! کہ جو حصہ ہمارے صوبے کا بنتا ہے، وہ ہمارے صوبے کو ملے اور اگر وہ حصہ پانی کا اس وقت اس انداز سے نہیں مل سکتا یا اس کیلئے وسائل کی کمی ہے جناب سپیکر! تو پھر اس کی رائلٹی ہمارے صوبے کو ملنی چاہیے اور جو جنگ صوبائی حکومت کو صوبے کے حوالے سے لڑنی چاہیے جناب سپیکر، اس کا طریقہ کار موجود نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ہماری یہ گزارش ہو گی کہ بجائے اس کے کہ ہم بلند و بانگ دعوے کریں، عملی طور پر کوئی اقدامات ہوں جناب سپیکر! اور وہ عملی طور پر اقدامات ہمیں نظر نہیں آ رہے، ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ آج تک ہم حکومت صحیح معنوں میں سے قائم نہیں کر سکے جناب سپیکر، کبھی ہمیں منسٹروں کا پتہ نہیں، کبھی منسٹروں



کے نوٹیفیکیشنز ہو رہے ہیں، ان کے Portfolios کو چینج کیا جا رہا ہے جناب سپیکر، کئی عرصہ بیچ میں ایسا گزارا کہ جس پہ سرے سے Portfolios کسی کے پاس تھے ہی نہیں جناب سپیکر، تو ہمیں ان حالات سے ایک ایک منسٹریوں کے حوالے سے، حکومت کے حوالے سے اندرونی چیزوں سے نکل کے ہمیں عملی طور پر عوام کی فلاح و بہبود کیلئے سوچنا چاہیے تھا، عوام کیلئے سوچنا چاہیے تھا کہ ہم اس کیلئے کیا کر سکتے ہیں لیکن جناب سپیکر، ایک سال گزر گیا اور ابھی تک اس حوالے سے کوئی طریقہ کار ہمارے سامنے جناب سپیکر، نہیں آیا اور اسی طرح جو ملازمتوں کے حوالے سے، اس دن ایجوکیشن کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو اس دن بھی میں نے یہ ذکر کیا کہ جو ہمارا ورکرز ویلفیئر بورڈ جس کے تحت ہزاروں لوگوں کی نوکریاں، تقریباً دو ہزار ڈھائی ہزار تک لوگ ہیں جن کو تنخواہ نہیں مل رہی جناب سپیکر، تین چار مہینے ہو گئے کہ ان کو تنخواہ نہیں مل رہی، تو ہمیں تو حکومت سے یہ توقع تھی کہ وہ مزید روزگار فراہم کرے گی پورے صوبے کو، تو بجائے روزگار فراہم کرنے کے ان اڑھائی ہزار لوگوں کو ابھی تک تنخواہ نہیں دے سکے، چار مہینوں سے لوگ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور 15 کروڑ روپے کا ہمارے اس صوبے کو اس مد میں فنڈ ملنا تھا، وہ پچھلے مہینوں میں 15 کروڑ تک وہ جا پہنچا تھا اور 15 کروڑ ہمارے صوبے کو مل رہے تھے اور اب وہ ہماری حکومت کی کمزوری کی وجہ سے نیچے چلا گیا اور ہم سات کروڑ پر پہنچ گئے ہیں اور اب ہم لوگوں کو نکال رہے ہیں دھڑا دھڑ، کسی کو کسی بہانے سے، کسی کو کسی بہانے سے، تو جناب سپیکر! یہ تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان لوگوں کو تنخواہ بھی ملے اور ان کو ایک سیکورٹی ملے اور جو ملازمتیں ان لوگوں کے پاس ہیں، ان کو کوئی اطمینان ملے کہ ہمیں ان نوکریوں سے کوئی نہیں نکالے گا جناب سپیکر، تو یہ تو حکومت کی ذمہ داری ہے اور حکومت اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں ہو سکتی جناب سپیکر۔ تو ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ نے اس صوبے کو ماڈل کے طور پر پیش کرنا ہے تو آپ کو اس صوبے کو بنانا پڑے گا جو آپ نے انتخابات میں جو نعرہ دیا ہے، جو لوگوں سے وعدے کئے ہیں جناب سپیکر، تو اس کو آپ کو پورا کرنا پڑے گا، تب جا کے ایک ماڈل صوبہ بن سکتا ہے اور تب جا کے آپ خواب دیکھ سکتے ہیں پورے پاکستان پر حکومت کرنے کا۔ تو جناب سپیکر! ہم دھاندلیوں کے پیچھے، جن نتائج کو جناب سپیکر! Accept کیا گیا ہے کہ دھاندلی، ہر جماعت نے یہاں فلور پہ بھی بات کی اور باہر بھی بات کی، میڈیا کے سامنے بات کی کہ دھاندلی ہوئی ہے لیکن جمہوری اداروں کو چلانے کیلئے اور

ان کو مضبوط کرنے کیلئے اور اس میں ایک جو جمہوری دور ہے، اس کو چلانے کیلئے نتائج کو Accept کیا گیا جناب سپیکر، اب سال کے بعد ہمیں دھاندلیاں یاد آئیں اور اس پہ سونامی یاد آیا اور اس پہ تو ہم کام کر رہے ہیں لیکن اپنے صوبے کا حال تو دیکھیں کہ ہمارا صوبہ کہاں پہ کھڑا ہے اور کہاں جا رہا ہے تو ہمیں اس پہ خیال دینا چاہیے۔ مجھے حکومت سے یہ توقع ہے کہ وہ اب بھی اس صوبے کا خیال کر کے اس کیلئے جو لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے جو ہو سکتا ہے اور گرین پاکستان بنانے کیلئے جو کچھ ہو سکتا ہے اور گرین پاکستان بنانے کیلئے جو کچھ ہو سکتا ہے، مرکز کے ساتھ جو لڑائی لڑی جاسکتی ہے پانی کے حوالے سے، ہمارے دوسرے، بجلی کے حوالے سے، اس کی رائلٹی کے حوالے سے جو حق بنتا ہے ہمارے صوبے کا، وہ ہمیں عوام کیلئے ان سے لینا چاہیے جناب سپیکر۔ تو میری یہ گزارش ہے اور ہم ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے کہ ہم آپ کو یہ یاد دلاتے رہیں گے، یہ احساس ہم آپ کو دلاتے رہیں گے تاکہ آپ کی توجہ ان مسائل کی طرف جائے اور ان مسائل کو آپ حل کر سکیں۔ جناب سپیکر، میں اسی پہ اجازت چاہوں گا، بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ نہیں آپ کو موقع دیں گے، جعفر شاہ صاحب کے بعد۔ آپ بات کر لیں، سید جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، مہربانی، زہ بہ د جنگلاتو پہ حوالہ باندی خبری خکہ کوم چپی زما تعلق د داسی علاقہ سرہ دے چپی ہغہ د صوبی د تولو نہ زیات جنگلات پیدا کوی، ملاکنڈ ڈویژن چپی ہغی کبھی سوات، دیر او نورپی ضلعی شاملی دی او ورسره ورسره ہزارہ ڈویژن چپی ہغہ ہم جنگلاتی علاقہ دہ۔ جناب والا، د دپی صوبی د میجارتی آبادی د ہغی د آمدن ذرائع چپی دی نو ہغہ جنگلات دی او د ہغی د رائٹی نہ چپی ہغہ پہ بعضی خائی کبھی 60% دہ، پہ بعضی خائی کبھی 80% دہ، پہ صوبہ کبھی پہ ہغی کبھی ہم عدم مساوات دی، د ہغہ رائٹی پہ انکم باندی د ہغوی ہغہ گزر اوقات کبھی او د ہغوی زندگی پرپی تیریری۔ جناب والا! خنگہ چپی مولانا صاحب خبرہ او کرہ یو کال تیر شو او مونر او رو چپی د فارست مینجمنٹ د پارہ پہ سائنسی بنیاد باندی جنگلاتو د انتظام و انصرام د پارہ پالیسی جو پریری خولا تر او سہ ہغہ پالیسی مینخ تہ راغلی نہ دہ، دا پالیسی بہ کلہ جو پریری؟ کیدے شی چپی یو کال

نیم نور هم واخلى۔ نو زما به دا گزارش وى چې كله دا پالیسی جوړیږي چې په هغې کښې د دې منتخب قیادت او خاصکر د هغه علاقه خلق چې کوم ځانې کښې جنگلات ډیر پیدا کیږي چې هغوی په اعتماد کښې واخستې شی او هغوی پکښې خپله آراء پیش کړي۔ جناب والا! تیر دور کښې د جنگلاتو د انتظام د پاره او هغې کښې د خلقو د مشکلاتو د کمولو د پاره د سرکلو تعداد زیات شوی وو، زیات کړی شوی وو، هغې کښې ملاکنډ، هزاره او سنترل او سادرن سرکل جوړ شوی وو او اوس مونږ اوږدلی دی چې هغه سرکلې ختمیږي او بیا هغه سنترل، سنترل نیشن طرف ته راځي۔ نو که دا قدم واخستې شو نو دا به د خلقو په مفاد کښې نه وى، دا به په قومی مفاد کښې نه وى، نو زما به دا گزارش وى، فارست مشیر صاحب او پارلیماني سیکرټری صاحب دواړه ناست دی او د جنگلاتو د محکمې افسران هم ناست دی چې دا په قومی مفاد کښې نه ده او د دې یقیناً چې دا به بیا نقصان وى او بیا به خلقو ته مشکلات وى۔ دویمه خبره جی دا ده چې یوه پالیسی مونږ اولیده او هغې کښې جی هغه بله ورځ په اسمبلۍ کښې هم زه پاڅیدم او هغه دا چې این ټی پیز، ’نان تیمبر فارست پروډیوس‘ چې کوم هغه پیداوار دے چې هغه مشروم دی، هغه ’ایرومیټک‘ پلانټس دی، هغه میډیشنل پلانټس دی، د دوايانو بوټی دی، داسې څیزونه چې هغه په جنگل کښې پیدا کیږي او هغه ونه نه ده، هغه لرگه نه دے، په هغې باندی حکومت لکيا دے او ټیکسونه لگوي، په مشروم باندې جی پینځه سوه روپۍ کلو د ټیکس په حساب باندې هغې باندې نوټیفیکیشن شوی دے او په هغې کښې ملاکنډ ډویژن او د هزاره ډویژن په سونو خلق راغلی وو او هغوی په جلوس راغلی وو، د سیکرټری صاحب سره مونږ او زما د سوات نور چې څومره ایم پی اے گان دی، مونږ ټول ورسره وو، نو جناب والا، که داسې پالیسیانې هغه مشروم او گوجی چې ورته مونږ وایو نو هغه ټوټل د ملاکنډ ډویژن او د هزاره ډویژن او د دې چې راغونډې کړې نو د دوو کروړو روپو به نه وى او په هغې باندې دا غریبانو او کونډو رنډو او یتیمانانو د هغوی نه ټیکسونه اخستې کیږي نو دغه زه وایم چې د پالیسی حصه د نه وى۔ جناب والا! دویمه خبره دا ده چې د رائلټی په مد کښې ما او محمد علی خان دلته یو قرارداد پیش کړی وو او هغه قرارداد د یو هنگامې نذر شو او هغه په یو ډیر

Confused صورت حال کښې هغه، تاسو اعلان او کړو ډیټی سپیکر صاحب چې هغه منظور شو او بیا وروستو ئې اعلان او کړو چې هغه نامنظور شو، دا یو عدم مساوات لگیا دے په دې صوبه کښې کیږی۔ په بعضې علاقو کښې دا 80 فیصد دے او په بعضې علاقو کښې دا 60 فیصد دے او زموږ خاصکر د ډیر کوهستان، د سوات کوهستان هغه چې زیاته علاقه ده نو د هغې د آمدن ذریعه دا ده، نو دا به مې خواهش وی او دا به مې ریکویسټ وی حکومت ته چې کله پالیسی جوړوی چې مهربانی د اوکړی او د دغه عنصر، دې ته د ډیر په همدردانه طریقه باندې اوگوری او په صحیح بنیاد باندې چې هغه مونږ 80 پرسنټ رائلټی چې د هغې خلقو Right دے او هغې کښې زما خیال دے چې ټول د ملاکنډ او د هزاره ډویژن چې څومره منتخب نمائندگان دلته ناست دی، هغوی ټول په دې باندې Agree کوی او هغوی په دې باندې رضا دی۔ د دې نه علاوه جی د Forest Development Fund چې FDF ورته وائی او هغه چې کوم د فارست 40% رائلټی حکومت ته راځی نو د هغه فنډ د یوتیلایزیشن داسې څه خاطر خواه مونږ څه اونه لیدل چې هغه په کومه طریقه باندې استعمالیږی او د هغې مقصد دا وو چې دا به د ځنگلاتو د ترقی د پاره استعمالیږی او هغې کښې به د ځنگلاتی د رقبې په هغې کښې به اضافه کیږی، نو چې د هغې یو Clear cut policy وی او هغې کښې یو بڼه ویژن ورکړے شی ډیپارټمنټ ته او هغوی ته هغه Guidance ورکړے شی۔ ورسره ورسره دا ده جی چې جوائنټ فارست مینجمنټ کمیټیز هغه محکمې خو جوړې کړې دی خو هغې ته هغه اختیارات نه ورکوی کوم اختیارات چې د هغې په هغه Bylaws کښې موجود دی نو هغه اختیارات هغې ته ورکول غواړی چې هغوی مکمل Participation د کمیونټی په دې فارست ریسورس چې اهم ریسورس دے چې د د هغې په مینجمنټ کښې زموږ د Community participation کافی حده پورې Ensure شی۔ جناب والا! 40%، د ځنگلاتی علاقو خبره کوم، په سوات کښې په سلو کښې 40% زمکه هغه په Rained lands باندې مشتمله ده جی او Rained land هغه زمکه ده چې هغه Unutilized ده تر اوسه پورې او هغې کښې وقتاً فوقتاً د هغې ځایې خلق هغه دا مطالبه کوی چې د دغې زمکې د استعمال د پاره د یو مؤثره پلان جوړ شی چې په هغې باندې

مونڊر پاڊر راولو، په هغې باندي مونڊر Potential grazing او کړو او په هغې باندي مونڊر پلانټيشن او کړو نو د هغې سره به 40% Land هغه به زمونږه يو ټيلائز شي او هغه په بهتره طريقه باندي مونڊر په استعمال کبني راولو۔ يو بل اهم ايشو جي، زه د فارسټ ډيپارټمنټ ستاسو په وساطت باندي د د حکومت په نوټس کبني راوړل غواړم او هغه دا ده جي چې Land disputes between the government and the people and between the people also, between the people چې دي، هغه خود خلقو په مينځ کبني دي، هغه به کوي خوش جي زما يو حلقه چې هغه کالام، بحرین او مدين دي، په هغې کبني دولس سوه کيسونه جي، 1200 څه د پاسه کيسونه هغه د تيرو دولس کالو نه پينډنگ پراته دي او هغې کبني د حکومت او فارسټ ډيپارټمنټ او د خلقو په ځنگلاتي زمکه باندي فيصله ده۔ هغوي وائي چې دا زمونږ دي او ځنگل والا وائي چې دا زمونږ دي، د دې د پاره به زما دا ریکويست وي محکمې ته چې د هغې د پاره فوري طور يو کمیشن دلته اوټاکلې شي په دې صوبه کبني غير جانبدار کمیشن چې هغه لار شي، هغه وزب کړي او هغه کمیشن خود مختاره کمیشن وي او هغه د هغې فيصلې او کړي او حکومت ته او محکمې ته د هغې Recommendations ورکړي۔ جناب والا! ايگرو فارسټري، کمیونټي فارسټري، دا داسې Concept دے چې په ساؤتھ ايشاء کبني، ساؤتھ ايشاء کبني تاسو اوس د امريکې نه راغلي، په دغه علاقه کبني د هغوي انستي ټيويټس قائم دي، د هغوي ادارې قائمې دي او جي زه دو مره حده پورې وایم چې زه د تيرو دولس کالو نه زه د هغې ايشياء فارسټري نيټ ورک زه Permanent member یم، I am representing Pakistan۔ هر کال زمونږ په منيلا فلپائن کبني د هغې ميټنگ کبني، هغوي ادارې جوړې کړې دي چې هغه څنگه Community participation ensure ادارې په فارسټ ميجمنټ کبني، نو زما به دا عرض وي چې دغه Aspect ته د هم ډير ژور غور او کړه شي چې مونږ Community participation او هغوي ته دا احساس ځکه چې زمونږ ټول دارومدار د توراژم او د دې صوبې د ترقي هغه په فارسټ باندي دے۔ جناب والا! ايکو توراژم په دنيا کبني چې کوم ځاي کبني سياحتي مقامونه دي، په هغې کبني ايکو توراژم چې يو طرف ته مونږ ماحول دوست سياحت چې څه شي ته وائي، د هغې ترويج او هغه ايکو توراژم سره، مونږ

سره سره د دې اهم نیچرل ریسورسز د بنه Conservation د پاره مونږه Incentive conservation یا ایکو توراژم چې په دې باندې زموږ ډیپارټمنټ د دې د پاره یو وسیع پالیسی جوړه کړی او په دې باندې که ډیپارټمنټ غواړی نو زما په هغې کښې لس کاله تجربه ده په ایکو توراژم او Incentive conservation باندې، نو زه د هغوی سره کښیناستې شم او زه هغوی ته بنه Proposals ورکولې شم----

جناب سپیکر: ماشاءالله۔

جناب جعفر شاه: جناب والا! Mountain Forest Research Institute چې هغې کښې تیر کال منظور شوې وو او په دې بخت کښې د هغې د پاره شپږ کورډه څه بالا پیسې ایښودې شوې دی، په کالام کښې چې د 'سوئیس' د حکومت په تعاون مونږ یو اداره جوړه کړې وه د اے ډی پی په نوم باندې هغه اداره، هغه زمکه، هغه بلډنگونه په هغې کښې دغه شان په استعمال کښې نه راځی او هغه یو کال تیر شو او زما خیال دے چې په هغې کښې هغه بله ورځ مې د شوکت خان نه اوريدلی دی، د ایډیشنل سیکرټری انوائرنمنټ چې د هغې پی سی ون هغوی له خیره منظور کړے دے خو زما خیال دے چې یو کال به نور اخلی، نو زما به دا گزارش وی چې کال د وانخلی او دې میاشت کښې د دې جون نه مخکښې مخکښې په هغې باندې د کار آغاز اوشی چې کم از کم مونږ دا اوگورو چې هغه قیمتی زمکه، هغه قیمتی ایریا۔ بل جی Alpine Botanical Garden د پشاور یونیورسټی سره زموږ خبره شوې وه او هغوی Principally agree شوی دی، زما به ستاسو په وساطت اشتیاق خان ته دا ریکویسټ وی چې د پشاور یونیورسټی سره په هغې باندې خبره اوکړی او د هغه فارسټ Specifically د کالام او تل لم هم ورته وائی چې Plain forests دوی، په هزاره کښې داسې دی چې هغه مونږ Alpine Botanical Garden declare کړو نو د هغې سره به Conservation هم اوشی، د توراژم د پاره به بنه Spot هم ډیویلپ شی او د ځنگلاتو د ترقی د پاره به هم په هغې باندې مونږ دغه اوکړو۔ جناب والا! ماحولیات، Climate change او داسې Species چې هغه لکيا دی هغه ختمیری، دا نن سبا These are international gorgons او یقیناً چې د هغې

ضرورت دے۔ Water conservation چي په دې خيزونو باندې مونږ دا د پائيدار ترقی، د Sustainable development د پارہ دا اہم جز دے، اہم اجزاء دی او بيا We as a Country, are signatories to the millennium development Millennium development د goals, Charter of the United Nation goals د لاندې انوائرنمنټ کينې We are off the track او زه جي په هغې کينې تاسو ته خپل Experience وایم چي په تير سيشن کينې I was the focal person for MDGs and I attended the international conference on MDGs in Dhakka. I was part of the Dhakka declaration. کينې جي د بدقسمتي نه پاکستان په ټولو کينې چي کوم اته وارہ مونږ ته هغه تارگټس را کړی دی، په هغه اته وارو کينې بيا Off the track۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډیر بنه جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاه: مونږه په تریک باندې یو۔

جناب سپیکر: ډیر Valid، زه به بلکه دا غواړم چي هم دا۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاه: بس جي ختموم ئي یو منت کينې۔

جناب سپیکر: چي هم داسي ډسکشن وی۔

جناب جعفر شاه: بس جي ختموم یو منت، یو منت کينې۔

جناب سپیکر: چي هغه داسي پوره هغه تیاری پکينې وی نو ستاسو شکريه هم ادا کوم او Otherwise هم ستاسو ډیر بنه کردار دے۔ ستا دے، مفتی جانان صاحب شو او زمونږ باچا صاحب شو، چي خاصکر قانون سازی چي ده خومره چي ستاسو دغه دی، د اسمبلي کردار دے نو ډیر د ستاينې وړ دے۔

جناب جعفر شاه: یو منت به بل ستاسو نه غواړم جي، د Windfall policy جي چيف منسټر جناب سپیکر! هم دلته کينې تشریف راوړم دے، ناست دے اسمبلي کينې او دوي د دې ايشو نه خبر دی، ما هغه بله ورځ په اسمبلي کينې هم دا خبره کړې وه او زما خیال دے سبا پرې ميټنگ هم دے دوه بجې په سي ایم هاؤس کينې، نو زه امید لرم چي ان شاء الله د هغې به Positive outcome راشي۔ هغه د انډس

کوہستان، دیر کوہستان، سوات کوہستان بلکہ ہزارہ او د دے تولو مشترکہ یو مسئلہ دہ د Windfall چہ ہغہ پہ اربونو روپو لرگے زمونہ لگیا دے ہغہ ورستیبری، چہ اوس یو لرگے غورخیدلے دے او ہغہ پروت دے نو د ہغہ بہ پہ سائینٹیفک بنیادونو باندہی Under strict monitoring، We agree چہ د ہغہ مونہ پہ بنہ طریقہ باندہی دغہ او کرو او سمگلنگ چہ کوم کیبری چہ د ہغہ د تدارک د پارہ دیپارٹمنٹ بنہ اقدامات واخلی چہ ہغہ پہ کوم کوم انداز کنبہ کیبری۔ ماتہ جی نوابزادہ صاحب یو دوہ خبری او کپری د ’گزارہ‘ فارست پہ حوالہ سرہ چہ پہ ہغہ کنبہ ہم، پہ پالیسی کنبہ ہغوی دا زیر غور اوساتی او بل ہغوی دا خبرہ کولہ چہ کوم خلق لکہ د سوات دی، د ہزارہ دی او ہغوی غربیانان دلته راشی، خان لہ چرتہ پینخہ مرلی پلاٹ واخلی پہ مشککہ او ہغوی خان لہ کور جو روی نو پکار دہ چہ چونکہ ہغوی ہلتہ پہ خنگل کنبہ مالکان دی نو چہ ہغوی تہ دغہ اجازت ورکری شہ چہ ہغہ خپل د ہغہ علاقہ نہ خپل لرگے چہ د ہغہ پہ حصہ کنبہ رسی، ہغہ دلته راوری او ہغہ خپل د ہغہ کور جو رولو د پارہ پہ محدود میعاد کنبہ۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ سردار حسین صاحب او د ہغہ نہ پس بہ اشتیاق خان دغہ کوی۔ سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین (چترالی): مائیک پلیز۔

جناب سپیکر: سردار حسین، سوری، سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین (چترالی): جناب سپیکر! میں دوسرے اضلاع کی بات نہیں کر رہا ہوں، صرف چترال کے حوالے سے دوچار باتیں کرنی ہیں۔ میں محترم چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس گورنمنٹ میں یہ شروع ہونے کے بعد وہاں پر کٹائی میں تھوڑی کمی آگئی ہے اور سننے میں آیا ہے کہ یہ Windfall وغیرہ چکر جو ہیں، فی الحال چیف منسٹر صاحب نے روکے ہیں۔ ریکویسٹ ہماری یہ ہے کہ یہ ہمارا جو علاقہ ہے، وہ پہاڑی علاقہ ہے، 25 فیصد ہمارے جنگلات دو فیصد رہ گئے ہیں، نام صرف یہ لیا جاتا ہے کہ Dry standing اور Windfall، کس طرح 25 فیصد جنگل جو ہے وہ Dry standing اور Windfall جو ہے، وہ 25 فیصد کا دو فیصد رہ گیا؟ یا آدھا فیصد ہو ایک فیصد ہو، دو فیصد ہو تو ہم ماننے کیلئے تیار ہیں لیکن جہاں



تک یہ بات کی جاتی ہے کہ ہماری زندگی کا دار و مدار جنگل پر ہے، زندگی کا کوئی دار و مدار جنگل پر نہیں ہونا چاہیے، جنگل کا بچاؤ جو ہے، یہ جناب عمران خان نے آج سے 10 سال پہلے چترال میں آکر پہلا وعدہ کیا تھا چترال کے عوام کے ساتھ کہ جو نہی مجھے موقع ملے گا، میں کٹائی کو بند کر دوں گا، تو میری ریکوریسٹ یہ ہے کہ چترال میں ہمارے غریب لوگ چھ مہینے جیلوں میں گئے، ہمارے سرکاری ملازمین، نوجوان لڑکے آپ کے تیمرگرہ جیل میں اور دارالقضاء میں پڑے ہوئے ہیں، صرف یہ کہہ کر کہ بھی وہ جنگلات کی کٹائی کو روکنا چاہتے تھے۔ آئی جی صاحب نے بھی ان کا ساتھ دیا، ایس پی نے بھی ان کو پکڑا، ڈپٹی کمشنر بھی ان کے خلاف ہے، ایف ڈی سی کہتی ہے کہ فارسٹ ڈیولپمنٹ، This is a Forest Destruction Corporation, it is not Forest Development Corporation، یہ سارے ملے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سمگلنگ، سمگلنگ وہ ہے کہ کسی چوکیدار سے چھپا کر کوئی چیز لی جائے، لے جایا جائے، کسی چوکیدار سے چھپا کر کوئی چیز آپ لے جائیں، پولیس سے چھپا کر لے جائیں، اگر محکمہ خود اس میں شریک ہو، وہ سمگلنگ نہیں ہے، یہ بہت بڑی بددیانتی ہو رہی ہے اور ساتھ میں یہ بھی کہتا ہوں، بہت ساری چیزیں ہیں، یہاں ہمارے محترم نے ایکوٹوارزم کی بات کی، یہ جلغوزے ہیں، جلغوزے کو کاٹنے کیلئے جو صحیح درخت ہیں، ان کو کاٹا جاتا ہے تاکہ جلغوزے، یہ بیج حاصل کریں اور اس بیج کو اتارنے سے 10 مختلف قسم کی Species چترال سے ختم ہو گئیں، میرے خیال میں سوات سے بھی ختم ہو گئی ہیں کیونکہ ان کا خوراک ختم ہو گیا، ان کے ختم ہونے سے اور اثرات جنگل کے اوپر پڑتے ہیں کیونکہ یہ ہم نہیں لگاتے، یہ پرندے مختلف جگہوں میں اس کو منتقل کرتے ہیں، وہ قدرت کی طرف سے ورکرز ہیں۔ اگر ایکوٹوارزم کی بات ہے یہ، لیکن یہ جلغوزوں پر پانچ روپے کا ٹیکس نہیں دیتے، پانچ روپے ٹیکس نہیں دیتے اور کراچی پورٹ سے لاکھوں روپے کماتے ہیں، ہم کہتے ہیں، اگر کوئی مقامی بندہ ادھر دو روپے کا اٹھاتا ہے، حکومت کو ٹیکس نہیں لگانا چاہیے لیکن کراچی کا سوداگر، پشاور کا سوداگر اس علاقے میں آکر جب اٹھاتا ہے تو وہ اس محکمے کو 10 روپے نہیں دیتا۔ یہ مشروم ہیں، مشروم کو آپ لے کر اٹھا کر دیکھ لیں 50 لاکھ روپے کا کاروبار ہو رہا ہے، اگر پانچ فیصد لگا دیں تو ایک چپڑاسی کی تنخواہ تو نکلے گی گورنمنٹ کیلئے، ایک بندہ جنگل کو لوٹ رہا ہے، سارا کچھ بیچا جا رہا ہے لیکن ہم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، کس کی Protection کیلئے؟ میں صرف چترال کے حوالے سے

جناب چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارے پاس جنگلات ختم ہو گئے، Soil erosion کی حد یہ ہے کہ ہم اپنے گھروں سے، جب آسمان سے بارش شروع ہوتی ہے، گھروں کو چھوڑ کر ہم باہر نکل کر جاتے ہیں، کھیتوں میں جاتے ہیں، پہاڑوں پر چڑھتے ہیں۔ پہلے ایسی صورتحال نہیں تھی کیونکہ پہلے جنگلات کی وجہ سے ہمارے قریب Soil erosion نہیں تھا، کاٹ کاٹ کاٹ کے ختم ہو گیا، کہتے ہیں غربت کی بات ہے، کوئی غریب کو کچھ نہیں مل رہا ہے، سارا سمگلروں کو مل رہا ہے اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ سابقہ گورنمنٹ، ابھی اس گورنمنٹ میں کچھ نہیں ہوا، سابقہ گورنمنٹ میں اور اس سے بھی سابقہ گورنمنٹ میں منسٹرز جو تھے، Concerned Ministers اس میں Involve رہے، ہمارے علاقے میں چترال میں (تالیاں) اور میں کہتا ہوں اس کی Repetition نہیں ہونی چاہیے، یہ بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کوئی فارسٹ کا منسٹر ہے، وہ فارسٹ کے بچاؤ کیلئے کام کرے، پھیلاؤ کی توبات ہی نہیں ہے، پھیلتا کس طرح ہے؟ پانچ سو سال میں ایک Juniper کا درخت بڑا ہوتا ہے، چھ سو سال میں، تین سو سال میں ایک پودا بڑا ہوتا ہے، یہ ایسا درخت نہیں ہے کہ کوئی ہم کھیتوں میں لگا دیں اور وہ چار سال پانچ سال دس سال میں بڑا ہو، تو اگر ایک دفعہ اس کی Destruction ہو گئی اور پھر Windfall کی بات آ جاتی ہے، میں کہتا ہوں کہ Windfall کا تعین کون کرے، پہلے لائے، کمیٹی بنائے، وہ کمیٹی کا کوئی ایکسپریٹ جائے، اس کی Movies بنائیں، دکھائیں کہ اتنے درخت یہاں پہ سوکھے ہیں، اتنے درخت گر چکے ہیں، اتنے درختوں کیلئے بس پر مٹ یہاں سے ایشو ہو، اس Windfall کے بہانے سے جنگل میں گھتے ہیں اور گھسنے کے بعد جو سبز جنگلات ہیں، ان کی تباہی، میں کہتا ہوں جناب عالی! 17 لاکھ مکعب فٹ، 17 لاکھ مکعب فٹ لکڑی چترال سے دبئی پورٹ پہنچ گئی، چترال سے دبئی، 120 روپے فٹ لکڑی چترال میں لوکل مقامی لوگوں کو ملتی تھی، آج آٹھ سو روپے کس طرح ہو گیا، آٹھ سو روپے اسلئے ہوا کہ یہ سمگل ہو کے پاکستان سے دبئی پہنچی۔ تو میں تحریک انصاف کی گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہوں، جناب چیف منسٹر سے درخواست کرتا ہوں، فارسٹ منسٹر سے میں درخواست کرتا ہوں کہ خدارا، خدارا اس کو بچانے کیلئے اب تو کم از کم ہمت کریں، اس پر مکمل پابندی لگادی جائے۔ ہاں Windfall اگر Dry standing درخت ہیں تو اس کیلئے کمیٹی بنادی جائے، متعلقہ محکمہ جائے اور ان کی باقاعدہ Movies بنا کے، باقاعدہ لاکے یہاں پہ اس کمیٹی

کے سامنے پیش کریں گے کہ اتنی تعداد میں درخت اس جگہ پہ ہیں، ان کو کاٹا جائے، یہ نہیں کہ ادھر بیٹھا ہوا شخص کہتا ہے کہ فلاں ایریا میں Compartment میں جائیں Dry اور Windfall کو آپ گرا دیں؟ تو اس طرح کی تباہی اچھی ہے۔ میری ریکویسٹ ہے کہ کنکریٹ پالیسی کی ضرورت ہے، کنکریٹ پالیسی، اب یہ اس طرح کی پالیسیاں، ہم نے پہلے بہت سارے، ایک طرف سے پالیسی بنادی گئی، ایک طرف سے Destruction کر دی گئی، اس پالیسی کا کیا فائدہ؟ یہ تو سیدھا Simple کام ہے، ایک آرڈر جاری کریں، جنگل اللہ نے پیدا کیا اور وہاں پہ صرف یہ ہو کہ جو Dry standing ہیں اور جو Windfall ہے، ٹھیک ہے اس کا تعین کوئی ایکسپرٹ کرے جا کر، اس کے علاوہ کسی درخت کی ٹہنی کو ہاتھ لگانے نہ دیا جائے، اللہ بھی خوش، مخلوق بھی، ہم بھی اور ہماری زندگی بھی بچ جائے گی۔ ماحولیات کی جہاں تک بات ہے، ایک درخت چھوٹا سا درخت آٹھ اڑکنڈیشنز کے برابر وہ ہوا پیدا کر لیتا ہے، یہ جو یہاں پہ وہ ہوا ہے گلیشر اور Burst یہ پورے علاقے جو تباہ ہوئے، کیوں ہوئے، پہلے کیوں نہیں ہوئے؟ یہ جو ابھی تپش آگئی ہے دنیا میں، اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے۔ میری ریکویسٹ ہو گی کہ میرے چترال کے حوالے سے اس پر ہمدردانہ غور فرمائیں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ چیف منسٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب، میں معزز ممبر چترال سے جو ہے، ان کی میں مکمل تائید کرتا ہوں۔ یہ Windfall یہ ایک عجیب ڈرامہ اس صوبے کے ساتھ، اس ملک کے ساتھ، ہمارے انوائرنمنٹ کے ساتھ Windfall کے نام پہ سمگلنگ، درختوں کی کٹائی، اس صوبے کے ماحول کی تباہی چند لوگوں کے مفاد کیلئے، چند سمگلروں کے مفاد کیلئے، یہ پچھلے 15 سال سے چل رہا ہے۔ میں اس وقت بھی منسٹر تھا اور ہمیں ایک لسٹ دی گئی کہ چھ لاکھ یا آٹھ لاکھ لکڑی ہے Windfall کی اور ون ٹائم اجازت دی جائے، 15 سال میں وہ چھ لاکھ لکڑی یا جتنی بھی تھی وہ ختم نہیں ہوئی، کروڑوں فٹ چلی گئی لیکن ابھی تک وہ Windfall چل رہا ہے۔ جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے پابندی لگائی ہے اور مکمل پابندی کہ ایک فٹ لکڑی بھی نہیں نکلی جائے کیونکہ اس ملک کی بہتری اس میں ہے کہ ہمارا ماحول، موسم سب کچھ تباہ ہو رہا ہے، جو جنگلات تھے وہ کاٹ کاٹ کر ایسے جا رہے ہیں جیسے ہماری زندگی سے بندھی ہوئی ہے، کیونکہ اگر

ہمارے جنگلات تباہ ہوں تو فلڈز بھی آئیں گے، Erosions بھی ہوگی، ماحول بھی اچھا نہیں ہوگا۔ یہ کل میری دو بچے ملاکنڈ ڈویژن کے اور ہزارہ ریجن کے ممبران سے میٹنگ ہے اور اسی بات پہ کیونکہ دنیا میں ایک فارمولہ ہے جس کو Red plus کہتے ہیں، اگر ہم اپنے جنگلات کو بچاتے ہیں، میں نے حساب کیا کہ Windfall سے ہمیں کتنے پیسے ملیں گے، Windfall سے سال میں مشکل سے ہمیں 20 کروڑ بھی نہیں ملتے اور اگر اپنے جنگل کو ہم بچالیں تو ہمیں تین ارب روپے بغیر لکڑی کاٹ کے مل سکتے ہیں، تو کیوں نہ ہم اس دنیا کا جو طریقہ کار ہے اس پہ چلیں، کیوں ہم چند سمگلروں کیلئے، چند ڈاکوؤں کیلئے، ان کے مفاد کیلئے ہم کھڑے ہو کر اور یہ شور مچائیں کہ یہ زیادتی ہو رہی ہے؟ (تالیاں) تو مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دنیا میں تو ایک درخت کا تو، معمولی درخت کا ٹنا بھی اتنا بڑا جرم ہے کہ ہم سوچ نہیں سکتے، اگر وہاں ایک درخت کاٹتے ہیں آپ، تو کاٹنے نہیں دیں گے، اگر آپ بلڈنگ بناتے ہیں تو وہ کہتے ہیں دوسری جگہ اس کیلئے ڈھونڈو، اس کو شفٹ کرو، اس کیلئے پوری مشینری آتی ہے، اس درخت کو شفٹ کیا جاتا ہے۔ یہاں پر بے دریغ لکڑی کاٹی جا رہی ہے اور کہتے ہیں ہماری زندگی کا، اس ملک کی زندگی کا سوال ہے، اس صوبے کے مستقبل کا سوال ہے، چند لوگوں کے مستقبل کا سوال نہیں ہے۔ اگر یہ جنگلات کاٹتے گئے تو آپ، یہ جو سیلاب آپ دیکھ رہے ہیں، یہ کہاں سے آتے ہیں؟ یہ یہی وجہ ہے کہ جنگلات کٹ رہے ہیں اور Erosion ہو رہی ہے اور سیلاب آرہے ہیں۔ ہمارا ماحول تبدیل ہو رہا ہے، ہمارے ملک میں یہ جو Snowfall ہوتی تھی، اس میں کمی آگئی، ہمارے دریاؤں میں پانی کم ہونا شروع ہو گیا، تو یہ سب کچھ جڑا ہوا ہے، تو کیوں چند لوگوں کیلئے ہم اتنا غلط فیصلہ کریں کہ چند لوگوں کا فائدہ ہو اور ملک تباہ و برباد ہو؟ تو میں سارے ہاؤس کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ پلیز ساری دنیا میں درخت کو اپنے بچے کی طرح پالا جاتا ہے، یہاں تو درخت کو دشمن سمجھ کے اپنے چند لوگوں کے پیٹ بھرنے کیلئے درخت کاٹے جا رہے ہیں تو پلیز اس پہ آپ زور نہ ڈالیں، کچھ فرق نہیں پڑتا، ہم نے لوکل لوگوں کیلئے اجازت دی ہے کہ اگر ان کو جلانے کیلئے تھوڑی لکڑی چاہیے، ہم نے اجازت دی ہے، ہم یہ اجازت بھی دے سکتے ہیں کہ اگر Locally کوئی اپنا گھر بنانا چاہتا ہے، لکڑی کی ضرورت ہے، وہ فیصلہ بھی میں کر لوں گا لیکن کسی صورت میں یہ اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ صرف ایک لاکھ فٹ کی اجازت لیکر 50 لاکھ کاٹی جائے، یہ ظلم اگر آپ کریں گے تو آپ اس ملک کے ساتھ بھی دشمنی

کریں گے اور اس صوبے کے ساتھ بھی، کیونکہ ہمارا مستقبل اس کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ تو کل جو میری میٹنگ ہے، ان شاء اللہ اس میں فیصلہ بھی کریں گے اور ایسا فیصلہ میرے سے نہ کرائیں اور نہ میں کرنے والا ہوں کہ اس سے اس ملک کو اور صوبے کو نقصان ہو۔ میں نے نیا سیکرٹری فار سٹ لگایا ہے اور ان کو سختی سے میں نے کہا ہے کہ میں ایک مہینہ دیکھوں گا، اگر یہ سمگلنگ سٹاپ نہ ہوئی تو پھر آپ لوگوں کے ساتھ حساب کتاب ہوگا۔ نیا ہمارا اسپیشل اسسٹنٹ فار فار سٹ بھی ہے، ان کو سب سے پہلے میں نے ڈائریکشن دی ہے کہ آپ نے دن رات اور کچھ نہیں کرنا ہے، ان سمگلروں کو پکڑنا ہے کیونکہ ہم کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے ہیں کہ ہمارے جنگلات تباہ ہوں اور چند لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں اور اس ملک کو تباہی کی طرف لے جائیں، تو میں ریکوریٹ سارے ہاؤس سے کرتا ہوں کہ پلیز درخت کو اپنے بچے کی طرح سمجھو، اس کو پالو، اس کو اگاؤ، یہ نہیں کہ اس کو کاٹو اور آپ اس سے آمدن بناؤ۔ درخت آمدن نہیں ہوتے، درخت آمدن کیلئے نہیں اگائے جاتے، درخت ملک کے ماحول کیلئے اگائے جاتے ہیں، درخت سیلابوں کے بچاؤ کیلئے اگائے جاتے ہیں، درخت سے اس ساری دنیا میں ہمارا نام ہوتا ہے اور Simple سا فارمولہ ہے، اگر ہم درخت نہ کاٹیں اور اس کے بدلے میں میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں اور ہم Already apply کر چکے ہیں جو ان کا محکمہ ہے Red plus والا، وہ Commit ہم سے کرتے ہیں کہ اس کے بدلے میں آپ کو اربوں روپے ہمیں بغیر کاٹے ہوئے آسکتے ہیں تو کٹائی سے اگر 20 کروڑ آتے ہیں اور بغیر کٹائی ہمیں دو ارب اس صوبے کو ملتے ہیں تو آپ خود سوچیں کہ کس میں فائدہ ہے اور کس میں نقصان ہے؟ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں بہت بات ہو گئی، ایک اس نے پڑھایا مجھ کو، کل ڈال لیں گے، کل کا جو ایجنڈا ہے، اس میں ڈالیں گے اور آج باقی ایڈجرن کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے، کل دو بجے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 13 مئی 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)